قانون وانصاف کمیشن

قانون فہمی

(جلد ششم)

قانون وانصاف کمیشن، حکومتِ پاکستان
سپریم کورٹ بلڈنگ
اسلام آباد

فون نمبر: 9220483

فیکس نمبر: 9214416

ای میل: ljcp@ljcp.gov.pk

ویب سائٹ: www.ljcp.gov.pk

فہرست موضوعات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	6
2	نشے کے عادی افراد کی دیکھ بھال اور بحالی سے متعلق قانون	8
3	کتابوں اور ادبی مواد کی اشاعت کے کنٹرول کا قانون مجریہ	9
4	عطائے شہریت کا قانون	10
5	صوبہ پنجاب میں فوجداری استغاثہ کی پیروی کے قیام، فرائض و اختیارات کا مجریہ ۲۰۰۶ء	12
6	قانون برائے آوارہ گردی مجریہ ۱۹۵۸ء	14
7	پسماندہ افراد کیلئے ٹریبونل	16
8	فنڈ برائے مصیبت زدہ ومحبوس خواتین	18
9	عدالتی آفیسرز کی حفاظت کا قانون ۱۸۵۰ء	20
10	مالک کے لئے کارندہ کے فرائض	21
11	دیوانی مقدمات میں کمیشن کا تقرر	23
12	قانون انتقال جائیداد ۱۸۸۲ء کے تحت ریسیور کا تقرر	27
13	وہ تعلقات جو معاہدات سے پیدا شدہ تعلقات سے مشابہ ہوں	30
14	دھوکہ دہی سے متعلق جرائم اور انکی سزا	31
15	معاہدہ شکنی کے نتائج	32
16	نقصان کی تلافی کا معاہدہ	34
17	معاہدہ بیع مال کی تشکیل	35
18	پہلی سماعت پر نالش کا فیصلہ	37

19	جرم زنا مستوجب تعزیر	38
20	جرائم کے ارتکاب کی کوشش اور اسکی سزا	40
21	مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے تحت، منقولہ جائیداد کی فروخت	42
22	نشہ کی حامل اشیاء کا طبی مقاصد کیلئے لائسنس	44
23	جرمِ قذف اور اس کی سزا	46
24	ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کے تحت جرم قذف میں استغاثہ دائر کرنے کا طریقہ کار	49
25	صوبہ سندھ میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر جرمانے	51
26	ڈگری کی تعمیل میں مزاحمت	55
27	شادی سے متعلق جرائم اور ان کی سزائیں	56
28	شجہ کی اقسام اور ان کی سزائیں	57
29	ٹریول ایجنسیوں کا قانون ۱۹۷۶ء	59
30	قابل ارجاع دعوی کی منتقلی	62
31	جرمِ زنا اور اس کی سزا	63
32	پاکستان بار کونسل کی طرف سے مفت قانونی مدد	66
33	پاکستان بار کونسل	67
34	رجسٹرار سپریم کورٹ کے اختیارات اور ذمہ داریاں	70
35	صوبائی بار کونسل	74
36	مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے تحت تحویل دار کا تقرر	77
37	ڈاک خانے کے متعلق جرائم، سزائیں اور طریقہ کار	78
38	ڈاک کے ارسال پر شرائط	81
39	ڈاک کی رجسٹریشن اور انشورنس	82
40	منی آرڈر	83

41	پاکستان میں تعلیمی مراکز کا قیام	85
42	زمین کے حصول کا قانون	87
43	بچوں کو انصاف دلانے کے نظام کا قانون	89
44	بچوں کو انصاف فراہم کرنے کے قواعد	93
45	مجموعہ تعزیرات پاکستان میں جرمانہ اور عدم ادائیگی کی صورت میں سزا	95
46	مسلمانوں کے مزاروں میں موسیقی کی ممانعت کا قانون	96
47	مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت قتل اور اسکی سزا	97
48	پنجاب میں نجی طور پر رقم ادھار دینے پر ممانعت کا قانون	102
49	پاکستان بار کونسل کے قانون کی تعلیم کے متعلق قواعد	103
50	پنجاب میں پرائمری تعلیم کا قانون	105
51	قتل کی اقسام اور اُنکی سزا	106
52	ریلوے سے متعلق سہولیات اور خلاف ورزی کی صورت میں سزا	108
53	سرداری نظام کی تنسیخ کا قانون	114
54	سفید فاسفورس سے ماچس بنانے کی ممانعت	115
55	وکلاء کی فرم کی رجسٹریشن کا طریقہ کار	116
56	وکلاء کی مختلف عدالتوں کیلئے اہلیت	117
57	ضابطہ دیوانی کے تحت سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنا	120
58	متولیان، تعمیل کنندگان اور مہتممین ترکہ کی جانب سے یا ان کے خلاف دعوے	121
59	دیوانی مقدامات میں بیان حلفی	122
60	اپیل بصیغہ مفلسی	124
61	کارپوریشن کی جانب سے یا اس کے خلاف دعویٰ	125
62	پنجاب میں دیواروں پر اظہار مواد کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۹۵ء	126

63	دیوانی مقدمے کا پہلی سماعت پر فیصلہ	127
64	اظہار (بیان) فریقین بذریعہ عدالت	128
65	مفلسوں کی طرف سے دعوے	130
66	مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے تحت ضمانت خرچہ مقدمہ	135
67	سفارتی کارندوں کے خلاف دعوے	136
68	حوالگی غیر قانونی اسلحہ ایکٹ، ۱۹۹۱ء	137
69	واپسی دعویٰ اور ترک دعویٰ	142
70	اسقاط حمل اور اسقاط جنین کے جرائم اور ان کی سزائیں	143
71	جانوروں کے ساتھ ظلم و بے رحمی کے تدارک کے قانون ۱۸۹۰ء کے تحت جرائم اور ان کی سزائیں	145
72	جانوروں پر ظلم و بے رحمی کے تدارک کے قانون ۱۸۹۰ء کے تحت پولیس و صوبائی حکومت کے اختیارات اور ذمہ داریاں	147
73	بچوں کیلئے مزدوری کے عہد کا قانون ۱۹۳۳ء	150
74	مجرمانہ جبری طاقت کا استعمال اور حملہ آوری کے جرائم اور انکی سزائیں	151
75	مجرمانہ تخویف، توہین اور ایذا رسانی کے جرائم اور ان کی سزائیں	153
76	پنجاب میں قانونِ صارف کے تحت صارفین کے حقوق اور ان کا تحفظ	155
77	پنجاب میں صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لئے اتھارٹی اور کونسل کی ذمہ داریاں	157
78	پنجاب میں صارف عدالتیں اور شکایات درج کرنے کا طریقہ کار	158
79	پنجاب میں قانون صارف کے تحت صارفین کی دادرسی اور سزائیں	159
80	قانون فہمی سے متعلق شائع شدہ و تکمیل طلب موضوعات کی فہرست (Annexure-I)	161
81	شائع شدہ رپورٹوں کی فہرست (Annuxure-II)	83

پیش لفظ

قانون و انصاف کمیشن پاکستان (The Law and Justice Commission of Pakistan, 1979) کا قیام ۱۹۷۹ء میں ایک آرڈیننس کے تحت عمل میں لایا گیا۔ قیام کے بعد کمیشن نے اپنے فرائض منصبی کے مطابق رائج الوقت قوانین میں اصلاح اور عدالتی نظام کی ترقی و بہتر کارکردگی کے لیے ایسے تمام قوانین کا جائزہ لینے اور انہیں بدلتے ہوئے حالات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ اس سلسلے میں کمیشن بعض دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ کئی ملکی قوانین، قواعد اور ضوابط کا جائزہ لینے کے بعد ضروری ترامیم و تجاویز پر مشتمل ۱۱۶ رپورٹیں برائے منظوری و نفاذ حکومت کو پیش کر چکا ہے۔ جن میں سے بعض کا نفاذ ہو چکا ہے۔ رپورٹیں شائع شدہ صورت میں نیشنل بک فاؤنڈیشن (National Book Foundation) سے معمولی قیمت پر حاصل کی جا سکتی ہیں۔ شائع شدہ رپورٹوں اور تکمیل طلب موضوعات کی فہرست اس کتابچے کے آخر میں دستیاب ہے۔

قانون و انصاف کمیشن کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ معاشرے میں ملکی قوانین سے متعلق شعور پیدا کرنے اور عوام کو انکے قانونی حقوق و مراعات اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کے لیے ضروری اقدامات عمل میں لائے۔ اس مقصد کے لیے قانون و انصاف کمیشن کے سیکریٹریٹ نے ملکی قوانین کو عام فہم بنانے کے لیے معلومات رسانی کا ایک منصوبہ شروع کیا ہے جس کے تحت قوانین، قواعد اور ضوابط کا اردو میں ترجمہ کیا جاتا ہے اور عوامی دلچسپی کے مسائل پر مفصل رپورٹیں تیار کر کے شائع کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں اب تک جتنا مواد تیار ہوا ہے وہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اور کمیشن کی ویب سائٹ (www.ljcp.gov.pk) پر بھی دستیاب ہے۔ مختلف موضوعات پر مشتمل مواد پہلے ہی کتابچے کی شکل میں پانچ جلدوں میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اب اس سلسلے کا مزید مواد اس کتابچے میں جلد ششم کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کتابچے بھی نیشنل بک فاؤنڈیشن سے معمولی قیمت پر دستیاب ہیں۔ اس مواد سے متعلق کسی بھی وضاحت اور مزید معلومات یا مشورے کے لیے سیکرٹریٹ کی طرف

نشے کے عادی افراد کی دیکھ بھال اور بحالی کا قانون

نشہ ایک ایسی لعنت ہے جسکے برے اثرات نشہ کرنے والے فرد، اس کے خاندان اور پورے معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔ نشہ کے عادی افراد نشے کی حالت میں سنگین جرائم بھی کر دیتے ہیں لہذا نشے کی عادت سے بچنے کے لئے ہر باشعور فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نشہ آور چیزوں سے دور رہے لیکن اگر کوئی شخص نشہ کرنے لگ جائے اور روکنے کے باوجود نہ رکے تو ایسی صورت میں متعلقہ خاندان، معاشرے اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے افراد کی دیکھ بھال یا بحالی کے لئے ادارے قائم کرے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ نشے میں مبتلا افراد کو مفت طبی امداد مہیا کرے تا کہ ایسے افراد کو دوبارہ معاشرے کا فعال رکن بنایا جا سکے۔ اس مسئلے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے نشہ آور اشیاء پر کنٹرول سے متعلق ایک جامع قانون نشہ آور اشیاء پر کنٹرول کا ایکٹ ۱۹۹۷ء (The Control of Narcotics ubstance Act 1997) نافذ کیا ہے جس کے تحت نشہ آور فصلوں کی کاشت، اشیاء کی تیاری اور نقل و حمل وغیرہ کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس قانون کے احکام کی خلاف ورزی کی صورت میں مختلف سزائیں تجویز کی گئیں ہیں۔ متذکرہ ایکٹ کے تحت نشے کے عادی افراد کی دیکھ بھال اور بحالی کے لیے حکومت ایسے افراد کی رجسٹریشن کے ساتھ ساتھ حسب ذیل اقدامات کرے گی۔

نشہ کے عادی افراد کی رجسٹریشن۔(Registeration of addicts)

نشہ آور اشیاء کے کنٹرول کے قانون کی دفعہ ۵۲ کے تحت ہر صوبائی حکومت اپنے حلقہ اختیار میں نشہ کے عادی افراد کی دیکھ بھال اور بحالی کے لیے ان کو رجسٹر کرے گی اور وفاقی حکومت وہ تمام اخراجات برداشت کرے گی جو پہلی مرتبہ نشے کی عادی افراد کی لازمی ترک نشہ کے سلسلے میں ہوں گے۔

نشے کا عادی فرد رجسٹریشن کارڈ اپنے پاس رکھے گا اور پبلک اتھارٹی کے مطالبے پر اسے پیش کرے گا۔

رجسٹریشن کارڈ کا حصول ایک مقررہ فارم کے ذریعے ہوگا۔

نشئی افراد کے علاج کیلیے مراکز قائم کرنے کا حکومتی اختیار۔ (Power of the Government to Establish Centers for Treatment of Addicts)

دفعہ ۵۳ کی رو سے نشے کے عادی افراد سے نشے کے اثرات کو زائل کرنے ان سے نشے کی عادت چھڑوانے انکی تعلیم، دیکھ بھال، بحالی ان کو معاشرے کا مفید فرد بنانے اور ان کو ضروری ادویات فراہم کرنے کیلئے صوبائی حکومت حسب ضرورت مراکز قائم کرے گی۔

کتابوں اور ادبی مواد کی اشاعت کے کنٹرول کا قانون

ایسی کتابیں یا مواد جو کہ کسی دوسرے ملک میں پہلے شائع ہو چکا ہو اس کی اشاعت کو کنٹرول کرنے کیلئے صوبہ پنجاب میں مغربی پاکستان کتابوں کی اشاعت کے ضابطہ اور کنٹرول کا قانون (The West Pakistan Publication of Books Regulation and Control Ordinance, 1969) ۱۹۶۹ء نافذ ہے۔ مذکورہ قانون کا اطلاق صوبہ پنجاب میں ہوتا ہے۔ اس قانون کے نفاذ کا مقصد ایسی کتابوں یا ادبی مواد (Literary work) کی اشاعت کو منضبط اور کنٹرول کرنا ہے جو کہ پہلے ہی کسی دوسرے ملک میں شائع کی جا چکی ہوں۔ اس قانون میں درج معلومات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

طریقہ کار۔

مغربی پاکستان کتابوں کی اشاعت کے ضابطہ اور کنٹرول کے قانون مجریہ ۱۹۶۹ء کی دفعہ ۳ کے تحت کوئی بھی شخص کسی ایسی کتاب یا ادبی مواد کو شائع نہیں کروا سکتا جو کہ کسی دوسرے ملک میں پہلے ہی شائع ہو چکا ہو۔ سوائے اس کے کہ صوبائی حکومت یا حکومت کی طرف سے کوئی مجاز شخص اس کی اجازت دے۔

اس قانون کی دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ایسا شخص جو کہ کوئی کتاب یا ادبی مواد شائع کروانا چاہتا ہو اشاعت یا طباعت کی اجازت کے لیے صوبائی حکومت کے مجاز افسر کو درخواست دے گا اور مقررہ فیس کی ادائیگی کرے گا۔ صوبائی حکومت یا اس کی طرف سے مجاز افسر کسی بھی ایسی کتاب یا ادبی مواد کی طباعت یا اشاعت سے منع کر سکتا ہے جو کہ ملکی مفاد یا ثقافت کے خلاف ہو۔

اس قانون کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے اگر دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت جاری ہونے والا حکم نامہ صوبائی حکومت کی طرف سے مجاز افسر نے جاری کیا ہو تو متاثرہ شخص حکم نامہ جاری ہونے کے تیس دنوں کے اندر صوبائی حکومت کے پاس اپیل دائر کرے گا۔ لیکن اگر حکم نامہ صوبائی حکومت کی طرف سے جاری ہوا ہو تو ایسی صورت میں وہ صوبائی حکومت کے پاس نظر ثانی کی درخواست دائر کرے گا۔ جبکہ ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اگر ایسا حکم، اپیل اور نظر ثانی میں جاری کیا گیا ہو تو وہ حتمی ہو گا اور اس پر کسی عدالت میں کوئی سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔

دفعہ ۶ کے تحت صوبائی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کسی کتاب یا ادبی مواد کو مذکورہ قانون کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔

دفعہ ۷ کے تحت اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو دو سال تک قید یا دو ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۸ کے مطابق اس قانون کے تحت قابل سزا جرم میں سزا شدہ شخص کی شائع کردہ کتاب اور ادبی مواد کی نقول جہاں کہیں سے بھی ملیں حکومت انہیں ضبط کرے گی۔ مزید یہ کہ صوبائی سطح پر پولیس آفسر ایسی نقول کو ضبط کرسکتا ہے۔

دفعہ ۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کوئی بھی عدالت اس قانون کے تحت قابل سزا جرائم کی سماعت نہیں کرے گی جب تک کہ صوبائی حکومت کی طرف سے مجاز کے ذریعے تحریری شکایت نہ کی جائے۔ ذیلی دفعہ (۲) کے تحت مجسٹریٹ درجہ اول سے کم درجے کی عدالت مذکورہ قانون کے تحت سرزد ہونے والے جرائم کی سماعت نہیں کرسکتی۔ ذیلی دفعہ (۳) کے تحت مذکورہ قانون کے تحت سارے جرائم قابل دست اندازی پولیس اور نا قابل ضمانت ہیں۔

دفعہ ۱۰ کے تحت کوئی بھی مقدمہ، استغاثہ یا کوئی اور قانونی کاروائی حکومت یا حکومت کی طرف سے مجاز افسر کے خلاف نہیں کی جائے گی جس نے نیک نیتی کے ساتھ کوئی کام سرانجام دیا ہو یا سرانجام کرنے جا رہا ہو۔

عطائے شہریت کا قانون

فطری طریقہ (Naturalization) سے کسی ملک کی شہریت حاصل کرنے کیلئے قانون برائے عطائے شہریت (The Naturalization Act, 1926) ۱۹۲۶ء میں نافذ ہوا۔ اس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوتا ہے۔ اس قانون کے نفاذ کا مقصد ایسے افراد کو شہریت دینا ہے جو کہ پاکستان میں شہریت کے سرٹیفکیٹ کے بغیر رہ رہے ہوں۔ شہریت کے قانون سے متعلق بنیادی معاملات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

قانون برائے عطائے شہریت مجریہ ۱۹۲۶ء کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وفاقی حکومت ایسے شخص کو شہریت کا سرٹیفکیٹ جاری کرسکتی ہے۔ جس نے اس مقصد کے لیے درخواست دی ہو اور وفاقی حکومت مطمئن ہو کہ۔

(الف) وہ بالغ ہے؛

(ب) وہ پاکستان کا شہری نہیں ہے اور نہ ہی کسی ایسے ملک سے تعلق رکھتا ہے جس نے پاکستانی شہریوں کو شہریت دینے سے انکار کیا ہو؛

(ج) وہ درخواست دینے کی تاریخ سے قبل بارہ ماہ سے پاکستان میں رہ رہا ہے اور اس سے پہلے سات سال کے

عرصہ میں کم از کم چار سال تک پاکستان میں رہائش پذیر رہا ہے؛

(چ) وہ اچھے کردار کا مالک ہے؛

(ح) وہ وفاقی حکومت کی طرف سے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے مخصوص کی گئی بڑی مقامی زبان کا علم رکھتا ہے؛ اور

(خ) وہ درخواست منظور ہونے کی صورت میں پاکستان میں رہائش یا سرکاری ملازمت اختیار یا جاری رکھنا چاہتا ہے۔

واضح رہے کہ شق (ج) اور (چ) کا اطلاق ایسی صورت میں نہیں ہوگا جہاں کوئی خاتون کسی غیر ملکی شخص سے شادی کرنے سے پہلے پاکستانی شہری ہو وہ شخص پاکستانی شہری نہ ہو وفات پا جائے یا انکی شادی ختم ہو جائے اس قانون کی دفعہ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت شہریت کے سرٹفیکیٹ کے حصول کیلئے درخواست تحریری صورت میں دی جائے گی اور درخواست دہندہ اپنے علم کے مطابق حسب ذیل درست معلومات فراہم کرے گا۔ یعنی

(الف) عمر کے بارے میں؛

(ب) جائے پیدائش؛

(ج) رہائش کی جگہ؛

(چ) پیشہ یا روزگار؛

(ح) ان تمام اہم نکات کا ذکر کرنا جنکی تفصیل دفعہ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کی (الف) و (ح) میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی؛

(خ) آیا درخواست دہندہ پہلے ہی اس مقصد کے لیے مذکورہ قانون کے تحت درخواست دے چکا ہے؛

(د) آیا اس کی درخواست رد ہو گئی تھی؛

(ذ) آیا ایسا کوئی شہریت کا سرٹیفکیٹ اسے دیا گیا تھا؛ اور

(ر) آیا ایسا دیا گیا شہریت کا سرٹفیکیٹ منسوخ کر دیا گیا ہے یا اسے پاکستان کی شہریت کے ایکٹ ۱۹۵۱ء (The Citizenship Act, 1951) کے تحت شہریت سے محروم کیا گیا ہے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ہر درخواست پر درخواست دہندہ دستخط ثبت کرے گا اور بیان حلفی منسلک کرے گا۔ کہ اس درخواست میں موجود کوائف درست ہیں۔ اسی طرح ذیلی دفعہ (۳) کے تحت اگر وفاقی حکومت درخواست کے مشمولات کی سچائی کے بارے میں اطمنان حاصل کرنے کی غرض سے مزید انکوائری بھی کرا سکتی ہے اور اگر ضروری سمجھے تو

بیان حلفی پر مزید شہادت بھی طلب کر سکتی ہے۔

اس قانون کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے اگر وفاقی حکومت مطمئن ہو کہ درخواست دفعہ ۳ کی عطائے شہریت کی شرائط کے مطابق ہے یا یہ سمجھے کہ درخواست دہندہ شہریت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے موزوں شخص ہے تو حکومت اسے شہریت کا سرٹفکیٹ دے سکتی ہے اور اسے مذکورہ قانون کے تحت تمام حقوق و مراعات منتقل کر سکتی ہے سوائے ان حقوق و مراعات کے جو کہ خاص طور اس سرٹیفکیٹ کی رو سے روک لیئے گئے ہوں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت شہریت کے ایسے سرٹیفکیٹ میں اگر درخواست دہندہ نے ایسی درخواست کی ہو جس میں اس کے ایسے نابالغ بچے کا نام شامل ہوگا جو کہ پیدائشی طور پر پاکستانی شہری نہ ہو اور سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی تاریخ سے پہلے پیدا ہوا ہو اور وقتی طور پر پاکستان میں رہائش پذیر ہو اور درخواست دہندہ کے زیر سایہ ہو ایسے بچے کو مذکورہ قانون کے تحت تمام حقوق و مراعات دیے جائیں گے سوائے ان کے جو کہ خاص طور پر اس سرٹیفکیٹ کے تحت روک لے لئے گئے ہوں۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت شہریت کا سرٹیفکیٹ دینے کا اختیار صرف وفاقی حکومت کے پاس ہے اور اس سرٹیفکیٹ یا کسی حق یا مراعات سے انکار پر کوئی اپیل دائر نہیں کی جا سکتی۔

صوبہ پنجاب میں فوجداری استغاثہ کی پیروی کے قیام، فرائض اور اختیارات کا مجریہ ۲۰۰۶ء

جرائم پر مبنی مقدمات کے دائری اور پیروی کے لیے ۲۰۰۶ء میں ایک قانون صوبہ پنجاب میں فوجداری استغاثہ کی پیروی کے قیام، فرائض اختیارات کے نام سے لاگو کیا گیا ہے جس کا مقصد انصاف کی فراہمی اور اس سے متعلقہ معاملات کے لیے عدالتوں میں فوجداری استغاثہ جات کی پیروی کرنا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

دفعہ ۳ کے تحت صوبائی حکومت پراسیکیوشن سروس قائم کرے گی جو کہ دفعہ ۴ کے تحت مندرجہ ذیل سرکاری وکلاء پر مشتمل ہوگی۔

پراسیکیوٹر جنرل، ایڈیشنل پراسیکیوٹر جنرل، ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل، ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، ڈپٹی ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر اور

اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر۔

دفعہ ۶ کے تحت حکومت پراسیکیوٹر جنرل کا تقرر کرے گی جو کہ پراسیکوشن سروس کا سربراہ ہوگا۔ پراسیکیوٹر جنرل

کی تین سال کے لیے تقرری ہوگی ۔لیکن وہ اس دوران اپنا استعفٰی لکھ کے حکومت کو دے سکتا ہے اسکے علاوہ حکومت بھی اس کو سننے کا موقع دینے کے بعد اور وجوہات کو تحریر میں لاتے ہوئے تین سال کے دوران بدافعالی کا مرتکب ہونے یا جسمانی معذوری کے بناء اسے عہدے سے ہٹا سکتی ہے۔

پراسیکیوٹر جنرل کو ہائی کورٹ، وفاقی شرعی عدالت اور عدالت عظمٰی میں مقدمے کے سلسلے میں حاضر ہونے کے علاوہ باقی مقدمات کی سماعت سننے کی اجازت ہوگی۔ پراسیکیوٹر جنرل اپنے فرائض میں سے کوئی بھی فرض ایڈیشنل پراسیکیوٹر جنرل یا ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل کو سونپ سکتا ہے۔

دفعہ ۹ کے تحت پراسیکیوٹر حکومت کی طرف سے پراسیکیوشن کے تمام کاموں کا ذمہ دار ہوگا۔ ذیلی دفعہ (۴) کے تحت مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت پولیس رپورٹ بشمول ابتدائی اطلاعی رپورٹ کی منسوخی اور مشکوک شخص یا ملزم کی رہائی کی درخواست عدالت میں جمع کرائے گا۔

ذیلی دفعہ ۵ کے تحت پراسیکیوٹر جنرل رپورٹ یا درخواست کا جائزہ لے گا اور۔

(الف) کوئی خامی نظر آئے تو اس خامی کو دور کرنے کے لیے تین دنوں کے اندر پولیس اسٹیشن کے انچارج آفیسر یا تفتیشی آفیسر کو واپس بھجوا سکتا ہے۔

(ب) اگر رپورٹ یا درخواست جمع کرانے کے قابل ہو تو اسے عدالت میں جمع کرادے گا۔

ذیلی دفعہ (۶) کے تحت مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت موصول ہونے والی عبوری پولیس رپورٹ کے لیے پراسیکیوٹر جنرل مندرجہ ذیل اقدامات کرے گا۔

(الف) تفتیش مکمل ہونے میں تاخیر کے لیے دی گئی وجوہات کا جائزہ لے گا اور اگر وہ وجوہات معقول معلوم ہوں تو وہ عدالت سے اس مقدمے کی سماعت موخر کرنے کی درخواست کرے گا اور اگر تفتیش معقول مدت کے اندر مکمل نہ ہو سکے تو وہ عدالت سے اسکی سماعت شروع کرنے کی درخواست کرے گا۔

(ب) تفتیش مکمل ہونے میں تاخیر کے لیے دی گئی وجوہات معقول نہ ہونے کی صورت میں وہ عدالت سے ریکارڈ میں دستیاب شہادت کی بنیاد پر مقدمے کی سماعت شروع کرنے کی درخواست کرے گا۔

ذیلی دفعہ (۷) کے تحت پراسیکوٹر رپورٹ یا درخواست کی جانچ پڑتال کے بعد شہادت کے دستیاب ہونے اور جرم کے حوالے سے تمام یا کسی ملزم پر مقدمے کی دستیاب اور حالات کو مدنظر رکھ کر تحریری نتائج عدالت میں جمع کرائے گا۔

دفعہ۱۲ کے تحت ذیلی دفعہ(۱) کے تحت پولیس اسٹیشن کا انچارج آفیسر اور تفتیشی آفیسر

(الف) فوری طور پر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکوٹر کو رپورٹ کرے گا اور فوجداری مقدمے کی رجسٹریشن ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے ذریعے بھجوائے گا۔

(ب) مخصوص وقت کے دوران متعلقہ پراسیکیوٹر کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت پولیس رپورٹ بھجوائے گا۔اور

(ج) اگر تفتیش مکمل نہ ہوئی ہو یا قانون کے تحت دیئے گئے وقت کے دوران مکمل نہ ہونے کی صورت میں تاخیری وجوہات کو تحریری شکل میں لاتے ہوئے پراسیکوٹر کو مطلع کرے گا۔

ذیلی دفعہ(۲) کے تحت پولیس اسٹیشن کا انچارج آفیسر اور تفتیشی آفیسر پراسیکیوٹر کی طرف سے دیئے گئے وقت کے دوران ان تمام ہدایات پر عمل کرے گا جو کہ پراسیکوٹر نے دی ہوں اور اس کے علاوہ ان ہر تمام غلطی کو دور کرے گا جن کی نشاندہی پراسیکوٹر کی طرف سے رپورٹ میں کی گئی ہو۔

قانون برائے آوارہ گردی مجریہ ۱۹۵۸ء

قانون برائے آوارہ گردی پنجاب (The Punjab Vegrancy Ordinace, ۱۹۵۸)

اس کا اطلاق صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے۔قانون کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

قانون آوارہ گردی برائے پنجاب مجریہ ۱۹۵۸ء کی دفعہ ۲ کی ذیلی شق (g) کے تحت آوارہ گرد سے مراد ایسا شخص ہے جو کہ:

(i) عام جگہ (Public Place) سے بھیک کیلئے درخواست کرے یا بھیک وصول کرے؛

(ii) کوئی زخم،ضرر، پھوڑا یا کسی بیماری کو دکھا کر یا واضح کر کے بھیک کیلئے درخواست کرے یا بھیک وصول کرے؛

(iii) اپنے آپ کو زخم دکھا کر بھیک مانگنے یا وصول کرنے کیلئے استعمال کرے؛ یا

(iv) کسی نجی عمارت میں مالک کی مرضی کے بغیر بھیک مانگنے کیلئے داخل ہو۔

مذکورہ قانون کی ذیلی دفعہ(۱) کے تحت،حکومت ایک یا ایک سے زائد جگہوں پر ایک یا ایک سے زائد جتنے ضروری سمجھے فلاحی مراکز قائم کرے گی۔اسی طرح دفعہ۴ کے تحت،فلاحی ادارے کو حکومت کی طرف سے تعینات کردہ منتظم

چلائے گا اور اس کی مدد کیلئے طبی عملے کے ساتھ ساتھ تعلیمی عملے کی تقرری بھی کی جائے گی۔

منتظم کے فرائض۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت فلاحی ادارے کا منتظم جلد از جلد ہو سکے آوارہ گرد کا طبی معائنہ کرائے گا اور طبی معائنے کی رپورٹ مندرجہ ذیل اجزاء پر مشتمل ہوگی:۔

(الف) آوارہ گرد کی عمر اور جنس،

(ب) مذکورہ شخص کوڑھ کا مریض تو نہیں،

(ج) کسی دیگر پھیلنے والی بیماری میں تو مبتلا نہیں اور اس کے علاوہ آوارہ گرد کی جسمانی صحت کے بارے میں بتایا جائے گا کہ اس کی صحت وضع کردہ کاموں میں سے کس کام کے لئے موزوں ہے۔

مذکورہ قانون کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت، فلاحی ادارے کا منتظم مندرجہ ذیل گروپوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھے گا:۔

(الف) بچے

(ب) خواتین

(ج) کوڑھ یا کسی پھیلنے والی بیماری کے مریض

(د) پاگل (Lunatic)

(ر) کمزور، بوڑھے

(س) تندرست

مگر واضح رہے کہ جہاں پر ایسا بچہ جس کی عمر سات سال سے کم ہو یا عورت جو کہ اسی فلاحی ادارے کی تحویل میں ہو جہاں پر اس کے خاندان کا مرد قید ہو تو مذکورہ بچہ اور عورت اسی مرد کے ساتھ ایک ہی اپارٹمنٹ میں رہ سکتے ہیں۔

مذکورہ قانون کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت، منتظم فلاحی ادارے میں قید بچوں کیلئے تعلیم کا بندوبست کرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ آوارہ گرد کو ایسی ہدایات بھی دی جائیں گی۔ جس سے وہ دوبارہ صحت مند ہو کر اپنی مدد کر سکے اور کسی پر بوجھ نہ بنے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶ کے تحت، کوئی بھی ایسا شخص یعنی بوڑھا، ضعیف، اپاہج یا بچہ اپنے آپ کو سماجی خدمات کے ضلعی آفیسر (District Officer) کے سامنے پیش ہو کے فلاحی ادارے میں داخلے کیلئے درخواست دے سکتا ہے۔

اگر مذکورہ آفیسر مطمئن ہو کہ اس شخص کی گذر بسر کے کوئی بھی ذریعے نہیں تو ایسے شخص کو فلاحی ادارے میں اس وقت تک داخلہ دے دیا جائے گا جب تک کہ اس کے پاس گذر بسر کے ذرائع میسر آجائیں یا فلاحی ادارے کی تحویل سے نکلنے کیلئے خود درخواست دے دے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۷ کے تحت، کوئی بھی پولیس آفیسر وارنٹ اور مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر آوارہ گرد شخص کو گرفتار کر سکتا ہے اور جو سامان اس کے پاس ہوا اسے ضبط کر لیا جائے گا۔ لیکن پولیس آفیسر کو بروقت پہنچانے پر اسے رہا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ضمانت بروقت نہ پہنچا سکے تو اسے پولیس کی تحویل میں رکھا جائے گا اور ۲۴ گھنٹے کے اندر قریبی علاقہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۹ کے تحت، اگر مجسٹریٹ پر یہ واضح ہو جائے کہ یہ شخص آوارہ گرد ہے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی تین سال تک کی قید کی سزا دی جا سکتی ہے مگر واضح رہے کہ کسی بھی صورت میں ایسا شخص جو کہ پہلے اس قانون کے تحت کسی جرم کی صورت میں سزا یافتہ نہ ہوا ہو لیکن اب وہ آوارہ گردی کے جرم میں سزایاب ہوا ہو تو مجسٹریٹ اسے قید کی سزا دینے کی بجائے سرزنش کرنے کے بعد رہا کر دے گا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۰ کے تحت، جو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو بھیک مانگنے یا وصول کرنے کیلئے اپنے پاس رکھے یا سبب بنے یا اس مقصد کے تحت استعمال کرے یا کسی بچے کے بطور ولی ہوتے ہوئے بھیک مانگنے یا وصول کرنے کیلئے اپنے پاس رکھے یا سبب بنے یا اسی مقصد کے تحت استعمال کرے یا کسی بچے کے بطور ولی ہوتے ہوئے بھیک مانگنے پر اس کی حوصلہ افزائی کرے یا اس کا سبب بنے تو ایسی صورت میں اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایک سال تک قید کی سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

پسماندہ افراد کے لئے ٹریبونل

انصاف کا حصول ہر شخص کا بنیادی حق ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انصاف حاصل کرنے والا امیر ہے یا غریب، عورت ہے یا مرد، بچہ ہے یا بوڑھا، انصاف سب کے لئے برابر ہے لیکن معاشرے میں کچھ ایسے طبقے ہوتے ہیں۔ جن کی انصاف تک رسائی اسان نہیں ہوتی مثال کے طور پر خواتین، بچے، اقلیتیں لہذا اس مقصد کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ۱۹۹۵ء میں ایک ٹریبونل قائم کیا گیا جس میں معاشرے کے پسماندہ افراد انسانی اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی

صورت میں قانونی چارہ جوئی کر سکتے ہیں۔

مذکورہ قانون میں پسماندہ افراد سے مراد عورت، بچے اور اقلیتیں ہیں۔

پسماندہ افراد کے لئے ٹریبونل کے مجریہ کی دفعہ ۳ کے تحت صدر ٹریبونل تشکیل دے گا جو کہ پسماندہ افراد کے لئے ٹریبونل کہلائے گا۔ ٹریبونل وہ تمام فرائض سرانجام دے گا اور اختیارات بروئے کار لائے گا جو اسے مذکورہ قانون کے تحت تفویض کیے گئے ہوں

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ٹریبونل مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہوگا۔

(الف) چیئر پرسن کا تقرر سپریم کورٹ کے سابقہ ججوں میں سے کیا جائے گا۔

(ب) ایسا شخص جو کہ ہائی کورٹ کا جج رہ چکا ہو۔ (ممبر)

(ج) چار افراد بشمول دو خواتین کے جو کہ انسانی حقوق کے معاملات سے متعلقہ علم کے ساتھ ساتھ عملی تجربہ بھی رکھتی ہوں۔ (ممبران)

(چ) اقلیتوں کے چار نمائندے جن میں دو خواتین بھی شامل ہوں گی۔ (ممبران)

ٹریبونل کے فرائض اور اختیارات۔

دفعہ ۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ٹریبونل کے مندرجہ ذیل اختیارات ہوں گے۔

(الف) انسانی اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی یا خلاف ورزی کرنے میں مدد کرنے یا خلاف ورزی کو روکنے کیلئے غفلت کا مظاہرہ کرنے کی صورت میں پسماندہ یا متاثرہ شخص کی طرف سے دی گئی درخواست پر یا ٹریبونل از خود تفتیش کرے گا۔

(ب) صوبائی حکومت کی اطلاع پر ایسی جیل یا کسی دوسرے ایسے ادارے کا دورہ کرنا جس کا کنٹرول اسی حکومت کے پاس ہو اور جہاں پہ افراد قید یا قیام پذیر ہوں علاج، بہتری، اصلاح اور حفاظت کی غرض سے اور ٹریبونل ایسی جگہوں میں رہنے والے افراد کے حالات کا مطالعہ کرے گا اور رپورٹ تیار کرنے کے بعد وفاقی حکومت کو بھجوائے گا۔

(ج) ٹریبونل ان عناصر کا جائزہ بھی لے گا جن میں دہشت گردی کے افعال بھی شامل ہوں گے جو کہ انسانی حقوق سے لطف اندوز ہونے سے روکتے ہوں اور اسکے علاوہ مناسب انسدادی اقدامات کے لیے سفارش کرے گا۔

(چ) انسانی اور بنیادی حقوق کی حفاظت سے متعلقہ آئین اور موجودہ قوانین میں دیئے گئے تحفظ کا جائزہ لینا اور ان کو

موثر لاگو کرنے کے لیے مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔

(ح) وفاقی حکومت کو بین الاقوامی انسانی حقوق سے متعلقہ کنونشن اور معاہدے (Treaties) پر دستخط اور انکی منظوری اور توثیق کے لیے سفارشات تیار کرے گا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ٹریبونل کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ کسی شخص کو موضوع سے متعلقہ معاملات کے بارے میں اطلاع فراہم کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے جنہیں ٹریبونل فائدہ مند سمجھے اور اس سے یہ سمجھا جائے گا کہ مطلوبہ شخص اطلاع دینے کا قانونی طور پر پابند تھا مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۷۶ اور ۱۷۷ کے مطابق۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت ٹریبونل اور اس کی طرف سے مجاز کردہ شخص ایسی عمارت یا جگہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جس کی نسبت ٹریبونل کو یہ یقین ہو کہ وہاں پر انکوائری سے متعلقہ دستاویزات موجود ہیں ٹریبونل مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۲ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مطلوبہ دستاویزات اور ان کے ماخذ کی نقل کو قبضہ میں لے لے گا۔

شکایات کی انکوائری۔

دفعہ ۱۰ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ٹریبونل پسماندہ فرد کی شکایت جس میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوگی کی انکوائری کرتے ہوئے وفاقی یا کسی صوبائی حکومت یا کسی اتھارٹی یا کسی ماتحت ایجنسی سے مخصوص وقت میں معلومات یا رپورٹ لے سکتا ہے۔

مگر واضح رہے کہ اگر ضروری معلومات یا رپورٹ مخصوص وقت میں ٹریبونل کو نہ پہنچیں تو ایسی صورت میں ٹریبونل از خود معاملے کے بارے انکوائری شروع کردے گا۔ اور اسی طرح وصول شدہ معلومات اور رپورٹ سے مطمئن ہونے کی صورت میں مزید انکوائری کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ مطلوبہ عمل پہلے ہی متعلقہ حکومت، اتھارٹی شروع کر چکی ہے تو شکایت پر مزید کارروائی کرنے کی ضرورت نہ ہوگی اور اس کے مطابق شکایت کنندہ کو اطلاع دی جائے گی۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ٹریبونل شکایت کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے انکوائری کروا بھی سکتا ہے۔

دفعہ ۱۲ کے تحت ٹریبونل کے پاس دیوانی عدالت کے اختیارات ہوں گے۔

فنڈ برائے مصیبت زدہ و محبوس خواتین

مصیبت زدہ و محبوس خواتین کے فنڈ کا مجریہ (The Women In Distress and Detention Fund Act, 1996) میں نافذ کیا گیا ہے اس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوتا ہے۔ اس قانون کے نافذ کرنے کا

مقصد ایسی خواتین کو مالی اور قانونی مدد فراہم کرنا ہے جو محض مالی وسائل کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے قانونی چارہ جوئی کیلئے بغیر جیلوں میں عرصے سے قید ہیں اوران کا کوئی پرسان حال نہیں لہذا اس مسلئے کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مذکورہ قانون کے تحت ایسی خواتین کے لئے فنڈ قائم کیا گیا ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مصیبت زدہ ومحبوس خواتین فنڈ کے قانون مجریہ ۱۹۹۶ء کی دفعہ ۳ کے تحت وفاقی حکومت مذکورہ قانون کے مقاصد کے لئے فنڈ قائم کرے گی اسی طرح دفعہ ۴ کے تحت فنڈ کے قائم کرنے کا مقصد جیل میں قید خواتین کو مالی اور قانونی مدد فراہم کرنا ہے۔

دفعہ ۵ کے تحت فنڈ مندرجہ ذیل ماخذ پر مشتمل ہوگا۔

(الف) وفاقی اور صوبائی حکومت سے ملنے والی امداد

(ب) مقامی، قومی، بین الاقوامی ایجنسیوں سے حاصل ہونے والی امداد

(ج) افراد، کارپوریشن، پرائیویٹ تنظیم اور آئینی مجلس سے حاصل ہونے والی امداد

(چ) فنڈ کی مدد سے لی جانے والی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد سے حاصل ہونے والی رقم / آمدنی

(ح) فنڈ کی مدد سے کی جانے والی سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والی آمدنی / رقم

مصیبت زدہ ومحبوس خواتین فنڈ مجریہ ۱۹۹۶ء کی دفعہ ۱۱ کے تحت قواعد بنائے گئے ہیں۔ان قواعد میں فنڈ سے مدد حاصل کرنے کا طریقہ کار دیا گیا ہے۔

قاعدہ ۶ کے تحت ایسی خواتین جو کہ مصیبت زدہ ومحبوس ہوں اور انہیں مالی مدد کی ضرورت ہو تو ایسی صورت میں ایسی خواتین مالی اور قانونی مدد حاصل کرنے کے لئے تحریری درخواست چیئرمین، بورڈ آف گورنر کے سیکرٹری، ایگزیکٹو کمیٹی کے سیکرٹری، صوبائی کمیٹیوں کے چیئرپرسن یا سیکرٹری کو دے سکتی ہیں۔

ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مقدمات کی صورت میں مذکورہ فنڈ سے مدد نہیں دی جائے گی بلکہ انسانی حقوق کے اپنے قائم کردہ فنڈ سے مدد دی جائے گی۔

ذیلی قاعدہ (۳) کے تحت درخواست کے ساتھ شناختی کارڈ کی ایک نقل، ایف آئی آر (FIR) کی ایک نقل اور مقدمے کے نمبر کے علاوہ مصیبت زدہ محبوس ہونے کی وجہ اور خاندان کی تفصیل وغیرہ ، مصدقہ کاغذات کے ساتھ جمع کرائی جائے گی۔

ذیلی قاعدہ (۴) کے تحت امداد کے لئے دی گئی درخواستوں میں مطلوبہ قانونی اور مالی امداد کی وضاحت کی جائے گی۔ اس قاعدے کے تحت مالی امداد کے درج ذیل افراد مستحق ہوں گے۔

(الف) زیر سماعت مقدمہ یا جیل میں سزا یافتہ محبوس یا دارالامان میں رہائش پذیر خواتین کے لئے کتابوں یا پڑھائی کی ذمہ داری تفویض ہونے کی صورت میں وظیفہ کی فراہمی کے لئے اور ایسی خواتین کی آبادکاری کیلئے امداد کی فراہمی؛

(ب) معذور خواتین؛

(ج) مستحق خواتین جو کہ کسی خطرناک بیماری میں مبتلا ہوں بشمول ذہنی بیماری کے یا ایسی خواتین جو کہ مصیبت زدہ ہوں اور انہیں طبی مدد کی ضرورت ہو؛

(چ) جلنے کے مقدمات؛

(ح) سر چھپانے کی ضرورت مند خواتین اور انکے معصوم بچے؛

(خ) شوہر کے ہاتھوں تشدد کی شکار خواتین؛

(د) اور اس قسم کے دیگر مقدمات؛ اور

(ز) مصیبت زدہ ومحبوس خواتین جنہیں قانونی مدد کی ضرورت ہو۔

عدالتی آفیسرز کی حفاظت کا قانون ۱۸۵۰ء

اگر کوئی جج، مجسٹریٹ یا کوئی اور شخص جو عدالتی کام سرانجام دے رہا ہے اور اپنے فرائض کو نیک نیتی سے نبھارہا ہے تو وہ جو عدالتی کام کرے گا یا کسی کو کرنے کا حکم دے گا اس کے خلاف کسی بھی عدالت میں قانونی کاروائی نہیں کیجا سکتی۔ قانون ایسے ججز جو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو نیک نیتی سے انجام دیتے ہیں۔ تحفظ فراہم کرتا ہے اس کی تفصیل عدالتی آفیسرز کی حفاظت کے قانون ۱۸۵۰ء میں بیان کی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

وہ ججز جنہوں نے عدالتی کام نیک نیتی سے کئے اور فیصلوں پر عملدرآمد گی کیلئے وارنٹ اور حکم نامے جاری کیے، کے خلاف مقدمہ کا دائر نہ ہونا:۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ا کے تحت، کوئی جج مجسٹریٹ، جسٹس آف پیس، کلکٹر یا کوئی اور شخص جو عدالتی کام انجام دے، کے خلاف اس کام کی بابت جو اس نے اپنے فرائض کی بجا آوری میں کیا ہو یا اس کے کرنے کا حکم دیا ہو، کسی بھی

دیوانی عدالت میں مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکتا، خواہ وہ کام اس کے دائرہ اختیار میں ہو یا نہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ عدالتی کام کی بجا آوری کے وقت اسے یقین ہو کہ یہ کام جس کی شکایت کی گئی ہے۔ اس کے دائرہ اختیار میں ہے اور وہ اسے نیک نیتی سے سرانجام دے رہا ہے۔ کوئی عدالتی افسر یا کوئی دوسرا شخص جس کو وارنٹ یا حکم ناموں پر عملدرآمدگی کیلئے کسی جج، مجسٹریٹ، جسٹس آف پیس، کلکٹر یا کسی دیگر عدالتی شخص نے قانونی طور پر پابند کیا ہو تو ایسے شخص جس نے وارنٹ یا حکم نامہ کی عملدرآمدگی کیلئے اقدامات کیے، کے خلاف کسی عدالت میں کاروائی نہیں کی جا سکتی بشرطیکہ وہ وارنٹ کسی مجاز افسر یا جج کی طرف سے جاری کردہ ہوں۔

مالک کے لئے کارندہ کے فرائض

کسی بھی کاروبار کو وسعت دینے اور اسے بہتر بنانے کیلئے مالک یا کاروباری شخص کو ایجنٹ یا کارندہ کی ضرورت پڑتی ہے اور مالک انھیں بطور کارندہ مقرر کرتا ہے۔ کارندہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے فرائض بخوبی انجام دے، کوئی کوتاہی نہ کرے جو اسے مالک کی جانب سے ہدایات دی گئی ہیں ان پر عمل پیرا ہو ورنہ نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ قانون معاہدہ (The Contract Act, 1872) ۱۸۷۲ء میں کارندہ کے فرائض ذکر کیئے گئے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

کاروبار چلانے میں کارندہ کا فرض:۔

دفعہ ۲۱۱ کے تحت، کارندہ کے لئے ضروری ہے کہ مالک کے کاروبار چلانے میں اس کی دی گئی ہدایات کے مطابق عمل پیرا ہو یا اگر کوئی ہدایت نہ ہو تو اس رواج کے مطابق عمل کرے جو اس قسم کے کاروبار کو چلانے میں وہاں رائج ہو۔ اگر کارندہ کسی اور طرح عمل کرے اور اس سے نقصان ہو تو اس پر اس نقصان کا پورا کرنا لازم ہوگا اور اگر منافع ہو تو حساب دینا ہوگا۔

کارندہ کے لئے ہنرمندی اور استعداد ضروری ہے:۔

دفعہ ۲۱۲ کے تحت، کارندہ اس بات کا پابند ہے کہ کارندگی کے کاروبار کو اس قدر ہنرمندی سے چلائے جو عام حالات میں ایسے کاروبار سے منسلک لوگ اختیار کرتے ہیں سوائے اس کے کہ اس کی عدم قابلیت کا مالک کو علم ہو کارندہ پابند ہے کہ معقول توجہ اور قابلیت سے جو اسے حاصل ہو، کام کرے اور جو نقصان اس کی غفلت یا عدم قابلیت اور غلط عمل کا براہ راست نتیجہ ہو تو اس کے بارے میں مالک کو معاوضہ ادا کرے لیکن وہ اس نقصان یا ہرجانہ کا ذمہ دار نہیں جو اس کی غفلت،

عدم قابلیت یا غلط عمل کا بالواسطہ نتیجہ نہ ہو یا نتیجہ دور ہو۔

کارندہ کا حساب:۔

دفعہ ۲۱۳ کے تحت، کارندہ پابند ہے کہ مالک کے مطالبہ پر مناسب حساب دکھائے۔

کارندہ کا مالک سے خط و کتابت کا فرض:۔

دفعہ ۲۱۴ کے تحت، کارندہ کا فرض ہے کہ کسی دشواری کی صورت میں مالک سے مراسلت کی تمام معقول تدابیر استعمال کرے اور مالک کی ہدایت حاصل کرے۔

مالک کا اختیار، جب کارندہ مالک کی اجازت کے بغیر کاروبار میں اپنے حساب میں لین دین کرے:۔

دفعہ ۲۱۵ کے تحت، اگر کارندہ مالک کی اجازت کے بغیر اور اس کو اہم حالات عامہ سے جو اس معاملے کے بارے میں ہو اطلاع دیئے بغیر کارندگی کے کاروبار میں اپنی جانب سے معاملہ کرے تو مالک کو اختیار حاصل ہے کہ اگر معلوم ہو کہ کارندگی کے کسی اہم واقعہ اور متعلقہ معاملہ کو غلط نیت سے چھپایا گیا ہے یا کارندہ کا عمل، اس کے نقصان کا سبب ہو تو اسی معاملہ کی منظوری نہ دے۔

نفع کے بارے میں مالک کا حق جب کارندہ اطلاع کے بغیر کاروبار میں کوئی معاملہ کرے:۔

دفعہ ۲۱۶ کے تحت، اگر کارندہ مالک کی اطلاع کے بغیر کارندگی کے کاروبار میں مالک کی بجائے اپنے لئے کوئی معاملہ کرے تو مالک اس نفع کے بارے میں جو اس معاملہ سے ہو، کارندہ سے اس رقم کا مطالبہ کرنے کا حق دار ہے۔

وصول شدہ رقم پر کارندہ کا قبضہ:۔

دفعہ ۲۱۷ کے تحت، کارندہ کو اختیار حاصل ہے کہ کارندگی کے کاروبار میں مالک کے لئے رقم وصول ہوں تو وہ کل روپیہ جو اس کاروبار کے اجراء میں اس نے ادا کیا یا بطور مناسب اخراجات کیا ہو اور نیز وہ اجرت جو اس کو نمائندگی کے بارے وصول ہو اپنے پاس رکھ لے۔

وصول شدہ رقم ادا کرنے کے لئے کارندہ کا فرض:۔

دفعہ ۲۱۸ کے تحت، نمائندہ کے لئے ضروری ہے کہ تمام رقومات جو مالک کے لئے وصول ہوں، مالک کو ادا کرے۔ اور ان میں اس قدر رقومات رکھ لے جو اسے دفعہ نمبر ۲۱۷ کے تحت وضع کرنے کا حق حاصل ہے۔

کارندگی کی اجرت کب قابل وصول ہو جاتی ہے:۔

دفعہ ۲۱۹ کے تحت، کسی خاص معاہدہ کی عدم موجودگی میں کارندہ کو کسی کام کی تکمیل سے قبل اس کام کے بارے میں اجرت قابل وصول نہیں ہوگی لیکن اسے اختیار حاصل ہے کہ جب رقوم فروختگی مال کے بارے میں وصول ہوئی ہو، تو ان کو روک لے اگر چہ پورا مال جو اس کی فروختگی کے لئے سپرد ہوا فروخت نہ ہو یا حقیقی طور پر مکمل فروخت نہ ہوئی ہو۔

کاروبار میں بدمعاملگی کے ارتکاب پر کارندہ کو اجرت حاصل نہ ہوگی:۔

دفعہ ۲۲۰ کے تحت، وہ کارندہ جو کارندگی میں بدمعاملگی یا حساب کتاب میں غلطی کا مرتکب ہوا ہو، کسی اجرت کا حق دار نہیں اس حصہ میں سے متعلق جس کے بارے میں اس نے بدمعاملگی یا غلطی کی ہو۔

مالک کی جائیداد پر کارندہ کا حق:۔

دفعہ ۲۲۱ کے تحت، کسی برعکس معاہدہ کی عدم موجودگی میں کارندہ حق دار ہے کہ مالک کی جو اس نے جائیداد، دستاویزات اور دوسری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ وصول کی ہوں، اپنے قبضہ میں رکھ لے جب تک کمیشن کی رقوم واخراجات وخدمات متعلقہ کاروبار سے ادا نہ ہو یا حساب نہ دیا جائے۔

دیوانی مقدمات میں کمیشن کا تقرر

انصاف کا حصول ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور عدالت اس فرض منصبی کو احسن انداز سے نبھاتی ہے۔ بعض اوقات عدالت دیوانی مقدمات کی تحقیق خود کرانا پڑتی ہے تا کہ حقائق سے آگاہ ہو اور فیصلہ انصاف کے مسلمہ اصولوں پر ہو اس لئے عدالت اہل کمیشن کا تقرر کرتی ہے جو ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۷۵ کے تحت ہوتا ہے اور اس کا طریقہ کار آرڈر ۲۶ میں درج ہے۔

کمیشن کا تقرر:

عدالت ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۷۵ کے تحت کمیشن کے جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہے جو کہ مندرجہ ذیل اغراض میں ہوگا:۔

(ا) گواہوں کا بیان لینے کیلئے،

(ب) مقامی تحقیقات کیلئے،

(ج) حساب کی جانچ پڑتال کے لئے اور

(د) جائیداد کی تقسیم کیلئے۔

کمیشن کی رپورٹ کا اعتبار:

کمیشن کی رپورٹ فیصلہ نہیں بلکہ انکوائری ہوتی ہے جو عدالت کو معلومات فراہم کرتی ہے، صرف عدالت ہی کسی تنقیح کا فیصلہ کرسکتی ہے۔ کمیشن کی رپورٹ صرف شہادت ہے کوئی فیصلہ نہیں۔ کمیشن ہمیشہ غیر جانبدار شخص ہوتا ہے اور وہ جو رائے قائم کرے گا اس پر غیر جانبداری کی مہر ثبت ہوگی۔

گواہوں کا بیان لینے کیلئے کمیشن:

ہر عدالت کو ہر دعویٰ میں اختیار ہے کہ ان اشخاص کا بیان لینے کیلئے جو عدالت کے علاقہ اختیار کی مقامی حدود کے اندر رہتے ہوں مگر اس ضابطہ دیوانی کے تحت عدالت میں حاضر ہونے سے معاف ہوں یا کسی بیماری یا ضعف جسمانی کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکتے ہوں کمیشن مقرر کرے جو ان گواہوں سے دعویٰ کے مطابق سوال کرے اور ان کا بیان قلمبند کرے۔

حکم برائے کمیشن:

عدالت اپنی مرضی سے یا کسی فریق کی جانب سے تحریری درخواست معہ بیان حلفی پر یا بصورت دیگر یا گواہ جس کی شہادت مطلوب ہے کی جانب سے تقرری کمیشن کا حکم صادر کرسکتی ہے۔

مقامی تحقیقات کیلئے کمیشن:

اگر کسی مقدمہ میں کسی متنازعہ امر کی اصلیت کے انکشاف کیلئے یا کسی شے کی بازاری قیمت کے تعین کیلئے یا کسی خالص منافع یا نقصان یا سالانہ خالص منافع کی تحقیقات کے موقع پر ضروری یا مناسب سمجھے تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کے نام جن کو وہ اس قابل سمجھے کمیشن صادر کرے اور حکم دے کہ تحقیقات مذکور کر کے ایک رپورٹ اس کی عدالت میں دے مگر شرط یہ ہے کہ جب صوبائی حکومت نے اس مقصد کیلئے قواعد مرتب کئے ہوں کہ کمیشن کن اشخاص کے نام صادر کرنا چاہیے تو عدالت پر ان قواعد کی پابندی لازم ہوگی۔

مقامی تحقیقات میں کمیشن کا طریقہ کار

کمشنر مقامی تحقیق جو وہ ضروری سمجھتا ہو اور شہادت قلمبند کرنے کے بعد، شہادت بمعہ رپورٹ اپنے دستخط ثبت

کر کے عدالت میں بھیج دے گا۔ کمشنر کی رپورٹ اور شہادت (لیکن رپورٹ کے بغیر شہادت نہیں) مقدمہ میں ثبوت کے طور پر شامل ہوں گی اور شامل مثل رہے گی لیکن عدالت یا مقدمہ کے فریقین میں سے کوئی فریق عدالت کی اجازت سے اس بات کا مجاز ہوگا کہ خود کمشنر سے کسی مراتب کے جن کی تحقیقات کیلئے وہ مقرر ہو یا جس کا تذکرہ اس کی رپورٹ میں ہو یا تحقیق کے طریقہ کار کے متعلق کھلی عدالت میں سوال کرے۔

اگر عدالت کسی وجہ سے کمشنر کی کاروائی سے مطمئن نہ ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ جو مزید تحقیقات مناسب سمجھے اس کیلئے حکم صادر کرے۔

کھاتوں کی جانچ پڑتال کیلئے کمیشن:

کسی بھی مقدمہ میں جس کے کھاتوں کی جانچ پڑتال یا تطبیق ضروری ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ جس شخص کو اس کیلئے مناسب سمجھے اس کو اہل کمیشن نامزد کرے تا کہ وہ اکاؤنٹس کی جانچ پڑتال یا تطبیق کرے۔

اہل کمیشن کیلئے ضروری ہدایات:

عدالت کیلئے ضروری ہے کہ وہ کمشنر کو (مقدمہ) کی کاروائی کے کاغذات اور ہدایات جو ضروری ہوں بھیج دے اور واضح حکم میں لکھے کہ کمشنر صرف اپنی کاروائی جو بابت تحقیقات کے تحریر ہوں عدالت میں بھیج دے یا اپنی رائے بھی نسبت اس امر کے جس کی جانچ کا اس کو حکم ہے، تحریر کرے۔

غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم کیلئے کمیشن:

اگر کوئی ابتدائی ڈگری تقسیم کیلئے صادر ہوئی ہو تو اس صورت کا ذکر دفعہ ۵۴ میں نہیں ہے تو عدالت ایک ایسے شخص کو کمیشن مقرر کر سکتی ہے جس کو وہ مناسب سمجھے جو ان کے حقوق کے موافق تقسیم یا علیحدگی کر دینے کیلئے جو مذکور ڈگری کی رو سے قرار پائے گئے ہوں، صادر کرے۔

کمیشن کا طریقہ کار، غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم میں:

کمشنر کو لازم ہے کہ ضروری تحقیقات کے بعد جائیداد کو اتنے حصوں میں تقسیم کرے جن کی ہدایت اس حکم میں ہو جس کے تحت کمیشن صادر کیا گیا ہو اور ان حصص کو ان اشخاص کیلئے مقرر کریں اور اگر اس حکم میں ایسی اجازت ہو حصص کی مالیت کے مساوی کرنے کیلئے جو رقم دینا واجب ہو اس کو بھی تجویز کر دیں۔

کمشنر رپورٹ تیار کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا (اگر کمیشن ایک سے زیادہ لوگوں کو جاری کیا گیا ہے اور وہ

ایک رائے پر متفق نہیں ہوئے) تو تمام کمشنرز اپنی اپنی علیحدہ رپورٹیں اپنے زیر دستخطی تیار کریں گے اور اس رپورٹ میں ہر شخص کا علیحدہ حصہ بھی مقرر کریں گے اور (اگر اس حکم میں ہدایت ہو تو) ہر حصہ کی شناخت، پیمائش اور حدود سے قائم کردیں اور وہ رپورٹ یا رپورٹیں کمیشن کے ساتھ منسلک کر کے عدالت میں بھیج دی جائیں گی۔ اور عدالت فریقین کے اعتراضات جو اس رپورٹ یا رپورٹس کی بابت ہوں، کے سننے کے بعد ان کی تصدیق کرے یا تبدیل کرے یا مسترد کردے۔

اگر عدالت رپورٹ یا رپورٹس کی تصدیق کرے یا تغیر یا تبدیل کرے، تو اس تصدیق یا ترمیم شدہ رپورٹ کے موافق عدالت ایک ڈگری صادر کرے گی لیکن اگر رپورٹ یا رپورٹس مسترد کر دی جائیں تو عدالت خود ایک کمیشن جاری کرے گی یا جو حکم مناسب و موزوں سمجھے صادر کرے گی۔

کمیشن کے اختیارات:

ہر وہ کمیشن جو اس آرڈر کے تحت مقرر ہوا ہو اور عدالت نے اس حکم تقرر کی رو سے ہدایت نہ کی ہو تو کمشنر اس بات کا مجاز ہوگا کہ:

(ا) فریقین اور کوئی گواہ جسے وہ یا ان فرائض میں سے کوئی پیش کرنے اور کوئی دیگر شخص جسے کمشنر گواہی دینے کیلئے مناسب سمجھے اس معاملہ میں جو اس کے سپرد ہو، طلب کرے؛

(ب) دستاویزات اور دیگر اشیاء جو امر تحقیق سے متعلق ہوں کو طلب کر کے معائنہ کرنا؛ اور

(ج) کسی مناسب وقت میں اس زمین یا عمارت میں جن کا ذکر اس حکم میں ہو، داخل ہونا۔

کمشنر کے سامنے گواہوں کی حاضری اور بیان:

احکام مجموعہ ہذا جو سمن طلب کرنے، گواہوں کی حاضری اور بیان لینے اور خرچہ اور جرمانے جو گواہوں پر ہو سکتے ہیں، ان اشخاص سے بھی متعلق ہوں گے جن کو اس آرڈر کے تحت شہادت دینے یا دستاویزات پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہو قطع نظر اس کے کہ وہ کمیشن جس کو ایسا کرنے کا حکم جاری کیا گیا ہو ایسی عدالت کی جانب سے حکم صادر ہوا ہو جو پاکستان کی حدود میں واقع ہو یا ایسی عدالت کی جانب سے حکم صادر ہوا ہو جو پاکستان کی حدود سے باہر واقع ہو اور اس رول کی اغراض و مقاصد کیلئے کمشنر بطور عدالت دیوانی ہوگا۔

کمشنر کو اختیار ہے کہ کسی عدالت میں (جو ہائیکورٹ نہ ہو) جس کے علاقہ میں گواہ رہتا ہو ایک حکم نامہ اس گواہ کے خلاف جاری کرے جس کو وہ ضروری سمجھے یا مذکورہ عدالت کو اختیار ہے کہ اپنی رائے کے مطابق حکم نامہ مذکور کو اگر معقول

ومناسب سمجھے تو جاری کرے۔

کمشنر کے روبرو فریقین کی حاضری:

جب اس آرڈر کے مطابق کمیشن جاری کیا جائے تو عدالت فریقین مقدمہ کو ہدایت کرے گی کہ وہ کمشنر کے روبرو وبذات خود یا بذریعہ مختاران یا وکلاء حاضر ہوں۔

اگر تمام فریق یا کوئی فریق حاضر نہ ہو تو کمشنر کو اختیار ہے کہ اس کی غیر حاضری میں کاروائی کرے۔

وہ صورتیں جن میں ہائیکورٹ گواہوں کے بیان کیلئے کمیشن جاری کرسکتی ہے:

اگر ہائیکورٹ مطمئن ہے کہ:

(ا) کوئی غیر ملکی عدالت غیر ملک میں اپنے روبرو کسی گواہ کی شہادت چاہتی ہے؛

(ب) وہ کاروائی دیوانی قسم کی ہے؛ اور

(ج) گواہ ہائیکورٹ کی اپیل سننے کے اختیار میں رہتا ہو۔

تو ہائیکورٹ غیر ملکی عدالت میں فریق مقدمہ کی یا صوبائی حکومت کے قانونی افسر کی درخواست پر گواہوں کے بیان کیلئے کمیشن جاری کرسکتی ہے۔

قانون انتقال جائیداد ۱۸۸۲ء کے تحت ریسیور کا تقرر

جب فروخت کنندہ اپنے حق کا استعمال کرتے ہوئے کسی جائیداد کو فروخت کرنا چاہے تو وہ ایسی جگہ کسی جائیداد کی خرید وفرخت کے لئے ریسیور کا تقرر کرسکتا ہے، قانون انتقال جائیداد میں جب مرتہن کو عدالت کی مداخلت کے بغیر فروخت کا اختیار حاصل ہو تو وہ ریسیور مقرر کرسکتا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ریسور کی تقرری:

قانون انتقال جائیداد (The Transfer of Property Act, 1882) کی دفعہ 69-A کی رو سے، مرتہن جسے قانون معاہدہ ۱۸۷۲ کی دفعہ ۶۹ کے تحت، بیع کرنے کا اختیار استعمال کرنے کا حق حاصل ہے۔ ذیلی دفعہ (۲) کے احکام کے تحت اسے حق حاصل ہو گا وہ تحریری طور پر جس پر اس نے اپنے دستخط کیے ہوں یا اس کی جانب سے دستخط کیے گئے ہوں، کی رُو سے جائیداد مرہونہ یا اس کے کسی حصہ کی آمدنی کا ریسیور مقرر کرے۔

کوئی شخص جس کا نام رہن نامہ میں درج کیا گیا ہواور وہ بطور ریسیور کام کرنے پر رضا منداوراس کا اہل ہو، اسے مرتہن کی طرح سے تعینات کیا جائے گا۔

اگر رہن نامہ میں کسی شخص کا نام نہیں لیا گیااور تمام اشخاص جن کا نام کیا گیا ہے رضا مندنہیں ہیں یا اہل نہیں ہیں تو مرتہن ایسے شخص کو تعینات کرسکتا ہے جس کی بابت راہن رضا مند ہو جاتا ہے اور اگر اس قسم کا اقرار نہ ہوتو مرتہن کو اس امر کا حق حاصل ہوگا کہ وہ ریسیور کی تعیناتی کے لئے عدالت کو درخواست دےاور کوئی شخص جسے عدالت تعینات کرے گی اس کے متعلق یہ تصور کیا جائے گا کہ اسے مرتہن نے تعینات کیا ہے۔

ریسیور کو کسی وقت خود مرتہن یا اس کی طرف سے کوئی اور شخص تحریراً دستخط کے ذریعے سے علیحدہ کرسکتا ہے یا اسے راہن یا عدالت کی طرف سے بھی علیحدہ کیا جا سکے گا۔مگر جب کوئی فریق درخواست پیش کرےاور کوئی مناسب وجہ بیان کی گئی ہو۔

ریسیور کے عہدہ کی خالی اسامی ذیلی دفعہ ہذا کے احکام کے مطابق پر کی جائے گی۔

وہ ریسیور جس کو ان اختیارات کے تحت تعینات کیا گیا جو دفعہ ہذا کے تحت دیے گئے ہوں۔اس کے متعلق یہ تصور کیا جائے گا کہ وہ راہن کا رندہ ہے اور راہن کلی طور پر ریسیور کا افعال اور قصوروں کا ذمہ دار ہوگا جب تک کہ رہن کی شرائط اس کے منافی ہوں یا جب افعال اور قصوروں کا ذمہ دار ہوگا جب تک کہ رہن کی شرائط اس کے منافی ہوں یا جب افعال اور قصور مرتہن کی غیر مناسب مداخلت کی وجہ سے ہوں۔

ریسیور کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ اس رقم کا مطالبہ کرےاور اس کی وصولی کرے جس کا وہ ریسیور مقرر کیا گیا ہے۔اس کی تکمیل میں وہ راہن یا مرتہن کے نام سے نالش، تعمیل یا کوئی اور طریقہ استعمال کرسکتا ہے بابت مکمل سود جو راہن نے ادا کرنا تھا اور ان کی بابت رسیدات دے سکتا ہے اور وہ تمام اختیارات استعمال کرسکتا ہے جو اسے مرتہن کی طرف سے تفویض کیے گئے تھے۔ کوئی شخص جو ریسیور کو رقم ادا کرتا ہے وہ یہ تحقیقات نہ کر سکے گا کہ ریسیور کی تعیناتی جائز تھی یا نہ۔

ریسیور جو رقم بھی وصول کرے گا اسے حق ہوگا کہ اس میں کچھ رقم اپنی کے لئے روک لے اور ان قیمتوں، رقوم اور اخراجات کو پورا کرنے کے لئے جو اس نے بطور ریسیور ادا کیے ہیں، اتنی کمیشن بھی وصول کرلے جس کی شرح پانچ فی صد سے زائد نہ ہوگی اور جو حکم تعیناتی میں درج شدہ پوری رقم کی بابت ہوگی یا ایسی شرح جس کی اجازت دینا عدالت موزوں خیال کرے بشرطیکہ اس ضمن میں درخواست دی جائے۔

اگر مرتہن تحریری طور پر ہدایت کرے تو ریسیور اس حد تک بیمہ کرانے کے لائق ہو، کو نقصان اور تباہی بذریعہ آگ کا بیمہ اس رقم سے کرائے گا جو اس نے وصول کی ہو۔

اس قانون کے احکام جو بیمہ کی رقم سے متعلق ہوں، ریسیور تمام رقم وصول شدہ کا تصفیہ مندرجہ ذیل طریقے سے کرے گا:

(۱) تمام کرایہ جات، ٹیکسوں، مالیہ زمین، محصولوں اور تمام قسم کے ایسے ٹیکس جو مرانہ ہو جائیداد کو متاثر کرتے ہوں؛

(۲) وہ تمام سالانہ واجب الادا رقوم اور دوسری ادائیگیوں کو کم کرنے میں استعمال ہوتے ہوں۔ اصل رقم پر سود جس کو رہن پر فوقیت حاصل ہو اور جس رقم کا وہ ریسیور ہے؛

(۳) ریسیور کے کمیشن کی ادائیگی کے لئے آگ، زندگی اور دوسری اقسام کے بیمہ کا پریمیم ادا کرنے کے لئے، اگر کوئی ہو، جو مناسب طور پر رہن نامہ کی رو سے واجب الادا ہو یا قانون ہذا کے تحت واجب الادا ہو یا مرتہن کی طرف سے تحریری ہدایت کی بنا پر مرتہنوں کے مناسب اور معقول اخراجات ہوں؛

(۴) رہن کے تحت جو سود لگایا گیا ہو اس کی ادائیگی کے لئے؛ اور

(۵) اصل رقم کی ادائیگی کے لئے اگر مرتہن ایسی تحریری ہدایت دے۔

اور جو رقم اس نے اشخاص کو ادا کی ہوں، ان کا بقایا جو ریسیور کا قبضہ نہ ہونے کی صورت میں اس جائیداد سے آمدنی حاصل کرنے کے حق دار ہوتے اگر ان کو ریسیور تعینات کر دیا جاتا یا جن کا جائیداد مرہونہ پر حق تھا۔

ذیلی دفعہ (۱) کے احکام کا اطلاق صرف اس وقت تک ہوتا ہے جب تک رہن نامہ میں برعکس نیت ظاہر نہ کی گئی ہو اور ذیلی دفعات (۳) تا (۸) کے تمام احکامات میں رہن نامہ کی رو سے فرق ڈالا جا سکتا ہے یا ان میں توسیع کی جا سکتی ہے اور فرق ڈالی گئی یا توسیع شدہ صورت میں جس حد تک ہو سکا اسی طرح کے فرق اور توسیع مذکورہ ذیلی دفعہ میں موجود تھیں۔

نالش یا دعویٰ دائر کیے بغیر عدالت کی رائے، اس کی نصیحت یا ہدایت کسی حالیہ سوال پر کی جا سکتی ہے جو جائیداد مرہونہ کے انتظام اور اہتمام کی بابت ہو مگر ان میں وہ سوالات شامل نہ ہوں گے جو عدالت کی رائے میں کسی مشکل یا اہمیت کے لحاظ سے سرسری سماعت کے قابل نہ ہوں گے۔ اس قسم کی درخواست کی ایک نقل کی تعمیل ان اشخاص سے کرائی جائے گی جو عدالت کی رائے میں ایسی درخواست سے دلچسپی رکھتے ہوں۔

اس ذیلی دفعہ کے تحت درخواست کے اخراجات عدالت کی صوابدید پر منحصر ہوں گے۔

دفعہ ہذا میں عدالت سے مراد وہ عدالت ہے جس میں رہن کے نفاذ کا اختیار ہو۔

وہ تعلقات جو معاہدات سے پیدا شدہ تعلقات سے مشابہ ہوں

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے وہ معاملات اور تعلقات انجام دیتا ہے جو حقیقت میں معاہدات نہیں ہوتے بلکہ معاہدات سے پیدا شدہ تعلقات اور معاملات سے مشابہ اور ملتے جلتے ہوتے ہیں تو جو شخص ان معاملات سے مشابہ تعلقات کو انجام دیتا ہے تو دوسرا شخص بھی ان معاملات و تعلقات کو مکمل طور پر انجام دینے کا پابند ہے جس کی تفصیل قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء میں دی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

ناقابل معاہدہ شخص یا کسی اور کو اس کے ایماء پر ضروریات زندگی کی فراہمی کا دعویٰ:۔

قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۶۸ کے تحت، اگر کوئی شخص ناقابل معاہدہ شخص یا ایسے شخص کو جس کی پرورش اس شخص پر قانونی طور پر لازم ہے۔ کوئی دوسرا شخص اس کی حیثیت کے مطابق اسے ضروریات زندگی فراہم کرے تو ضروریات زندگی فراہم کرنے والا شخص اس ناقابل معاہدہ شخص کی جائیداد سے وصولی کا مستحق ہے۔

مثال کے طور پر الف نے ب جو کہ پاگل ہے اس کی بیوی اور بچوں کو ضروریات زندگی ان کی حیثیت کے مطابق فراہم کیں تو اس صورت میں B، A کی جائیداد سے وصولی کا حق دار ہے۔

ایسی رقم کی وصولی کا حق جسے کوئی غرض مند دوسرے کی جانب سے ادا کرے جس پر ادائیگی لازم ہو:۔

دفعہ ۶۹ کے تحت، اگر کوئی شخص رقم کی ادائیگی میں غرض مند ہے جس کی ادائیگی دوسرے شخص پر لازم ہے، تو جو شخص اس رقم کو ادا کرے گا تو وہ دوسرے شخص سے جس پر ادائیگی لازم ہے، سے وصولی کا مستحق ہے۔

ایسے شخص کی ذمہ داری جو کسی شخص کے فعل سے فائدہ حاصل کرے، جس فعل کو اس شخص کے لیے مفت کرنے کی نیت نہ ہو:۔

دفعہ ۷۰ کے تحت، اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے لیے کوئی فعل جائز طور پر انجام دے یا کوئی اور چیز اسے دے، جس فعل کو مفت انجام دینے کا اس کا ارادہ نہ ہو یا کوئی اور چیز مفت دینے کی نیت نہ ہو، جس سے دوسرا شخص نفع حاصل کرے تو اس فائدہ حاصل کرنے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ اس شخص کو وہ چیز واپس کرے یا پھر اس کا معاوضہ ادا کرے۔

مثال کے طور پر الف نے غلطی سے اپنا مال ب کے گھر چھوڑ دیا۔ ب نے اسے اپنا مال سمجھتے ہوئے استعمال کر لیا اس صورت میں ب پر لازم ہے کہ وہ الف کے مال کے مقابل اسے رقم ادا کرے۔

اشیاء پانے والے شخص کی ذمہ داری:۔

دفعہ ۷۱ کے تحت، اگر کوئی شخص کوئی مال پا لیتا ہے جو کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہو اور اسے اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے تو وہ شخص جو اشیاء کو پانے والا ہے، اشیاء کے مالک کے سامنے بحیثیت تحویل دار، ذمہ دار ہوگا۔

جس شخص کو غلطی سے یا جبراً رقم دی گئی ہو یا اشیاء حوالہ کی گئی ہوں، کی ذمہ داری:۔

دفعہ ۷۲ کے تحت، اگر کسی شخص کو غلطی سے یا جبراً رقم دی گئی ہو یا اشیاء حوالہ کی گئی ہوں تو وہ رقم یا اشیاء واپس کرنے یا ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

مثال:۔

مثال کے طور پر الف اور ب پر ج کے مشترکہ سو(100) روپے قرض تھے۔ الف نے ج کو سو(100) روپیہ ادا کر دیا جس سے ب بے خبر تھا، اسی وجہ سے ب نے بھی ج کو سو روپیہ ادا کر دیا۔ ج پر لازم ہے کہ وہ سو(100) روپے انہیں واپس کرے۔

دھوکہ دہی سے متعلق جرائم اور انکی سزا

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۱۵ تا ۴۲۰ دھوکہ دہی اور اس کی سزا سے متعلق ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

دھوکہ دہی:

دفعہ نمبر ۴۱۵ کے تحت جو کوئی کسی شخص کو دھوکہ دے کر دھوکہ کھانے والے شخص کو فریب یا بد دیانتی سے ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنی جائیداد کسی اور کے حوالے کرے یا جائیداد کو حوالے کرنے پر رضامندی ظاہر کرے یا ارادتاً فریب خوردہ شخص کو ابھارتا ہے کہ وہ یہ کام کرے یا نہ کرے اگر اسے دھوکہ سے ابھارا نہ جاتا تو وہ کام نہ کرتا یا ترک نہ کرتا، ایسا کوئی فعل یا ترک فعل جو اس شخص کے جسم، دماغ، عزت یا جائیداد کو نقصان پہنچانے یا نقصان پہنچانے کا احتمال ہو تو وہ دھوکہ ہوگا۔

اس کے علاوہ بد دیانتی سے حقائق کا چھپانا بھی دھوکہ ہے۔

دھوکہ دہی کی سزا:۔

دفعہ نمبر ۴۱۷ کے تحت اگر کوئی شخص کسی کو دھوکہ دے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

دوسرا شخص بن کر دھوکہ دینا:

دفعہ نمبر ۴۱۶ کے تحت اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ کوئی اور شخص ہے یا جان بوجھ کر ایک شخص کو دوسرا شخص بنائے یا اپنے آپ کو یا کسی دوسرے شخص کو ایسا ظاہر کرے جو وہ خود یا دوسرا شخص حقیقتاً نہ ہو تو اس نے دوسرا شخص بن کر دھوکہ دیا۔

دوسرا شخص بن کر دھوکہ دینے کی سزا:

دفعہ نمبر ۴۱۹ کے تحت اگر کوئی کسی شخص کو دوسرا شخص بن کر دھوکہ دیتا ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت سات سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

نقصان بے جا پہنچانے کی غرض سے دھوکہ دینا:۔

دفعہ نمبر ۴۱۸ کے تحت اگر کوئی شخص اس علم سے کسی کو دھوکہ دے کہ اس سے اس شخص کو نقصان بے جا پہنچنے کا احتمال ہے جس کے مفاد کی حفاظت اس معاملہ میں جس میں دھوکہ دیا گیا، کسی قانون یا قانونی معاہدہ کی رو سے اس پر واجب تھی تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی مدت تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

دھوکہ دہی اور بددیانتی سے کسی کو مال حوالے کرنے کی ترغیب دینا:

دفعہ نمبر ۴۲۰ کے تحت اگر کوئی شخص دھوکہ کھانے والے شخص کو دھوکہ اور بددیانتی سے ترغیب دے کر وہ مال کسی شخص کے حوالے کرے یا کسی کفالت المال کے کل یا جز دیا کسی چیز کو جو دستخطی یا مہر شدہ ہو اور کفالت المال میں منتقل کیے جانے کے قابل ہو، بنائے تبدیل کرے یا ضائع کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت سات سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستحق ہو گا۔

معاہدہ شکنی کے نتائج

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے قانونی طور پر معاہدہ کرتا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسے پورا کرے۔ اگر وہ معاہدہ کرنے کے بعد معاہدہ کی تکمیل نہیں کرتا تو دوسرا فریق نقصان کے نتیجے میں ہرجانہ یا معاوضہ کا دعویٰ دائر کر سکتا ہے جو اسے معاہدہ شکنی کے باعث اٹھانا پڑا، اس کی تفصیل قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء (The Contract Act, 1872) میں دی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

معاہدہ شکنی کی وجہ سے نقصان کا معاوضہ :۔

قانون معاہدہ ۱۸۷۲ کی دفعہ ۷۳ کے تحت، جب کسی معاہدہ کی معاہدہ شکنی کی گئی ہوتو جس فریق کو اس معاہدہ شکنی کے باعث نقصان پہنچا ہوتو وہ دوسرے فریق سے جس نے معاہدہ شکنی کی ہو سے ہرجانہ یا نقصان کے معاوضہ کے حصول کا حقدار ہوگا۔

معاہدہ سے پیدا شدہ ذمہ داریوں کی طرح دوسری ایسی ذمہ داریوں کی عدم تعمیل پر معاوضہ :۔

دفعہ ۷۳ کے تحت، جب کوئی ذمہ داری ان ذمہ داریوں سے مشابہت رکھتی ہو جو معاہدہ سے پیدا شدہ ہو، واقع ہو اور ان کی تعمیل نہ ہوتو جس شخص کو ان ذمہ داریوں کی عدم تعمیل کی وجہ سے نقصان پہنچا ہو، وہ قصوروار فریق سے معاوضہ وصول کرنے کا حق دار ہے گویا کہ اس فریق نے معاہدہ میں ذمہ داریوں کی تعمیل کا معاہدہ کیا تھا اور معاہدہ شکنی کا مرتکب ہوا ہے۔

وضاحت:۔

معاہدہ شکنی کی وجہ سے پیدا شدہ نقصان کا اندازہ لگانے کیلئے ان ذرائع کو مدنظر رکھا جائے گا جو اس وقت معاہدہ کی عدم تعمیل سے وقوع پذیر مشکل کو دور کرنے کیلئے موجود ہوں۔

معاہدہ شکنی کا معاوضہ جہاں معاوضہ مقرر کیا گیا ہو :۔

دفعہ ۷۴ کے تحت، جب معاہدہ شکنی کی جائے اور معاہدہ میں معاہدہ شکنی کیلئے کوئی رقم مقرر یا طے شدہ ہو یا معاہدہ میں جرمانہ کے طور پر کوئی اور شرط لگائی گئی ہوتو نالش کرنے والا فریق حقدار ہے کہ وہ دوسرے فریق سے معاہدہ شکنی کے باعث مناسب معاوضہ وصول کرے جو مقرر کردہ رقم سے زیادہ نہ ہوگا، خواہ نقصان کا ہونا ثابت ہو یا نہ ہو (وہ معاوضہ کے حصول کا حقدار ہے)۔

وضاحت:۔

مقرر کردہ تاریخ پر رقم ادا نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ سود دینے کی شرط بطور جرمانہ ایک شرط ہو سکتی ہے۔

استثناء:۔

جب کوئی شخص ضمانت نامہ یا ایسی نوعیت کی کوئی دیگر دستاویز مرتب کرے یا کسی سرکاری یا عوام کی فلاح و بہبود کیلئے مرکزی یا صوبائی حکومت کے کسی قانون کی شرائط کے تحت کوئی دستاویز تحریر کرے تو خلاف ورزی کی صورت میں دستاویز میں مقرر کردہ رقم ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

وضاحت:۔

جو شخص حکومت سے معاہدہ کرتا ہے اس کیلئے ضروری نہیں ہے کہ عوامی خدمت انجام دے یا ایسا فرض بجالائے جس میں عوام دلچسپی لیتے ہوں۔

جائز طور پر معاہدہ کو ختم کرنے والے فریق کو معاوضہ کا حق:۔

دفعہ ۷۵ کے تحت، وہ شخص جو قانوناً جائز طور پر معاہدہ کو ختم کرتا ہے، معاہدہ کی عدم تکمیل کے باعث اسے جو نقصان پہنچا ہو، کے معاوضہ کا حق دار ہے۔ مثال کے طور پر ایک سنگر (Singer) تھیٹر کے منیجر سے معاہدہ کرتا ہے کہ وہ ہفتہ میں دو دن اگلے دو ماہ میں گانا گائے گا اور تھیٹر کا منیجر اسے ہر رات کیلئے ۱۰۰ روپے دے گا۔ مگر چھٹی رات سنگر غیر حاضر ہوا، اس پر منیجر نے معاہدہ فسخ کر دیا اور منیجر معاہدہ کی عدم تعمیل سے ہونے والے نقصان کے دعویٰ کا حقدار بھی ہے۔

نقصان کی تلافی کا معاہدہ

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے خود اپنے فعل یا کسی اور شخص کے فعل سے ہونے والے نقصان کی تلافی کا وعدہ کرتا ہے تو اس طرح کے معاہدہ میں نقصان کی تلافی کرنے کا وعدہ کرنے والا شخص نقصان کی تلافی کا پابند ہوگا، ایسے معاہدہ کو معاہدہ ابراء کہتے ہیں۔ جس کی تفصیل قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء (The Contract Act, 1872) میں دی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

نقصان کی تلافی کے معاہدہ کی تعریف:۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۲۴ کے تحت، وہ معاہدہ جس میں ایک فریق دوسرے فریق کو نقصان کی تلافی دلانے کا عہد کرے جو اسے خود معاہدہ کے فعل سے یا کسی اور شخص کے فعل سے پہنچا ہو تو ایسا معاہدہ نقصان کی تلافی کا معاہدہ (معاہدہ ابراء) کہلائے گا۔

نقصان کی تلافی کے حقوق کے لئے دعویٰ:۔

دفعہ ۱۲۵ کے تحت، اگر معاہد لہ معاہدہ تلافی نقصان میں اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے پوری کر دے تو وہ معاہد سے تکمیل معاہدہ کے سلسلہ میں کئے جانے والے تمام اخراجات کی وصولی کا حقدار ہے ان اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) تمام حرجانے جو کسی ایسے دعویٰ میں اسے ادا کرنا ہوں جس سے معاہدہ تلافی نقصان وابستہ ہو۔

(۲) تمام اخراجات جو اس دعویٰ میں اسے ادا کرنے پڑے اگر ارجاع نالش یا جواب دہی میں اس نے معاہدہ کی ہدایت کے برعکس عمل نہ کیا ہو اور اس طرح عمل سرانجام دیا ہو جیسے کہ معاہدہ تلافی نقصان نہ ہونے کی صورت میں اس کے لئے عمل کرنا مناسب نہ ہوتا یا جب معاہدہ نے ارجاع نالش یا جوابدہی کا اس کو حق دیا ہو۔

(۳) وہ تمام رقومات جو اس نے اس دعویٰ کی رضامندی کی شرائط کے تحت ادا کی ہوں۔ اگر وہ رضامندی یا تصفیہ معاہدہ کے احکامات کے خلاف نہ ہوا اور ایسا ہو کہ معاہدہ تلافی نقصان نہ ہونے پر معاہدلہ کے لئے اس کا عمل میں لانا اختیار کے قابل ہوتا یا معاہد نے مذکورہ دعویٰ میں اس طرح فیصلہ کر لینے کی اس کو اجازت دی ہو۔

معاہدہ بیع مال کی تشکیل

قانون بیع مال ایکٹ ۱۹۳۰ء کے تحت معاہدہ بیع مال کی تشکیل کا طریقہ کار درج ذیل ہے۔

بیع اور اقرار بیع:

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴ کے تحت، معاہدہ بیع مال سے مراد ایسا معاہدہ ہے جس میں بائع جائیداد مال کی صورت میں مشتری کو ایک طے شدہ رقم کے عوض منتقل کر دیتا ہے یا منتقل کرنے کا اقرار کرتا ہے۔ یہ معاہدہ بیع مال ایک جزوی حصہ کے مالک اور دوسرے شخص کے مابین بھی ہوسکتا ہے۔ معاہدہ بیع مال مطلق بھی ہوسکتا ہے اور اختیاری بھی۔

جب معاہدہ بیع مال کے تحت، جائیداد مال کی صورت میں بائع سے مشتری کو منتقل کر دی جاتی ہے تو اس عمل کو بیع مال کہتے ہیں مگر جس صورت میں جائیداد بصورت مال کا انتقال کسی مستقبل وقت میں ہونا مقصود ہو یا انتقال کسی شرط کے تحت ہونا مطلوب ہو، جس کی تکمیل ہونا باقی ہو تو وہ معاہدہ اقرار بیع مال کہلائے گا۔

اقرار بیع مال اس وقت بیع مال میں تبدیل ہو جاتا ہے جب وہ شرائط پوری کر دی جائیں جس کے تحت مال کی منتقلی کی جانی مطلوب ہو۔

معاہدہ بیع مال کس طرح کیا جاتا ہے:

دفعہ ۵ کے تحت، بیع مال کا معاہدہ مال کو کسی قیمت کے بدلے میں خریدنے یا بیچنے کی پیشکش کرنے اور ایسی پیشکش کی قبولیت کے ذریعے طے پاتا ہے۔ معاہدہ میں مال کی فوری حوالگی یا قیمت کی فوری ادائیگی یا دونوں صورتوں میں

قسطوں کے ذریعے ادائیگی کا اہتمام بھی کیا جاسکتا ہے یا یہ کہ ادائیگی یا حوالگی دونوں صورتوں میں ملتوی کردی جائے گی۔

کسی مروّجہ قانون کے احکامات کے مطابق، بیع کا معاہدہ زبانی یا تحریری یا جزوأ تحریری یا زبانی کیا جاسکتا ہے یا فریقین کے رویے سے طے کیا جاسکتا ہے۔

موجودہ اور آئندہ مال:

دفعہ ۶ کے تحت، وہ مال جو معاہدہ کا موضوع ہوتا ہے، موجودہ مال، جو بائع کے قبضہ میں موجود ہو بھی ہوسکتا ہے اور آئندہ مال بھی، مشروط مال جس کا حصول بائع کی طرف سے احتمال ہو کہ ظہور پذیر ہوگا یا نہ ہوگا، کا معاہدہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

جب معاہدہ بیع مال کی رو سے، بائع زمانہ حال کی بیع کو آئندہ مال کی بیع کا مفہوم دیتا ہے تو معاہدہ صرف اقرار بیع کے طور پر کام کرے گا۔

وہ مال جو معاہدہ بیع کی تکمیل سے قبل ضائع ہوجائے۔

دفعہ ۷ کے تحت، جب معاہدہ مخصوص مال کی بیع سے متعلق ہو تو وہ معاہدہ اس وقت کالعدم ہوجائے گا جب مال بائع کے علم کے بغیر اس وقت جب معاہدہ طے ہو چکا ہو، یا اس کو اس حد تک نقصان پہنچا ہو کہ وہ معاہدہ کے مطابق نہ رہا ہو۔

وہ مال جو بیع سے قبل مگر اقرار بیع کے بعد ضائع ہوجائے۔

دفعہ ۸ کے تحت، جہاں مخصوص مال کی بیع کا اقرار ہو، لیکن بعد میں، اس سے پہلے کہ ذمہ داری مشتری کو منتقل ہو، مال بائع اور مشتری کے قصور کے بغیر ضائع ہو جائے یا اس قدر نقصان ہو جائے کہ وہ اقرار بیع میں موجود تفصیل پر پورا نہ اترے تو اقرار بیع کالعدم تصور ہوگا۔

قیمت کا تعین۔

دفعہ ۹ کے تحت، بیع کے معاہدہ میں قیمت معاہدہ کی رو سے مقرر کی جائے گی یا ملتوی کردی جائے گی تا کہ قیمت اقرار شدہ طریقے کے مطابق مقرر کی جائے گی یا فریقین کے مابین کاروباری لین دین کے دوران معین کی جائے گی۔

جہاں قیمت مندرجہ بالا ذیلی دفعہ کے معین نہ ہو، تو مشتری بائع کو مناسب قیمت ادا کرے گا، مناسب قیمت کیا ہوگی، یہ ایک امر واقعہ ہوگا جس کا انحصار معاملہ کے حالات پر ہوگا۔

مالیت کے مطابق بیع کا اقرار۔

دفعہ ۱۰ کے تحت، جہاں یہ اقرار ہو کہ مال کی بیع، تیسرے فریق کی جانب سے مال کی قیمت لگاتے وقت مقرر کی

جائے مگر جب تیسرا فریق قیمت نہ لگائے تو اقرار بیع منسوخ ہو جائے گا۔

دفعہ ۱۰ کے تحت، جہاں یہ اقرار ہو کہ مال کی بیع، تیسرے فریق کی جانب سے مال کی قیمت لگاتے وقت مقرر کی جائے مگر جب تیسرا فریق قیمت نہ لگا سکے یا نہ لگائے تو اقرار بیع منسوخ ہو جائے گا کہ اگر مال یا اس کا کچھ حصہ مشتری کے حوالے کر دیا گیا ہو یا اس نے اپنے لیے معاہدہ میں اختصاص کر لیا ہو تو وہ اس کی مناسب قیمت ادا کرے گا۔

جہاں ایسے تیسرے فریق کو بیع یا مشتری کی طرف سے مالیت لگانے سے روکا جائے تو قصوروار فریق کے خلاف نقصان کے لیے استغاثہ دائر کر سکتا ہے۔

پہلی سماعت پر نالش کا فیصلہ

فریقین مقدمہ کے مابین کسی قانونی یا امر واقعہ کا مسئلہ زیر بحث نہ ہو یا فریقین میں سے ایک کو اختلاف ہو یا کوئی فریق شہادت پیش کرنے سے قاصر ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ وہ پہلی سماعت پر فیصلہ صادر کرے جس کی تفصیل ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۱۵ میں دی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

جب فریقین میں مخالفت نہ ہو:۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۱۵ کے قاعدہ ۱ کے تحت، اگر مقدمہ کی پہلی سماعت کے وقت یہ معلوم ہو کہ فریقین کے مابین جو مسئلہ ہے وہ قانونی یا امر واقعہ سے متعلق نہیں ہے تو عدالت کو اختیار ہے کہ وہ اسی وقت فیصلہ صادر کرے۔

جب مختلف مدعا علیہ میں سے کسی ایک کو اختلاف ہو:۔

قاعدہ ۲ کے تحت، جب کئی مدعا علیہ ہوں اور ان میں کسی ایک کو قانونی یا واقعاتی مسئلہ میں اختلاف نہ ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ اس مدعا علیہ کے حق میں یا اس کے خلاف اسی وقت فیصلہ صادر کرے اور مقدمہ کی کاروائی دیگر تمام مدعا علیہ کے خلاف برقرار اور جاری رکھے۔

جب فریقین میں مخالفت ہو:۔

قاعدہ ۳ کے تحت، جب فریقین کے مابین کوئی قانونی یا واقعاتی امر یا مسئلہ زیر بحث ہو اور تنقیح طلب امور عدالت کے بتائے ہوئے طریقے سے کیئے گئے ہوں اور عدالت کو اطمینان ہو کہ تنقیح طلب امور مقدمہ کے فیصلہ کے لئے کافی ہیں کسی اور دلیل یا ثبوت سوائے اس کے جو فریقین اس وقت فوراً پیش کر سکیں، ضروری نہیں اور فی الفور مقدمہ کی

کاروائی کرنے سے کچھ بے انصافی پیدا نہ ہوگی تو عدالت کو اختیار حاصل ہے کہ تنقیح طلب امور کی جانچ پڑتال کرے اور اگر تنقیح طلب امور مقدمہ کے لئے کافی ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کر دے چاہے ضمن تنقیح طلب امور کے لئے یا حتمی فیصلہ کیلئے صادر کیئے گئے ہوں۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب ضمن تنقیح طلب امور کیلئے صادر کیئے گئے ہوں تو فریقین مقدمہ یا ان کے وکیل حاضر ہوں اور کوئی ان میں اعتراض نہ کرے۔اور اگر تنقیح طلب امور فیصلہ کے صادر کیلئے کافی نہ ہوں تو عدالت مقدمہ کی سماعت کو ملتوی کر کے کوئی تاریخ متعین کرے گی تاکہ مزید ثبوت و دلائل فراہم کیئے جائیں۔

شہادت پیش کرنے سے قاصر ہونا:۔

قاعدہ ۴ کے تحت، جب ضمن مقدمہ کے حتمی فیصلہ کے لئے صادر کیئے گئے ہوں اور بغیر کسی اہم وجہ کے ثبوت پیش کرنے سے قاصر ہو، جس پر اس کا استدلال ہو، تو عدالت کو اختیار ہے کہ اسی وقت مقدمہ کا فیصلہ کر دے یا اگر وہ مناسب سمجھے تو تنقیحات کو قلم بند کرنے کے بعد مقدمہ کا فیصلہ ملتوی کر دے تاکہ وہ ثبوت مہیا کریں اور ان کی بناء پر فیصلہ دیا جائے۔

جرم زنا مستوجب تعزیر

جرائم زنا بالجبر اور زنا بالرضا کو حقوق نسواں ایکٹ ۲۰۰۶ء کے تحت مستوجب تعزیر قرار دیا گیا ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے

زنا بالجبر (Rape):

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 375 کے تحت،

جو شخص کسی عورت سے درج ذیل پانچ صورتوں میں جنسی مباشرت کرے گا وہ جرم زنا بالجبر کا مرتکب کہلائے گا:۔

(الف) اس عورت کی مرضی کے بغیر؛

(ب) اس عورت کی رضامندی کے بغیر؛

(ج) اس عورت کی رضامندی سے جبکہ رضامندی اسے قتل یا نقصان کا خوف دلا کر حاصل کی گئی ہو؛

(د) عورت کی رضامندی سے جب آدمی جانتا ہو کہ وہ اس سے شادی شدہ نہیں ہے اور یہ رضامندی اس وجہ سے دی

گئی ہے کہ وہ (عورت) جانتی ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جس سے اس کی شادی ہوئی ہے یا وہ عورت شادی شدہ ہونا باور کرتی ہو؛ اور

(ر) عورت کی رضامندی یا رضامندی کے بغیر جب اس کی عمر 16 سال سے کم ہو۔

وضاحت:

جنسی مباشرت کے ثبوت کیلئے، جو زنا بالجبر کے جرم کیلئے ضروری ہے، دخول کافی ہے۔

زنا بالجبر کی سزا:

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 376 کے تحت، جو کوئی بھی زنا بالجبر کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے سزائے موت یا قید کی سزا دی جائے گی جو 10 سال سے کم اور 25 سال سے زیادہ نہ ہوگی اور وہ جرمانہ کا مستحق بھی ہوگا۔

جب زنا بالجبر کا ارتکاب دو یا دو سے زیادہ آدمی کریں اور ان کی نیت ایک ہو، تو ہر ایسے آدمی کو سزائے موت، یا عمر قید کی سزا ہوگی۔

زنا بالرضا (Fornication):

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 496 B کے تحت زنا بالرضا، اگر کوئی مرد اور غیر شادی شدہ عورت، باہمی رضامندی سے ایک دوسرے سے جنسی مباشرت کریں تو وہ زنا بالرضا کے مرتکب کہلائیں گے۔

زنا بالرضا کی سزا:

جو کوئی زنا بالرضا کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ کا بھی مستحق ہوگا جو دس ہزار روپے سے زیادہ نہ ہوگا۔

زنا بالرضا کا جھوٹا الزام لگانے کی سزا:

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 496 C کے تحت، جو کوئی شخص کسی کے خلاف زنا بالرضا کی جھوٹی گواہی دیتا ہے یا لاتا ہے تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جو پانچ سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ کا بھی مستحق ہوگا جو دس ہزار روپے سے زیادہ نہ ہوگا۔

مگر شرط ہے کہ عدالت کا جج ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ 203 C کے تحت، نالش کو خارج کر سکتا ہے، اور ملزم کو وجوہات کیلئے مناسب وقت مہیا کرنے کے بعد، اگر وہ مطمئن ہو کہ جرم کا ارتکاب اس دفعہ کے تحت ہوا ہے اور

مزید کسی ثبوت کی ضرورت نہیں تو کاروائی کو بروئے کار لاتے ہوئے سزا تجویز کرسکتا ہے۔

زنا بالرضا کے استغاثہ کا طریقہ کار:

ضابطہ فوجداری کی دفعہ 203 C کی رو سے کوئی عدالت مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 496 B کے تحت، جرم زنا بالرضا کی سماعت اس وقت تک نہ کرے گی جب تک با اختیار عدالت میں استغاثہ دائر نہیں کیا جاتا۔

عدالت کا صدارت کنندہ افسر (جج) جرم کی سماعت فوری کرے گا اور عمل زنا بالرضا کے کم از کم دو عینی گواہوں اور مستغیث کے بیانات حلفاً لے گا۔ مستغیث اور دو عینی گواہوں کے بیانات کا خلاصہ قلمبند کیا جائے گا اور اس پر مستغیث اور گواہ دستخط کریں گے اور اس پر عدالت کا صدارت کنندہ افسر بھی دستخط کرے گا۔

اگر عدالت کے صدارت کنندہ افسر (جج) کی رائے میں، کاروائی کیلئے کافی وجوہات ہوں تو عدالت ملزم کی بذات خود حاضری کا حکم نامہ جاری کرے گی۔

مگر شرط ہے کہ عدالت کا صدارت کنندہ افسر (جج) ملزم سے یہ طلب نہ کرے گا کہ وہ کوئی ضمانت مہیا کرے سوائے ضامن کے ذاتی مچلکہ جمع کرنے کے، تا کہ ملزم مزید سماعت کیلئے عدالت میں اپنی حاضری کو یقینی بنائے۔

عدالت کا صدارت کنندہ افسر (جج) مستغیث اور گواہوں کے بیانات حلفاً لینے اور غور کرنے کے بعد کاروائی کیلئے کافی وجوہات نہیں پاتا تو جس کے سامنے استغاثہ کیا گیا ہے یا جس کو منتقل کیا گیا ہے، استغاثہ ختم کو کرسکتا ہے، اور اپنے فیصلہ میں استغاثہ کو ختم کرنے کی وجوہات کا ذکر کرے گا۔

ذیلی دفعہ 6 کے تحت، اس قانون کی شقوں پر دوسرے تمام مماثلت رکھنے والے قوانین کی شقیں اثر انداز نہیں ہوں گی اور اس قانون کی یہ شق ایسے مستغیث یا استغاثہ پر اثر انداز نہیں ہوگی جو حدود کا قانون برائے زنا کی دفعہ 5 میں ملزم قرار پائے یا ایسے مجرم پر جس کے خلاف ایک استغاثہ اس قانون کی دفعہ 203 A میں زیرالتوا ہو یا خارج ہو چکا ہو یا جو مجرم رہائی پا چکا ہو یا اگر کوئی شخص جو مستغیث ہو یا زنا بالجبر کا شکار رہا ہو، پر کسی صورت میں اثر انداز نہیں ہوں گی۔

جرائم کے ارتکاب کی کوشش اور اسکی سزا

جب کوئی جرم وقوع پذیر ہوتا ہے تو اس سے پہلے مختلف مراحل ہوتے ہیں جن کو مجرم اپناتا ہے مثلاً کسی جرم کے ارتکاب کی نیت اور اسکی تیاری ہوتی ہے بعدازاں ارتکاب کی کوشش کرتا ہے۔ اگر ارتکاب کی کوشش کامیاب ہو جائے تو

وہ جرم وقوع پزیر ہو جاتا ہے اور اگر ناکام ہو جائے تو بھی جرم ہے۔ جرم کے ارتکاب کی کوشش کرنے والا قانون کی نگاہ میں مجرم ہے۔

تعزیرات پاکستان میں جرائم کی روک تھام اور انسان کے تحفظ کے لئے جرائم کے ارتکاب کی کوشش کرنے والوں کے لئے سزائیں مرتب کی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

وہ جرائم جن کی سزا عمر قید یا اس سے کم ہے کے ارتکاب کی کوشش:۔

جو کوئی شخص کسی ایسے جرم کے ارتکاب کی کوشش کرے، جس کی سزا عمر قید یا صرف قید ہو، یا جرم کے ارتکاب کی کوشش کا باعث بنے یا جرم کے ارتکاب کی کوشش میں کوئی فعل کرے تو اسے اس جرم کی مقرر کردہ سزا کا نصف **(1/2)**، یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

جرائم برخلاف جائیداد (نفاذ حدود) آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے تحت جرم کے ارتکاب کی کوشش:۔

جو کوئی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کی کوشش کرتا ہے جو اس آرڈیننس کے تحت قابل سزا ہے یا جرم کے ارتکاب کی کوشش کی وجہ بنتا ہے یا کوئی ایسا فعل سرانجام دیتا ہے جو اس جرم کے ارتکاب کی کوشش کے لئے ہو تو ایسے شخص کو کسی قسم کی کی سزا دی جائے گی جس کی مدت دس سال تک ہو سکتی ہے۔

جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے تحت جرم کے ارتکاب کی کوشش:۔

اگر کوئی شخص کسی جرم کے ارتکاب کی کوشش کرتا ہے جو اس آرڈیننس کے تحت قابل سزا ہے یا جرم کے ارتکاب کی کوشش کی وجہ بنتا ہے یا جرم کے ارتکاب کی کوشش میں کوئی فعل سرزد کرتا ہے تو اسے اس جرم کی مقرر کردہ سزا کا نصف یا کوڑوں کی سزا جو تیس کوڑوں سے زیادہ نہ ہوگی یا اس جرم کے لئے مقرر کردہ جرمانہ یا کوئی سی دو یا تمام سزائیں دی جائیں گی۔

جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے تحت جرم کے ارتکاب کی کوشش:۔

جو کوئی کسی جرم کے ارتکاب کے لئے کوشش کرتا ہے جو اس آرڈیننس کے تحت قابل سزا ہے یا جرم کے ارتکاب کی کوشش کا سبب بنتا ہے یا جرم کے ارتکاب کی کوشش میں کوئی فعل سرزد کرتا ہے تو ایسے شخص کو اس جرم کی مقرر کردہ سزا کا نصف یا کوڑوں یا جرمانہ کی سزا یا دو یا تمام سزائیں دی جائیں گی۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے تحت، منقولہ جائیداد کی فروخت

جب عدالت کسی ایسے مقدمے کا فیصلہ کرے جس میں کوئی منقولہ جائیداد متنازعہ تھی یا کوئی فریق مقروض تھا اور قرضہ واپس کرنے میں لیت ولعل سے کام لے رہا تھا اور قرض دار نے عدالت سے اس کی جائیداد کی ضبطگی کی ڈگری لے لی ہو تو ڈگری دار عدالت میں اپنے ڈگری کی تعمیل کے لئے دعویٰ دائر کرے گا اور عدالت اس کی تعمیل کے لئے قابل فروخت جائیداد یا اسکا کوئی جز و جو ڈگری کی تعمیل کے لئے ضروری ہو کو فروخت کرنے کے احکامات جاری کرے گی تا کہ مستحق فریق کو فروخت شدہ جائیداد کا زرِثمن دیا جائے جس کا طریقہ کار ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۲۱ میں دیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

زرعی پیداوار کی فروخت:

ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۲۱ رول ۷۴ کے تحت، اگر فروخت ہونے والی جائیداد زرعی پیدوار ہو تو فروخت:

(الف) اگتی ہوئی فصل کی صورت میں اس زمین پر یا اس کے قریب کی جائے گی جہاں وہ فصل ہو؛ یا

(ب) اگر پیداوار کٹ چکی ہو یا جمع کر لی گئی ہو تو فروخت قریبی کھالوں یا چارہ کے ڈھیر کے قریب کی جائے گی جہاں پر فصل وہ جمع ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت کو (پیداوار میں) زیادہ نفع سے فروخت ہونے کی امید ہو تو عدالت کسی ایسی قریب ترین جگہ پر فروخت کرا سکتی ہے جہاں لوگوں کو پہنچنے میں آسانی ہو۔

اگر زرعی پیداوار فروخت کیلئے رکھی جائے تو:

(الف) فروخت کرنے والے کے اندازہ میں اس کی مناسب قیمت نہ لگے؛ اور

(ب) پیداوار کا مالک یا اسکی جانب سے مجاز شخص (عدالت سے) درخواست کرے کہ فروخت کو دوسرے دن تک یا اگر فروخت کے قیام پر کوئی بازار لگتا ہو تو بازار کے دن تک ملتوی کیا جائے تو فروخت ملتوی کی جائے گی اور اس دن جو بھی قیمت لگائی جائے گی اس پر فروخت ہو گی۔

اگتی ہوئی فصل سے متعلق خاص احکام:

رول ۷۵ کے تحت، اگر فروخت ہونے والی جائیداد اگتی ہوئی فصل ہو جو کہ جمع کی جا سکتی ہو لیکن جمع نہ کی گئی ہو تو اس کی فروخت کیلئے کوئی ایسی تاریخ مقرر کی جائے گی تا کہ اس سے پہلے وہ جمع کرنے کے قابل ہو جائے اور جب تک وہ

فصل کاٹی یا جمع نہ کی جائے یا جمع کرنے کے قابل نہ ہو جائے تو اس وقت تک فروخت نہ کی جائے گی۔

اگر فصل اس قسم کی ہو کہ جمع نہ کی جاسکتی ہو اور کٹنے اور جمع ہونے سے پہلے فروخت ہو سکتی ہو تو خریدار کو اختیار ہے کہ زمین پر جائے اور جو کام فصل کی دیکھ بھال اور اس کے کاٹنے اور جمع کرنے سے متعلق ضروری ہوں، ان سب کو انجام دے۔

قابل انتقال دستاویزات اور کارپوریشن کے حصص:

رول ۷۶ کے تحت، اگر فروخت ہونی والی جائیداد، قابل انتقال دستاویزات یا کارپوریشن کے حصص ہوں تو عدالت مجاز ہوگی کہ نیلامی عام کا حکم صادر کرنے کی بجائے ایسی دستاویز یا حصہ کو دلال کے ذریعے فروخت کرنے کی اجازت دے۔

فروخت بذریعہ نیلام عام:

رول ۷۷ کے تحت، اگر منقولہ جائیداد بذریعہ نیلام، نیلام کی جائے تو ہر لاٹ کی قیمت فروخت کے وقت ادا کی جائے گی یا نیلام کے بعد جلد ہی افسر یا دیگر شخص نیلام کنندہ کے حکم سے ادا کرنا ہوگی، قیمت کی عدم ادائیگی کی صورت میں وہ جائیداد دوبارہ فوراً فروخت کی جائے گی، زرِثمن کی ادائیگی کے بعد افسر یا دیگر شخص نیلام کنندہ اس کو ایک رسید دے گا اور فروخت قطعی ہو جائے گی۔

اگر فروخت ہونے والی جائیداد مدیون ڈگری ہو اور کسی شخص کی مشترک ملکیت ہو اور دو یا دو سے زیادہ اشخاص جن میں سے ایک وہی شریک ہو تو مذکورہ جائیداد یا اس کی کسی لاٹ کیلئے ایک ہی رقم بولیں تو شریک کی بولی سمجھی جائے گی۔

بے ضابطگی سے فروخت:

رول ۷۸ کے تحت، منقولہ جائیداد کی فروخت اس کی تشہیر یا تعمیل میں بے ضابطگی کے سبب ناجائز نہ ہو جائے گی لیکن ایسی بے ضابطگی سے کسی کو کسی دوسرے شخص سے نقصان پہنچے تو اس کو اختیار ہے کہ وہ ہرجانہ کی وصولی کیلئے دعویٰ دائر کر سکتا ہے یا اگر کوئی دوسرا شخص خریدار ہے جسکی وجہ نقصان ہوا ہو تو اس سے کسی خاص جائیداد کی وصولی کی جاسکتی ہے اور جائیداد کی وصولی نہ ہونیکی صورت میں ہرجانہ وصول کیا جاسکتا ہے۔

منقولہ جائیداد کی حوالگی، قرضہ اور حصص کی صورت میں:

رول ۷۹ کے تحت، اگر فروخت شدہ جائیداد منقولہ ہو اور حقیقی ضبطی واقع ہوئی ہو تو ایسی جائیداد خریدار کے حوالہ کرنی ہوگی۔

اگر فروخت شدہ جائیداد منقولہ ہو جس کے خلاف ڈگری صادر ہوئی ہو، کے علاوہ کسی اور کا قبضہ ہو تو خریدار کو وہ جائیداد اس طرح دلائی جائے گی کہ قابض شخص کو اس جائیداد کے بارے میں مطلع کر دیا جائے گا کہ خریدار کے علاوہ یہ جائیداد کسی اور شخص کے حوالے نہ کرے۔ اگر فروخت شدہ جائیداد کوئی قرضہ ہو جس کے تحفظ کیلئے کوئی دستاویز قابل بیع وشراء نہ لکھی گئی ہو یا کسی کارپوریشن کے حصص ہوں تو اس جائیداد کی سپردگی عدالت کے حکم امتناعی کے ساتھ عمل میں آئے گی کہ قرض خواہ زیر قرضہ یا اس کا سود وصول نہ کرے اور قرض دار خریدار کے علاوہ کسی اور شخص کے ہاتھ میں منتقل نہ کرے یا اس شخص کو جس کے نام پر حصص ہوں، کو منع کر دے کہ ان حصص کو خریدار کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے نام پر منتقل نہ کرے یا ان حصص کا منافع یا سود وصول نہ کرے اور منیجر یا سیکرٹری یا کوئی اور کارپوریشن کا عہدہ دار خریدار کے علاوہ کسی اور شخص کے نام منتقل نہ ہونے دے اور نہ کسی کو منافع ادا ہونے دے۔

دستاویز قابل خرید وفروخت اور حصص کا انتقال:

مذکورہ ضابطہ کے رول ۸۰ کے تحت، اگر دستاویز کی تکمیل یا عبارت انتقال کی تحریر اس فریق کی طرف سے ہو، جس کے نام کوئی دستاویز قابل خرید وفروخت یا کارپوریشن کے حصص ہوں اور انہیں منتقل کرنا مطلوب ہو تو جج یا کوئی دوسر آفیسر جسے جج مقرر کریں کہ دستاویز کی تکمیل اور عبارت انتقال، جو ضروری ہو تحریر کریں اور یہ تکمیل دستاویز یا تحریر عبارت انتقال اسطرح موثر ہوگی گویا کہ خود فریق کی جانب سے عمل میں آئی ہو۔

جب ایسی قابل خرید وفروخت دستاویز یا حصہ منتقل نہ کیا گیا ہو تو عدالت کسی شخص کو سود یا منافع کی وصولی اور اس رسید پر دستخط کرنے کیلئے بذریعہ حکم مقرر کر سکتی ہیں اور اس طرح کی رسید دستخطی تمام اغراض کیلئے اسی طرح جائز اور قابل عمل ہوگی جیسا کہ خود اسی فریق نے دستخط کیے ہوں۔

دیگر منقولہ جائیداد کی صورت میں حوالگی:

رول ۸۱ کے تحت، کوئی ایسی منقولہ جائیداد جس کا اوپر ذکر نہیں کیا گیا تو عدالت کو اختیار ہے کہ وہ خریدار کو یا جس شخص کا وہ کہے، جائیداد کے حوالے کرنے کا حکم دے اور اس کے مطابق جائیداد اس کے حوالے کی جائے۔

نشہ کی حامل اشیاء کا طبی مقاصد کیلئے لائسنس

شراب نوشی شرعی اور قانونی لحاظ سے ممنوع ہے اور اسی طرح نشہ آور کی حامل اشیاء کا رکھنا بھی ممنوع ہے مگر ادویاتی یا دیگر اسی طرح کے مقاصد کے لئے نشہ کی حامل اشیاء کا رکھنا قانونی لحاظ سے جائز قرار دیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل متناع منشیات آرڈر ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۱۷ تا ۲۰ میں دی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

تحقیقی، ادویاتی یا دیگر مقاصد کے لئے لائسنس:۔

مذکورہ آرڈر کی دفعہ ۱۷ کے تحت، صوبائی حکومت یا صوبائی حکومت کی زیرِنگرانی، کلکٹر کسی شخص کو، کسی ادارہ کے لئے خواہ حکومت کی نگرانی میں ہو یا نہ ہو، (مندرجہ ذیل صورتوں میں) لائسنس جاری کرسکتا ہے۔

(الف) کسی منشی یا نشہ آور اشیاء کی تیاری، درآمد، نقل وحمل، فروخت یا تصرف اس بناء پر کہ ایسی منشی یا نشہ آور چیز، ایسے شخص کو، ایسے ادارہ کے لئے جو کسی حقیقی ادویاتی، سائنسی، صنعتی یا اسی طرح کے دوسرے مقاصد کیلئے یا کسی غیر مسلم پاکستانی شہری کی مذہبی رسوم کے حصہ کے طور پر استعمال کے لئے یا کسی غیر مسلم غیر ملکی کے استعمال کیلئے (لائسنس جاری کرسکتا ہے)۔

(ب) کسی منشی یا آور اشیاء کی برآمد کے لئے (کلکٹر لائسنس جاری کرسکتا ہے)

لائسنس کے فارم اور شرائط:۔

دفعہ ۱۸ کے تحت، ہر وہ لائسنس جو اس آرڈر کے تحت جاری کیا جائے گا۔

(الف) اگر کوئی فیس (مقرر ہو) کی ادائیگی پر اور (مقررہ) مدت کے لئے اور مخصوص شرائط کے تحت جاری کیا جائے گا۔،

(ب) (لائسنس) ایسی فارم میں اور ایسے کوائف کا حامل ہوگا جو صوبائی حکومت معمولی یا کسی خاص معاملہ میں ہدایت کرے۔

لائسنس کو منسوخ یا معطل کرنے کا اختیار:۔

دفعہ ۱۹ کے تحت، (۱) کلکٹر کسی لائسنس کو منسوخ یا معطل درج ذیل صورتوں میں کرسکتا ہے۔

(الف) اگر لائسنس دار یا اس کے ملازم یا کوئی شخص جو اس کی صریحی یا معنوی اجازت سے اس کی طرف سے کام کر رہا ہو، سے لائسنس کی شرائط میں سے کسی کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں (لائسنس منسوخ یا معطل کرسکتا ہے)

(۲) کلکٹر لائسنس کو منسوخ کرے گا اگر:

(الف) لائسنس دار اس آرڈر کے تحت، کسی جرم میں سزا یافتہ ہو یا

(ب) جس مقصد کے لئے لائسنس جاری کیا گیا ہو (اس کے علاوہ) کسی اور مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہو۔

(۳) جیسے ہی اور جب کوئی لائسنس اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (۱) یا (۲) کے تحت منسوخ کیا جائے تو لائسنس دار کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ فوری طور پر نشہ آور شراب کی حامل اشیاء کے ذخیرہ کا جو اس کی تحویل میں ہو، کلکٹر کے سامنے اظہار کرے اور وہ ذخیرہ ایسے مجاز شخص کے حوالہ کرے جسے کلکٹر مختص کرے۔

لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی کی سزا:۔

دفعہ ۲۰ کے تحت، کسی لائسنس دار یا اس کے ملازم کی طرف سے لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی یا کسی ایسے شخص کی طرف سے ان شرائط کی خلاف ورزی کی صورت میں لائسنس دار کا نہ صرف لائسنس منسوخ کی جائے گا بلکہ اس کے علاوہ اس آرڈر کے تحت اسے سزا بھی دی جاسکے گی جو عمر قید یا دو سال سے کم نہ ہوگی علاوہ ازیں جرمانہ بھی عائد کیا جاسکے گا، جب تک وہ یہ ثابت نہ کرے کہ اس نے اپنی تمام تر کوشش کی تھی کہ شرائط کی خلاف ورزی نہ ہو۔اس کے علاوہ وہ شخص بھی جو لائسنس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا، خواہ اس نے ایسا لائسنس دار کے کہنے پر کیا ہو یا اس کی مرضی کے خلاف کیا ہو، کو بھی وہی سزا دی جائے گی جو لائسنس دار کو دی گئی تھی۔

جرم قذف اور اس کی سزا

جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس ۹ ۱۹۷۹ء کے تحت جرم قذف کی جو سزا مقرر کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے

قذف کی تعریف :

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۳ کی رو سے،

جو کوئی بذریعہ الفاظ، چاہے بولے گئے ہوں یا سنے جانے کی نیت سے پڑھے گئے ہوں یا بذریعہ اشارات یا ظاہری علامات سے، کسی شخص پر زنا کی تہمت لگائے، یا اس کی اشاعت کرے، اسے ضرر پہنچانے کیلئے، یا یہ جانتے ہوئے، یا یہ باور کرتے ہوئے کہ ایسی تہمت اس شخص کی شہرت کو نقصان پہنچائے یا اسکے جذبات کو ٹھیس پہنچائے تو قذف کا مرتکب کہلائے گا۔ سوائے ان صورتوں کے جو بعد ازاں مستثنٰی کی گئی ہیں۔

وضاحت ۱ :

کسی فوت شدہ آدمی پر زنا کی تہمت لگانا بھی قذف ہوگا اگر وہ زندہ ہوتا تو اس تہمت سے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی یا اس کی شہرت کو نقصان پہنچتا اور اس کے خاندان یا قریبی رشتہ داروں کے جذبات کو (تہمت) ٹھیس پہنچاتی۔

وضاحت ۲ :

ایسی تہمت جو امکانی ہو یا جس کا اظہار طنزیہ طور پر کیا گیا ہو قذف کے مترادف ہوسکتی ہے اگر:

استثناء اول :

تہمت سچی ہو جس کا عوام الناس کے مفاد میں لگایا شائع کیا جانا ضروری ہو

اگر تہمت سچی ہو اور عوام الناس کے فائدہ میں لگائی گئی ہو اور شائع ہو گئی ہو تو وہ تہمت قذف نہ ہو گی۔ یہ عوامی مفاد میں ہے یا نہیں یہ ایک امر واقعہ ہو گی۔

استثناء دوم :

مجاز شخص کے سامنے نیک نیتی سے الزام لگانا

سوائے ان صورتوں کے جن کا ذکر بعد میں کیا جائے گا، کسی شخص پر نیک نیتی سے، ان میں سے کسی کے سامنے، زنا کی تہمت لگانا، قذف نہ ہوگا، جن کو اس شخص پر الزام کے موضوع کی نسبت قانونی اختیار حاصل ہو۔

(ا) کوئی مستغیث عدالت کے سامنے دوسرے شخص کے خلاف زنا کا الزام لگائے لیکن الزام کی تائید میں چار گواہ پیش نہ کر سکے؛

(ب) کسی گواہ نے عدالت کی تجویز کے مطابق، زنا کے یا زنا بالجبر کے ارتکاب کی جھوٹی گواہی دی ہو؛ اور

(ج) عدالت کی تجویز کے مطابق کسی مستغیث نے زنا بالجبر کا جھوٹا الزام لگایا ہو۔

قذف مستوجب حد :

مذکور آرڈیننس کی دفعہ ۵ کی رو سے

جو کوئی شخص بالغ ہو، دانستہ طور پر اور بغیر کسی ابہام کے، کسی خاص آدمی کے خلاف، جنسی فعل سرانجام دینے کے قابل ہو، قذف زنا مستوجب حد کا ارتکاب کرتا ہے، اس آرڈیننس کے احکام کے مطابق وہ قذف مستوجب حد کا مرتکب کہلائے گا۔

وضاحت ۱ :

اس دفعہ میں "محصن" سے مراد بالغ اور صحیح الدماغ مسلم شخص ہے جس نے کبھی جنسی فعل کا ارتکاب نہ کیا ہو یا اگر ایسا کیا ہو تو اپنی بیوی سے اور بیوی نے خاوند سے کیا ہو۔

وضاحت ۲ :

اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کے متعلق یہ کہے کہ وہ ناجائز اولاد ہے یا ایسے آدمی کو جائز اولاد ماننے سے انکار کرتو ایسا آدمی دوسرے آدمی کی والدہ کے متعلق قذف مستوجب حد کا مرتکب کہلائے گا۔

قذف مستوجب حد کا ثبوت:

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۶ کی رو سے قذف مستوجب حد کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں ہوگا۔

(الف) ملزم بااختیار عدالت کے سامنے، جرم کے ارتکاب کا اقرار کرے؛

(ب) ملزم عدالت میں قذف کا ارتکاب کرے؛ اور

(ج) کم از کم دو مسلم بالغ مرد گواہ ہوں، مقذوف شخص کے علاوہ جس کے بارے میں عدالت مطمئن ہو کہ یہ تزکیۃ الشہود کے تقاضوں کو پورا کرنے والے سچے لوگ اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے والے ہیں اور وہ بلا واسطہ قذف کے ارتکاب کی گواہی دیں۔

بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہو تو گواہ غیر مسلم ہو سکتے ہیں

مزید شرط یہ ہے کہ مستغیث یا اس کی طرف سے مجاز شخص کا بیان گواہوں کے بیان سے قبل قلمبند کیا جائے گا۔

عدالت کا صدارت کنندہ افسر (جج) ضابطہ فوجدار ۱۸۹۸ کی دفعہ A ۲۰۳ کے تحت کسی درخواست کو مسترد کر سکتا ہے یا جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس ۱۹۷۹ کے تحت ملزم بری کر سکتا ہے۔ اگر (عدالت کا صدارت کنندہ افسر) مطمئن ہے کہ جرم قذف مستوجب حد کا ارتکاب ہو گیا ہے تو قذف کیلئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں اور آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۷ کے تحت ملزم کو سزا دے گا۔

قذف مستوجب حد کی سزا :

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۷ کی رو سے جو کوئی قذف مستوجب حد کا ارتکاب کرے گا، اس کو ۸۰ کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

جس شخص کو قذف مستوجب حد کی سزا ہو جائے گی اس کی گواہی کسی قانونی عدالت میں قابل قبول نہ ہوگی۔

اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت دی سزا پر عمل درآمد اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک اس کی توثیق اس عدالت سے نہ ہو جائے جس میں سزا کرنے والی عدالت کے خلاف اپیل دائر کی جا سکتی ہو اور جب تک اس سزا کی توثیق اور عمل درآمد نہیں ہو جاتا مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ کے مطابق، اسے ضمانت دی جائے گی یا سزا ختم کی جائے گی اور مجرم کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کے تحت جرم قذف میں استغاثہ دائر کرنے کا طریقہ کار

جرم قذف میں استغاثہ دائر کرنے کا طریقہ کار

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ B ۲۰۳ کی رو سے، جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس ۹ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ ۲ کے تحت، کوئی عدالت اس آرڈیننس کی دفعہ ۷ کے تحت کسی جرم کی سماعت نہ کرے گی جب تک بااختیار عدالت میں استغاثہ دائر نہیں کیا جاتا۔

عدالت کا صدارت کنندہ افسر (جج)، جرم کی سماعت استغاثہ پر کرے گا، مستغیث اور گواہوں کے بیانات حلفاً لے گا جیسے جرم قذف (نفاذ حدود) آرڈیننس ۹ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۶ میں بیان کیا گیا ہے۔

مستغیث اور گواہوں کے بیانات کا خلاصہ لکھا جائے گا اور مستغیث وگواہ (دونوں) اس پر دستخط کریں گے، اور عدالت کا صدارت کنندہ افسر بھی اس پر دستخط کرے گا۔

اگر عدالت کا صدارت کنندہ افسر یہ سمجھتا ہے کہ کارروائی کیلئے کافی وجوہات ہیں تو عدالت ملزم کو پیش ہونے کا حکم نامہ جاری کرے گی۔

عدالت کا صدارت کنندہ افسر مستغیث اور گواہوں کے بیانات کے حلفاً لینے اور غور کرنے کے بعد کارروائی کیلئے کافی وجوہات نہیں پاتا تو جس کیلئے استغاثہ بنایا گیا ہے یا جس کو منتقل کیا گیا ہے کے سامنے استغاثہ کو ختم کرسکتا ہے اور وہ (استغاثہ کو ختم کرنے کی) صورت میں اس کی وجوہات کا ذکر کرے گا۔

استغاثہ کون دائر کرسکتا ہے:۔

آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۶ کی رو سے عدالت میں استغاثہ دائر کرنے، کوئی دوسری کارروائی اس آرڈیننس کے تحت نہیں کی جائے گی۔

(الف) اگر وہ شخص جس کی نسبت قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو، زندہ ہے تو خود یا اس کی طرف سے مجاز کردہ کوئی شخص؛ یا

(ب) اگر وہ شخص فوت ہو چکا ہو، جس کی نسبت قذف کا ارتکاب کیا گیا ہے تو اس کے آباءواجداد یا اولاد میں سے کوئی فرد۔

وہ صورتیں جن میں حد عائد یا نافذ نہ کی جائے گی:

اس آرڈیننس کی دفعہ ۹ کی رو سے

مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی میں بھی قذف کے لیے حد عائد نہ کی جائے گی۔

(الف) جب کسی شخص نے اپنے اولاد میں سے کسی کے خلاف قذف کا ارتکاب کیا ہو؛

(ب) جب مستغیث اور مقذوف (دونوں) کارروائی کے درمیان فوت ہو جائیں؛ اور

(ج) جب تہمت سچ ثابت ہو گئی ہو۔

کسی مقدمہ میں حد پر عمل درآمد ہونے سے قبل مستغیث نے اپنا الزام واپس لے لیا ہو یا وہ کہے کہ ملزم نے جھوٹا اعتراف کر لیا ہے یا گواہوں میں سے کسی جھوٹا بیان دیا تو حد کا نفاذ نہیں کیا جائے گا۔

لعان:۔

آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۱۴ کی رو سے

جب خاوند عدالت کے سامنے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے جو دفعہ ۵ کے معنوں میں محصن ہے اور بیوی اس الزام کو درست نہ مانے تو کارروائی کیلئے حسب ذیل طریقہ کار ہوگا۔

(الف) خاوند عدالت کے سامنے حلف اٹھا کر کہے گا کہ " میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی بیوی (بیوی کا نام) کے خلاف زنا کے الزام میں سچا ہوں، یہ بات چار مرتبہ کہنے کے بعد وہ یہ کہے گا کہ اگر میں اپنی بیوی (بیوی کا نام) کے خلاف زنا کے الزام میں جھوٹا ہوا تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

(ب) بیوی شوہر کے جواب میں، عدالت کے سامنے حلف اٹھا کر کہے گی کہ " میں اللہ کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میرے خاوند نے میرے خلاف زنا کے الزام میں جھوٹا ہے، چار مرتبہ کہنے کے بعد وہ یہ کہے گی کہ اگر میرا شوہر میں خلاف زنا کا الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔

جو طریقہ کار اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (۱) میں بتایا گیا ہے مکمل ہو جائے تو عدالت شوہر اور بیوی کے درمیان نکاح کے فسخ ہونے کا حکم صادر کرے گی، جو تنسیخ نکاح کی ڈگری کے مترادف ہوگا اور اس کے خلاف کوئی اپیل دائر نہ کی جائے گی۔

عدالت کے صدارت کنندہ افسر کا مسلمان ہونا:

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۱۸ کی رو سے اس آرڈیننس کے تحت کسی مقدمہ یا اپیل کی سماعت کرنے والا عدالتی افسر (جج) کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔

استثناء:

آرڈیننس ہذا کی دفعہ نمبر ۲۰ کی رو سے وہ مقدمات جو کسی عدالت میں آرڈیننس ہذا کے آغاز سے قبل چل رہے ہیں یا وہ جرائم جو (اس آرڈیننس) کے آغاز سے قبل کیے گئے ہوں تو اس آرڈیننس کا ان پر اطلاق نہ ہوگا۔

صوبہ سندھ میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر جرمانے

جب ہم شاہراہوں پر گاڑیاں چلاتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ گاڑیوں کو منظم طریقے سے چلائیں اور ٹریفک قوانین کو ملحوظ خاطر رکھیں تاکہ ہم ممکنہ حادثات سے محفوظ رہیں اور دوسروں کے لئے اذیت کا باعث نہ بنیں۔ اگر کوئی ٹریفک قوانین کی پاسداری نہیں کرتا بلکہ خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے تو قانون میں اس کے لئے جرمانہ کی سزا عائد کی گئی ہے جس کی تفصیل صوبہ سندھ کے گاڑیوں سے متعلق قانون ۱۹۶۵ء میں دی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

موقع پر جرمانہ:

مذکورہ قانون کی دفعہ 116-A کے تحت حکومت نے جس علاقے کیلئے نوٹیفکیشن کے ذریعے اس دفعہ کو لاگو کرنے کا حکم دیا ہو وہاں پر پولیس آفیسر جو وردی میں ہو اور ہیڈ کانسٹیبل کے عہدے سے نیچے بھی نہ ہو وہ اس قانون یا کسی دوسرے مروجہ قانون جو وقتاً فوقتاً لاگو ہوگا۔ کی خلاف ورزی نہ کرتے ہوئے موقع پر ہی اس شخص کو جرمانہ کرے گا جس نے موٹر گاڑیوں کے قانون کے شیڈول ۱۲ میں درج جرائم میں سے کوئی جرم کیا ہو۔

پولیس آفیسر جو ذیلی دفعہ ا کے تحت کام کر رہا ہے وہ فارم J میں جرمانہ درج کرے گا جو کہ فرسٹ شیڈول کے ساتھ منسلک ہے۔

(i) پولیس آفیسر مجرم کو ایک کاپی دے گا جس پر وہ دستخط کر کے یہ تسلیم کرے گا کہ میں نے یہ جرم کیا ہے؛

(ii) چوبیس گھنٹوں میں پولیس آفیسر دوسری کاپی عدالت کو بھیج دے گا جو اس کی سماعت کا اختیار رکھتی ہو؛

(iii) چوبیس گھنٹوں میں پولیس آفیسر تیسری کاپی اس ادارہ کو بھیجے گا جہاں مجرم نے جرمانہ کی فیس جمع کرائی ہو؛ اور

(iv) چوتھی کاپی ریکارڈ کیلئے رکھے گا۔

وہ شخص جس کو جرمانہ ہوا ہے اگر وہ اسکی صفائی میں کچھ نہیں کہنا چاہتا تو وہ یہ جرمانہ دو دنوں کے اندر جو کہ شیڈول 12 میں درج ہے نیشنل بنک آف پاکستان میں ادا کرے گا اور اسکی تفصیل متعلقہ پولیس آفیسر یا پولیس اسٹیشن کو دے گا۔

جب مجرم کو کسی جرم کے تحت جرمانہ ہوا ہو تو وہ اس دفعہ کی ذیلی دفعہ ۳ کے تحت اسے ادا کر دیتا ہے تو اس جرم کی پاداش میں اس کے خلاف کوئی مزید کاروائی نہ کی جاسکے گی۔

ذیلی دفعہ ۳ میں بتائے گئے طریقے سے اگر کسی نے جرمانہ جمع نہیں کرایا تو پولیس افسر جس نے جرمانہ عائد کیا تھا اس مجرم کے خلاف عدالت میں شکایت کرے گا جو عدالت اس کا اختیار رکھتی ہو۔

گورنمنٹ نوٹیفیکیشن کے ذریعے 12th شیڈول میں ترمیم ،اضافہ ،تبدیل یا کسی موجودہ شق کو ختم کر سکتی ہے

جرمانے کی تفصیل 12th شیڈول میں دی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

چلتی گاڑی کا ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر جرمانے

1	مقررہ رفتار کی حد سے تجاوز کرنے پر	100 روپے
2	پبلک ٹرانسپورٹ میں مسافروں کی بتائی گئی تعداد سے تجاوز کرنے پر	100 روپے
3	ٹریفک سگنل کی خلاف ورزی کرنے پر	100 روپے
4	پبلک ٹرانسپورٹ پر زیادہ سامان لادنے پر	100 روپے
5	اوورٹیکنگ جہاں منع ہو وہاں کرنے پر	100 روپے
6	دائیں طرف سے دوسری گاڑیوں کو راستہ نہ دینے پر	50 روپے
7	ایمرجنسی والی گاڑیوں کیلئے رکاوٹ بننے پر	50 روپے
8	مال بردار گاڑی پر مقررہ حد سے زیادہ سامان لادنے پر	100 روپے
9	رات کے وقت غیر مناسب روشنی کیساتھ گاڑی چلانے پر	50 روپے
10	سڑک کے غلط طرف گاڑی چلانے پر	100 روپے
11	ٹریفک سگنل کی خلاف ورزی کرنے پر	200 روپے
12	ریلوے ٹریک کو غیر مناسب طریقے سے پار کرنے پر	50 روپے
13	گاڑی کا دوسرے گاڑی کی نسبت قریب سے اور تیزی سے کراس کرنے پر	100 روپے
14	شیشوں پر ہاکارنگ کرنا جسکی وجہ سے گاڑی کے اندر دیکھنے میں رکاوٹ ہو	200 روپے
15	ٹریفک کی قطار میں گھسنے پر	100روپے
16	دوسری ٹریفک کو ہیڈ لائٹ کی ڈپ دینے میں ناکامی پر	50 روپے
17	ون وے پر غلط گاڑی چلانے پر	100 روپے
18	گاڑی کے اشاروں کا بتائے گئے مقاصد کے علاوہ استعمال کرنے پر	100 روپے
19	گاڑی کا الٹے رخ چلانا جہاں منع ہو	50 روپے

20	غیر مناسب طریقے سے سامان لادنے پر	100 روپے
21	روشنی کے اوقات کار سمجھنے میں ناکامی پر	50 روپے
22	ٹریفک کیلئے رکاوٹ بننے پر	100 روپے
23	قانون کے مطابق بتائے گئے اشاروں کو نہ سمجھنے پر	50 روپے
24	ہیلمٹ کے بغیر موٹر سائیکل چلانے پر	50 روپے
25	سکول بس کیلئے نہ روکنے پر	50 روپے
26	وہاں سے موڑ کاٹنا جہاں سے منع ہو پر	50 روپے
27	ڈرائیونگ سیکھنے والوں کو محفوظ بنانے میں ناکامی پر	50 روپے
28	پیدل چلنے والوں کو راستہ نہ دینے پر	100 روپے
29	غفلت اور بے پرواہی سے گاڑی چلانے پر	200 روپے
30	لائسنس کے بغیر گاڑی چلانے پر	300 روپے
31	رجسٹریشن کروائے بغیر گاڑی چلانے پر	100 روپے
32	انشوریشن کے بغیر گاڑی چلانے پر	50 روپے
33	خراب یا بغیر سپیڈومیٹر کے گاڑی چلانے پر	50 روپے
34	پبلک ٹرانسپورٹ گاڑیوں میں مسافروں کو خطرناک طریقے سے سوار کرنے پر	100روپے
35	خطرناک طریقے سے دروازہ کھولنے پر	100 روپے
36	کسی غلط لین سے موڑ کاٹنے پر	50 روپے
37	غلط لین استعمال کرنے پر	50 روپے
38	سائلنس زون میں ہارن بجانے پر	250 روپے
39	غلط طریقے سے موڑ کاٹنے پر	50 روپے
40	لائسنس دینے سے انکار کرنے پر	100روپے
41	ٹریفک پولیس کے روکنے کے باوجود نہ رکنے پر	100 روپے

42	فٹنس سرٹفکیٹ کے بغیر گاڑی چلانے پر	100 روپے
43	وزن کی بتائی گئی حد سے زیادہ لوڈ کر کے گاڑی چلانے پر	100 روپے
44	غیر محفوظ حالت میں گاڑی کو استعمال کرنے پر	100 روپے
45	پریشر یا موسیقی والا ہارن بجانے پر	250 روپے
46	قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گاڑی چلانے پر	100 روپے
47	دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں پر	200 روپے
48	بچوں کے گاڑی چلانے پر	350 روپے
49	دوبارہ انہی جرائم کی خلاف ورزی کرنے پر	400 روپے
50	اوپر بیان کی گئیں خلاف ورزیوں کی مدد کرنے پر	400 روپے

پارکنگ کی خلاف ورزی پر جرمانے

1	پتھر کی منڈیر سے 0.5 میٹر سے زیادہ دور گاڑی کھڑی کرنے پر جرمانہ	50 روپے
2	پیدل چلنے والوں کی جگہ پر گاڑی کھڑی کرنے پر	50 روپے
3	ایک کار کا دوسری کار کے ساتھ 0.5 میٹر سے کم فاصلے پر گاڑی کھڑی کرنے پر	50 روپے
4	زیبرا کراسنگ پر گاڑی کھڑی کرنے پر	100روپے
5	آگ کو بجھانے والے نل کیساتھ 3 میٹر سے کم فاصلے پر گاڑی کھڑی کرنے پر	100 روپے
6	فائرسٹاپ کے نل کیساتھ 10 انچ سے کم فاصلے پر گاڑی کھڑی کرنے پر	100 روپے
7	نقطہ انقطاع کیساتھ 10 انچ سے کم فاصلے پر گاڑی کھڑی کرنے پر	100 روپے
8	نو پارکنگ زون میں گاڑی کھڑی کرنے پر	100 روپے
9	داخلی راستے کے سامنے گاڑی کھڑی کرنے پر	100 روپے
10	بس سٹاپ پر غیر قانونی طور پر گاڑی کھڑی کرنے پر	100 روپے
11	پل پر گاڑی کھڑی کرنے پر	100 روپے

ڈگری کی تعمیل میں مزاحمت

اگر عدالت کسی متنازعہ جائیداد کا فیصلہ کسی ایک فریق کے حق میں کرتی ہے تو ڈگری دار اس جائیداد کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہتا ہے یا کسی کو فروخت کرنا چاہتا ہے۔ اس بناء پر دوسرا فریق مزاحمت کرتا ہے یا رکاوٹ کا باعث بنتا ہے تو ایسا فریق سزا کا مستوجب ہے جس کی تفصیل مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء میں دی گئی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

تعمیل کی مزاحمت:۔

مذکورہ ضابطہ کی دفعہ ۷۴ کے تحت، جب عدالت مطمئن ہو کہ جائیداد کو اپنے قبضہ میں لینے والا ڈگری دار یا اس نیلام جائیداد کا خریدار جسے ڈگری کی تعمیل میں فروخت کر دی گئی ہو، دوسرا فریق (مدیون ڈگری) یا اس کی طرف سے کوئی اور شخص جائیداد کو قبضہ میں لینے یا فروخت کرنے میں کسی قسم کی مزاحمت کرے یا رکاوٹ کا باعث بنے جو بلا وجہ ہو تو عدالت ڈگری دار یا خریدار کے کہنے پر مدیون ڈگری یا ایسے شخص کو قید بلا مشقت کی سزا دے گی جس کی مدت ۳۰ دن سے زائد نہ ہو گی اور مزید حکم جاری کرے گی۔ کہ ڈگری دار یا خریدار کو جائیداد کا قبضہ دلوایا جائے۔

بلا لحاظ اس کے جو اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (۱) میں بیان کیا گیا ہے۔ جب کوئی مدیون ڈگری کوئی اور شخص ڈگری کی تعمیل میں مزاحم ہوتا ہے یا رکاوٹ ڈالتا ہے تو عدالت مدیون ڈگری یا دوسے شخص کے قریبی پولیس سٹیشن کے افسر انچارج کو ہدایت دے سکتی ہے کہ ڈگری کی تعمیل کرے۔

غیر منقولہ جائیداد کو قبضہ میں دینے کے لئے مزاحمت یا رکاوٹ:۔

ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے آرڈر XXI اور رول ۹۷ کے تحت، اگر ڈگری دار غیر منقولہ جائیداد کو اپنے قبضہ میں لینے یا نیلام جائیداد کا خریدار جو اجرائے ڈگری نیلام ہوئی ہو، کے مقابل کوئی شخص مزاحم ہو یا رکاوٹ ڈالے تو ڈگری دار یا خریدار کو اختیار ہے کہ وہ اس مزاحمت یا رکاوٹ کی نسبت عدالت میں درخواست دے۔

عدالت اس معاملہ کی تحقیق کے لئے ایک دن مقرر کرے گی اور جس کے خلاف درخواست دی گئی ہے اس کا جواب دینے کے لئے اسے طلب کرے گی

مدیون ڈگری کی طرف سے مزاحمت یا رکاوٹ:۔

رول ۹۸ کے تحت، اگر عدالت مطمئن ہو کہ مزاحمت مدیون ڈگری یا کسی اور شخص کی ترغیب سے ہوئی ہے تو عدالت حکم دے گی یا کوئی اور شخص جائیداد کو قبضے میں لینے میں مزاحم ہو تو عدالت کو اختیار حاصل ہے کہ سائل کی درخواست پر

مدیون ڈگری یا دوسرے شخص قید کی سزا دے جس کی مدت ۳۰ دن تک ہو سکتی ہے۔

جب حقیقی دعویدار مزاحمت یا رکاوٹ پیدا کرے:۔

رول ۹۹ کے تحت، اگر عدالت مطمئن ہو کہ مزاحمت یا رکاوٹ مدیون ڈگری کے علاوہ کسی اور شخص سے ہوئی ہے اور وہ نیک نیتی سے یہ دعویٰ کرتا ہو کہ وہ خود یا اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص اس جائیداد پر قابض ہے تو عدالت درخواست خارج کر دے گی۔

ڈگری دار یا خریدار کا کسی اور شخص کو جائیداد سے بے دخل کر دینا:۔

رول ۱۰۰ کے تحت، اگر کوئی شخص مدیون ڈگری کے علاوہ ڈگری دار کی جانب سے غیر منقولہ جائیداد سے بے دخل کر دیا گیا ہو تا کہ اس جائیداد کو اپنے قبضہ میں لے یا اسی جائیداد خریدار کی جانب سے اجرائے ڈگری کے تحت نیلام ہوئی ہو تو وہ شخص عدالت میں اپنی بے دخلی کی نسبت درخواست دے گا۔

عدالت استغاثہ کی تحقیقات کے لئے ایک دن مقرر کرے گی اور اس شخص کو جس کی نسبت استغاثہ ہوا ہو، کو جواب کے لئے طلب کرے گی۔

جائز دعویدار کو قبضہ دلانا:۔

رول ۱۰۱ کے تحت، اگر عدالت مطمئن ہو کہ سائل اپنی طرف سے یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے، جو مدیون ڈگری نہ ہو، مذکورہ جائیداد پر نیک نیتی کے ساتھ قابض تھا تو عدالت حکم صادر کرے گی کہ اس شخص اس جائیداد کا قبضہ دلایا جائے۔

شادی سے متعلق جرائم اور ان کی سزائیں

معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور معاشرہ میں لوگوں کے مابین مختلف قسم کے تعلقات پائے جاتے ہیں ان تعلقات میں ایک تعلق رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا ہے جو معاشرہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے اگر اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو تمام معاشرے پر اس کا اثر پڑتا ہے بلکہ پورا معاشرتی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ بندھن ایک پہیہ کی مانند ہے جس کے بغیر گاڑی کا چلنا ممکن نہیں۔ رشتہ ازدواج کی اہمیت اجاگر کرنے اور اسے قائم رکھنے کے لئے تعزیرات پاکستان میں اسے تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور انحراف کرنے والوں کے لئے درج ذیل سزائیں مرتب کی گئی ہیں۔

شوہر یا بیوی کی زندگی میں دوسری شادی کرنا:۔

اگر کوئی شخص جس کا شوہر یا بیوی زندہ ہوتو وہ ایسی صورت میں دوسری شادی کرے جس سے شوہر یا بیوی کی زندگی میں ہونے والا رشتہ ازدواج کسی وجہ سے باطل ہو جائے تو ایسے شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی مدت سات برس تک ہوسکتی ہے اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

استثناء:۔

اگر کسی شخص زوج یا زوجہ (شوہر یا بیوی) کی شادی کسی مجاز عدالت کے فیصلے سے باطل کروادی گئی ہو اور اگر کوئی شخص شوہر یا بیوی کی زندگی میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جائے جس ے پہلے والے رشتہ میں منسلک شوہر یا بیوی سات سال تک مسلسل غیر حاضر رہا یا رہی ہو اور نہ اس نے کبھی اس عرصہ میں اس کے بارے میں سنا ہو کہ وہ زندہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی شخص دوسری شادی کرنے کو ہوتو پہلے صحیح حالات جہاں تک اس کے علم میں ہوں، بیان کردے جس کے ساتھ شادی ہونے کو ہو۔

شوہر یا بیوی کی زندگی میں دوسری شادی کرنا اور دوسری شادی کے وقت پہلی شادی کا چھپانا:۔

اگر کوئی شخص دوسری شادی کرے جس سے اس کی پہلی شادی باطل ہو جائے اور دوسری شادی کے حالات اس شخص سے چھپائے جس سے شادی ہونے کو ہوتو اس کو دونوں قسم میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی مدت دس سال تک ہوسکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستحق ہوگا۔

ناجائز شادی کے فریب سے شادی کی رسوم ادا کرنا:۔

اگر کوئی شخص بددیانتی سے یا فریب کی نیت سے شادی کی رسوم ادا کرے یہ جانتے ہوئے کہ وہ جائز شادی نہیں کرر ہا تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت سات سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شجہ کی اقسام اور ان کی سزائیں

کسی کو جانی نقصان پہنچانا شرعاً و قانوناً منع ہے اگر کوئی کسی کو کسی وجہ سے ضرر پہنچاتا ہے اور ایسا زخم لگاتا ہے جو اتلاف عضو اور اتلاف صلاحیت عضو کی تعریف میں نہیں آتا، اور وہ زخم جسم کے کسی اور حصہ پر نہیں آتا بلکہ سر اور چہرے پر

لگایا گیا ہوتو وہ شجہ کہلاتا ہے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء ایسے جرائم کے ارتکاب سے منع کرتا ہے اور ارتکاب کرنے والے کیلئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

شجہ (Shajjah)

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۳۷ کے تحت، جو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے سر یا چہرے پر ایسا زخم لگائے جو اتلاف عضو اور اتلاف صلاحیت عضو کی تعریف میں نہ آتا ہو تو وہ شجہ کہلایا جائے گا۔

شجہ کی درج ذیل اقسام ہیں

(۱) **شجہ خفیفہ:۔** جس سے ضرر رسیدہ کی ہڈی نظر نہ آنے لگے تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ خفیفہ کا باعث ہوا۔

(۲) **شجہ موضحہ:۔** جس سے ضرر رسیدہ کی ہڈی نظر آنے لگے مگر ہڈی ٹوٹی نہ ہو تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ موضحہ کا موجب ہوا۔

(۳) **شجہ ہاشمہ:۔** جس سے ضرر رسیدہ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو مگر اپنی جگہ سے ہٹی نہ ہو تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ ہاشمہ کا موجب بنا۔

(۴) **شجہ منقلہ:۔** جس سے ضرر رسیدہ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو مگر اپنی جگہ سے ہٹ بھی گئی ہو تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ منقلہ کا سبب بنا۔

(۵) **شجہ آمہ:۔** جس سے ضرر رسیدہ کی کھوپڑی اس طرح ٹوٹ گئی ہو کہ زخم دماغ کی جھلی کو چھونے لگے تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ آمہ کا باعث ہوا۔

(۶) **شجہ دامغہ:۔** جس سے ضرر رسیدہ کی کھوپڑی کی ہڈی اس طرح ٹوٹ گئی ہو کہ زخم سے دماغ کی جھلی بھی پھٹ گئی ہو تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ دامغہ کا باعث ہوا۔

شجہ کی سزا:۔

دفعہ 337-A کے تحت، شجہ کی اقسام کی سزائیں بیان کی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں

(۱) **شجہ خفیفہ کی سزا:۔**

شجہ خفیفہ کا مرتکب ضمان کا مرتکب ہوگا اور اسے تعزیراً کسی ایک قسم کی سزائے قید بھی دی جا سکتی ہے جو دو سال تک ہو سکتی ہے۔

(۲) شجہ موضحہ کی سزا:۔

اگر کوئی شخص شجہ موضحہ کا مرتکب ہوا ہے مجاز میڈیکل افسر کے مشورے سے اسے قصاص کی سزا دی جائے گی، اور اگر اسلامی احکام کے مطابق، مساوات کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر قصاص پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو مجرم ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا پانچ فیصد ہوگا اور اسے تعزیراً کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو پانچ سال تک ہوسکتی ہے۔

(۳) شجہ ہاشمہ کی سزا:۔

شجہ ہاشمہ کی سزا کا مرتکب ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا دس فیصد ہوگا اور اسے بطور تعزیر کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو دس سال تک ہوسکتی ہے۔

(۴) شجہ منقلہ کی سزا:۔

اگر کوئی شخص شجہ منقلہ کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا پندرہ فیصد ہوگا اور اسے تعزیر کے طور پر کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو دس سال تک ہوسکتی ہے۔

(۵) شجہ آمہ کی سزا:۔

شجہ آمہ کا مرتکب ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا ایک تہائی ہوگا اور اسے تعزیراً کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو دس سال تک ہوسکتی ہے۔

(۶) شجہ دامغہ کی سزا:۔

اگر کوئی شخص شجہ دامغہ کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا نصف ہوگا اور اسے بطور تعزیر کسی قسم کی سزا دی جاسکتی ہے جو چودہ سال تک ہوسکتی ہے۔

ٹریول ایجنسیوں کا قانون ۱۹۷۶ء

پاکستان میں ٹریول ایجنسیوں کا کاروبار کافی پھیلا ہوا ہے جن کے ذریعے لوگ ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرتے ہیں۔ اس کاروبار کی ترقی، ریگولیشن اور اسے قابو میں رکھنے کے لئے ٹریول ایجنسیوں کا قانون ۱۹۷۶ نافذ العمل ہوا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ٹریول ایجنسی کیا ہے:۔

اس قانون کی دفعہ۲ اور شق (۱) کے تحت ٹریول ایجنسی ایسا شخص ہے جو کسی بھی نام سے پکارا جاتا ہے، ہو اور:۔

(i) بالواسطہ کاروباری سطح پر کسی سیاح کے لئے سفری انتظامات کرتا ہے، ٹرانسپورٹ کا انتظام کرتا ہے یا اس کے سامان کی ترسیل کا بذریعہ سمندر، ہوائی راستہ، ٹرین یا زمینی راستے کا بندوبست کرتا ہے۔

(ii) کسی شخص کی پاکستان میں رہائش، سواری اور سفر سے متعلق دوسرے انتظامات کا بندوبست کرتا ہے یا تفریحی مقامات کی سیر اور اس سے متعلق دوسری خدمات اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ان تمام خدمات کے عوض وہ ایک مجموعی رقم وصول کر سکتا ہے یا پھر ہر خدمت کے عوض ایک علیحدہ اور مخصوص رقم بھی وصول کر سکتا ہے۔

(iii) اسے بلاواسطہ یا کسی حتمی معاہدوں کے تحت ائیر لائینوں کا جہاز کی کمپنیوں یا دوسرے کیریئر کے ٹکٹوں کی فروخت کے اختیارات دیئے جاتے ہیں۔

سیاح کون ہے:۔

اس قانون کی ذیلی دفعہ۲ کی دفعہ (2) کے تحت سیاح وہ شخص ہے جو عام طور پر پاکستان سے باہر رہائش پذیر ہے۔ وہ پاکستان میں داخل ہوتا ہے اور کم از کم چوبیس گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک موجود رہتا ہے وہ شخص پاکستان میں سیاحت، تفریحی، کھیل، صحت، تعلیم، مذہبی رسومات کی ادائیگی اور اپنے کاروبار کے سلسلے جیسی سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے اس میں ایسا شخص بھی شامل ہے جو پاکستان کا شہری اور رہائشی ہے اور جو پاکستان میں یا پاکستان سے باہر دوسرے ممالک میں اوپر بیان کردہ سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے۔

ریگولیٹری کمیٹی کا قیام اور اس کی ذمہ داریاں:۔

اس قانون کی دفعہ۳ کے تحت وفاقی حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ٹریول ایجنسیوں کی ریگولیٹری کمیٹی کا قیام عمل میں لائے جو ایک چیئرمین اور وفاقی حکومت کے مقرر کردہ ممبران پر مشتمل ہو اس کمیٹی کی درج ذیل ذمہ داریاں ہیں۔

(i) وفاقی حکومت کو اس قانون پر عملدرآمد کرانے اور اسکے لئے قواعد وضوابط بنانے کے لئے سفارشات پیش کرنا؛

(ii) ٹریول ایجنسیوں کی جانب سے سیاحوں کو فراہم کردہ مختلف قسم کی خدمات کی صورت میں ان کا نرخ مقرر اور منظور کرنا؛

(iii) وفاقی حکومت کو ٹریول ایجنسیوں کے لائسنس کی فیس مقرر کرنے کے لئے سفارشات پیش کرنا؛

(iv) ٹریول ایجنسیوں کی درست طریقے سے چلانے کے لئے قواعد وضوابط کی تشکیل میں وفاقی حکومت کے ساتھ تعاون کرنا؛اور

(v) اس قانون سے متعلق مختلف قسم کے دوسرے اقدامات کرنااور ایسے اقدامات کرنا جو وفاقی حکومت اس کو سپرد کرے۔

ٹریول ایجنسیوں کے لئے لائسنس کی منظوری یا نامنظوری:۔

اس قانون کی دفعہ ۴ کے تحت اگر کوئی شخص ٹریول ایجنسی چلا رہا ہے یا چلانے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ وفاقی حکومت کو ایک تجویز کردہ فارم پر تجویز کردہ فیس کے ساتھ درخواست دے گا اور شرائط پوری کرنے پر وفاقی حکومت اسے ٹریول ایجنسی چلانے کا لائسنس دے گی اس قانون کی دفعہ ۳ کے تحت درخواست دہندہ کو لائسنس نہیں دیا جائے گا اگر:۔

(i) درخواست دہندہ۔ مینیجر، شریک اور ڈائریکٹر کسی جرم میں سزایافتہ ہو یا پھر وفاقی حکومت کی نظر میں وہ غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث رہا ہو۔

(ii) درخواست دہندہ کم عمر یا نابالغ ہو یا پھر ذہنی توازن ٹھیک نہ ہو۔

(iii) وفاقی حکومت کی نظر میں درخواست دہندہ کی کی مالی حالت ایسی نہ ہو کہ وہ احسن طریقے سے ٹریول ایجنسی چلا سکے۔

(iv) درخواست دہندہ کے پاس سفری انتظامات کرنے کا کوئی تجربہ نہیں ہے اور نہ ہی اس نے ایسے ملازم رکھے ہیں جو اس کام میں تجربہ رکھتے ہوں۔

(v) درخواست دہندہ کے پاس دفتر کے لئے کم از کم مقرر کردہ گنجائش نہیں ہے اور اس کے پاس تجربہ کار اور ماہر ملازمین یا لائسنس شدہ گائیڈ نہیں ہیں یا وہ ترسیل کے لئے مقررہ معیار کی سہولیات فراہم نہیں کرسکتا۔

ٹریول ایجنٹ کے لائسنس کی منسوخی:۔

اس قانون کی دفعہ ۱۱ کے تحت وفاقی حکومت ایک لائسنس شدہ ٹریول ایجنسی کو اپنی صفائی پیش کرنے کا ایک موقع دینے کے بعد اس کا لائسنس چھ ماہ کے لئے منسوخ کرسکتی ہے۔ اگر ٹریول ایجنسی:۔

(i) اس قانون کی دفعات، قواعد وضوابط اور شرائط کی خلاف ورزی کرتی ہے۔

(ii) اپنا کاروبار وفاقی حکومت کو بغیر اطلاع کیئے یا بغیر اجازت کے ختم کرتی ہے اور چھ ماہ کے اندر اندر اسے دوبارہ شروع نہیں کرتی یا اس وقت میں شروع نہیں کرتی جو وقت وفاقی حکومت نے مقرر کیا ہو۔

(iii) ٹریول ایجنسی چلانے والے شخص کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے مثلاً وہ ذہنی توازن کھو بیٹھتا ہے وغیرہ۔

سزائیں:۔

اس قانون کی دفعہ ۱۴ کے تحت اگر کوئی ٹریول ایجنسی اس قانون کی دفعات یا قواعد وضوابط کی پابندی نہیں کرتی یا ان کی خلاف ورزی کرتی ہے تو اس کو ضابطے کی کاروائی کے علاوہ پچیس ہزار روپے جرمانے کے سزا بھی دے جاسکتی ہے۔

قابلِ ارجاع دعوی کی منتقلی

قابل ارجاع دعوی ایک ایسا دعوی ہے جس کا تعلق سادہ قرضہ سے ہوتا ہے اور اس کیلئے کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کی ضمانت نہیں ہوتی اور یہ صرف تحریری دستاویز کے ذریعے منتقل کیا جاسکتا ہے، اس کی تفصیل قانون انتقال جائیداد ۱۸۸۲ء میں دی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

قابل ارجاع دعوی کی منتقلی:۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۳۰ کے تحت، قابل ارجاع دعوی کی منتقلی خواہ، وہ بالمعاوضہ ہو یا بغیر معاوضہ کے صرف ایک تحریری دستاویز کی تعمیل سے موثر ہوگی جس پر منتقل کنندہ یا اس کے مجاز کارندہ کے دستخط ہوں گے اور وہ اس دستاویز کی رو سے مکمل اور موثر ہوگی اور اس طرح منتقل کنندہ کے تمام حقوق اور تلافیاں خواہ وہ معاوضہ کی صورت میں ہوں یا کسی اور صورت میں، وہ تمام منتقل الیہ کو حاصل ہو جائیں گے خواہ منتقلی کا نوٹس دیا جائے یا نہ دیا جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس کا تعلق قرضے یا قرض خواہ کی جانب سے قابل ارجاع دعوی سے ہو یا کوئی اور شخص جس کے خلاف منتقل کنندہ سوائے ایسی دستاویز کی منتقلی کے جس کا اس سے قبل ذکر کیا گیا ہے۔ تو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایسے قرضے وصول کرے یا قابل ارجاع دعوی کو نافذ کرے (ان حالات کے علاوہ جہاں قرض خواہ، یا دسرا شخص منتقلی میں شریک ہو اور اس کو ایسا واضح نوٹس بھی مل چکا ہو جس کی تفصیل بیان کی گئی ہے) اور وہ منتقلی کے لحاظ سے جائز تصور ہوگا۔

قابل ارجاع دعوی کا منتقل الیہ، ایسی دستاویز کی منتقلی کی تعمیل کے بعد اپنے نام پر دعوی کرے گا یا ایسی کاروائی یا دعوی، منتقل کنندہ کی رضامندی کے بغیر اور اس کو فریق بنائے بغیر، کرسکے گا۔

مثال کے طور پر A کی طرف سے کچھ رقم B کو واجب الادا ہے، B وہ قرضہ C کو منتقل کر دیتا ہے کچھ عرصہ بعد B سے A قرضہ کی رقم کا مطالبہ کرتا ہے مگر A کو کوئی ایسا نوٹس نہیں ملا مگر وہ B کو ادا کر دیتا ہے ادائیگی جائز ہے اور C قرضہ کی خاطر B پر نالش دائر نہیں کرسکتا۔

استثناء:۔

اس دفعہ میں کسی چیز کا اطلاق بحری یا آگ کی بیمہ کاری کی پالیسی کو متاثر نہیں کرتا اور نہ ہی انشورنس ایکٹ ۱۹۳۸ء کی دفعہ ۳۰ کے احکام کو متاثر کرتا ہے۔

نوٹس پر دستخط ہونے چاہئیں:۔

قابل ارجاع دعویٰ نوٹس تحریری ہوگا، اس پر منتقل کنندہ اور اس کے مجاز کارندہ کے دستخط ہوں گے اور منتقل کنندہ دستخط نہ کرے تو منتقل الیہ یا اس کے کارندہ کے دستخط ہوں گے اور منتقل الیہ کا نام اور پتہ بھی اس پر درج کیا جائے گا۔

قابل ارجاع دعوی میں منتقل الیہ کی ذمہ داری:۔

دفعہ ۱۳۲ کے تحت قابل ارجاع دعوی کا منتقل الیہ ایسی تمام ذمہ داریوں اور نصفتوں کو حاصل کرے گا جو منتقلی کے دن منتقل کنندہ کو حاصل تھیں۔

جرم زنا اور اس کی سزا

زنا ایک ایسا جرم ہے جو معاشرہ میں بگاڑ اور فساد کی وجہ بنتا ہے کیونکہ اس جرم کے ارتکاب سے معاشرہ کے افراد کی عزت وعصمت کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ معاشرہ اس جرم کو اخلاقاً، قانوناً اچھا نہیں سمجھتا اور شرع میں بھی اس کی ممانعت ہے عمل مباشرت عورت اور مرد کے درمیان ایک فطری جذبہ اور تقاضا ہے جس کے لئے جائز طریقہ شادی ہے اور یہ نسل انسانی کے لئے بہترین عمل ہے۔ اگر مرد وعورت جائز طریقے سے رشتہ ازدواج میں منسلک نہیں ہوتے بلکہ اپنی رضامندی سے عمل مباشرت کو بجالاتے ہیں جو شرعاً، قانوناً اور اخلاقاً جائز نہیں۔ معاشرہ کے افراد کی عزت وآبرو، عفت وعصمت اور جان ومال کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے تحت ان مجرموں کیلئے سخت سزا تجویز کی گئی ہے تاکہ معاشرہ امن وآشتی کا گہوارہ ہو۔

زنا:

دفعہ نمبر ۴ کے تحت، ایک مرد اور عورت، باہمی رضامندی سے جائز شادی کے بغیر، ارادتاً مباشرت کریں تو وہ زنا کے مرتکب کہلائیں گے۔

زنا مستوجب حد:

دفعہ نمبر ۵ کے تحت، زنا مستوجب حد زنا ہے اگر:

(الف) اس کا ارتکاب ایسا شخص کرتا ہے جو بالغ ہے اور مجنون نہیں، ایسی عورت سے، جس سے نہ اس کی شادی ہوئی ہے اور نہ ہی وہ خود کو اس سے شادی شدہ سمجھتا ہے؛ اور

(ب) اس کا ارتکاب ایسی عورت کرتی ہے، جو بالغہ ہے اور مجنون نہیں، ایسے مرد سے، جس سے نہ تو اس کا نکاح ہوا ہے اور نہ ہی وہ خود کو اس سے شادی شدہ سمجھتی ہے۔ جو کوئی زنا مستوجب حد کا مرتکب ہوگا، آرڈیننس ہٰذا کے احکام کے مطابق:

(الف) اگر وہ مرد یا عورت محصن ہے تو کسی عام جگہ پر سنگسار کر کے ہلاک کر دیا جائے گا؛ اور

(ب) اگر وہ مرد یا عورت محصن نہیں ہے تو کسی عام جگہ پر، کوڑوں کی سزا، جس کی تعداد سو کوڑے ہوگی، دی جائے گی۔

ذیلی دفعہ ۲ کے تحت سزا پر اس وقت تک عملدرآمد نہیں کیا جائے گا جب تک سزا کی توثیق اس عدالت سے نہیں ہو جاتی، جس میں سزا کے حکم کے خلاف اپیل دائر کی جا سکتی ہو۔ اور اگر کوڑوں کی سزا دی گئی ہو، تو جب تک اس کی توثیق اور عمل درآمد نہ ہو جائے، تو مجرم کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے محض قید میں رکھا گیا ہے۔

زنا مستوجب حد کا ثبوت:

دفعہ نمبر ۸ کے تحت، زنا مستوجب حد کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں ہوگا۔

(الف) ملزم کسی با اختیار عدالت کے سامنے جرم کے ارتکاب کا اقرار کرے؛ یا

(ب) کم از کم چار مسلم بالغ مرد گواہ جن کے بارے میں عدالت مطمئن ہو کہ وہ تزکیۃ الشھود کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں اگر وہ سچے لوگ ہیں اور گناہ کبیرہ سے اجتناب کرنے والے ہیں۔ اور جرم کے لئے ضروری ہے کہ چشم دید گواہی دیں۔ بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہے تو چشم دید گواہ غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔

وہ صورتیں جن میں حد کا نفاذ نہیں ہوگا:

دفعہ نمبر ۹ کے تحت، اگر جرم زنا مجرم کے اقرار سے ثابت ہو تو اس صورت میں حد یا اس کے ایسے حصے، جن کا ابھی نفاذ ہونا باقی ہو، کا نفاذ نہیں کیا جائے گا۔ اگر مجرم حد یا اس کے حصہ کے نفاذ سے قبل اپنے اقرار سے منحرف ہو جائے۔ اگر جرم زنا صرف شہادت سے ثابت ہو، تو اس صورت میں، حد یا اس کے ایسے حصے جن کا نفاذ ابھی باقی ہو، کا نفاذ نہیں کیا جائے گا، اگر کوئی گواہ اپنی گواہی سے منحرف ہو جائے، حد یا اس کے حصے کے نفاذ سے قبل جس سے عینی شاہدین کی تعداد چار

سے کم ہو جائے۔

سنگساری کی سزا پر عملدرآمد کا طریقہ کار:

دفعہ نمبر ۱۷ کے تحت، سنگساری کی سزا جو دفعہ ۵ کے تحت دی گئی ہے، اس پر مندرجہ ذیل طریقہ پر عمل درآمد ہوگا۔ ایسے گواہ جنہوں نے مجرم کے خلاف گواہی دی ہو، جو وہاں دستیاب ہوں، مجرم کو سنگسار کرنا شروع کریں گے اور سنگساری کے دوران مجرم کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی سنگسار کرنا اور گولی چلانا بند کر دیا جائے گا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کے پانچویں قانون کا اطلاق اور ترمیم:

دفعہ نمبر ۲۰ کے تحت، مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کے پانچویں قانون کے احکام، جس کا بعد ازیں دفعہ ہٰذا میں بطور ضابطہ کے حوالہ دیا جائے گا۔ مناسب تبدیلیوں کے ساتھ، آرڈیننس ہٰذا کے تحت مقدمات کی نسبت اطلاق پذیر ہوں گے۔

مگر شرط یہ ہے کہ آرڈیننس ہٰذا کے تحت قابل سزا جرم کی سماعت سیشن عدالت کرے گی۔ نہ کہ کوئی مجسٹریٹ جسے مذکورہ ضابطہ کی دفعہ ۳۰ کے تحت با اختیار کیا گیا ہو اور سیشن عدالت کے حکم کے خلاف اپیل وفاقی شرعی عدالت میں ہوگی۔

مزید شرط یہ ہے کہ آرڈیننس ہٰذا کے تحت مقدمہ کی سماعت سیشن عدالت معمولاً اس تحصیل کے صدر مقام پر کرے گی، جس میں جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو۔

سزائے موت کی توثیق سے متعلقہ ضابطہ کے احکام مناسب تبدیلی سے، آرڈیننس ہٰذا کے تحت سزا کی توثیق پر اطلاق پذیر ہوں گے۔

عدالت کے صدارت کنندہ افسر (جج) کا مسلمان ہونا:

دفعہ نمبر ۲۱ کے تحت، عدالت کے صدارت کنندہ افسر (جج) جو اس آرڈیننس کے تحت، کسی مقدمے یا اپیل کی سماعت کرے گا اس کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اگر ملزم غیر مسلم ہو تو صدارت کنندہ آفیسر بھی غیر مسلم ہو سکتا ہے۔

استثناء:

دفعہ نمبر ۲۲ کے تحت، آرڈیننس ہٰذا میں وہ مقدمات جو کسی عدالت کے پاس، اس آرڈیننس کے آغاز سے پہلے زیر سماعت ہوں یا وہ جرائم جن کا ارتکاب (اس آرڈیننس) کے آغاز سے قبل کیا گیا ہو، اطلاق پذیر نہیں ہوں گے۔

پاکستان بار کونسل کی طرف سے مفت قانونی مدد

پاکستان بار کونسل نے مفت قانونی مدد سکیم کا عرصہ دراز سے آغاز کر رکھا ہے اس سکیم کے تحت غریب اور نادار لوگوں کو مفت قانونی مدد دی جاتی ہے۔ اس سکیم کے متعلق معلومات پاکستان بار کونسل مفت قانونی سکیم ۱۹۸۸ء میں بیان کی گئی ہیں، جس کی مختصراً تفصیل درج ذیل ہے۔

پروگرام سے مستفید ہونے والے لوگ۔

(الف) مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ کے مطابق، یہ پروگرام ان لوگوں کو مفت قانونی مدد دے گا جو غریب، مفلس، یتیم، بیوہ اور نادار ہوں۔ علاوہ ازیں ان حقدار مقدمہ بازوں کو جو درج ذیل مقدمات میں ملوث ہوں:۔

(۱) مقدمات میں؛

(۲) حصولِ وراثت کا سرٹفیکیٹ؛

(۳) عائلی قوانین کے متعلق مقدمات؛

(۴) بے دخلی کے مقدمات؛

(۵) قید کے مقدمات؛ اور

(۶) علاوہ ازیں ایسے دیگر مقدمات میں جنکی متعلقہ کمیٹی کی طرف سے توثیق کی گی ہو۔

مفت قانونی مدد کی کمیٹیاں۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کے مطابق، درج ذیل کمیٹیاں مفت قانونی مدد فراہم کرنے کیلئے قائم کی جائیں گی۔

(i) پاکستان بار کونسل کی مفت قانونی مدد کی کمیٹی؛

(ii) پاکستان بار کونسل کی ہر صوبہ کیلئے مفت قانونی مدد کی کمیٹی؛ اور

(iii) پاکستان بار کونسل کی طرف سے ہر ضلع کیلئے مفت قانونی مدد کی کمیٹی۔

مفت قانونی مدد کیلئے درخواست۔

(الف) مذکورہ قانون کی دفعہ ۷ کے مطابق، جو شخص مفت قانونی مدد کا خواہاں ہے تو وہ ایک درخواست چیئرمین کمیٹی یا مفت قانونی مدد کرنے والے کو دیگا۔ درخواست کے ساتھ فیصلہ یا حکم کی کاپی اور دوسرے ضروری کاغذات لگائے گا مثلاً مقدمہ، اپیل یا درخواست وغیرہ سے متعلق ہوں؛

(ب) درخواست کا فیصلہ متعلقہ کمیٹی جتنا جلدی ہو سکے کرے گی۔

(پ) مفت قانونی مدد میں پیشہ وارانہ فیس اسی صورت میں دی جائے گی جب کوئی بھی وکیل مقدمہ کو مفت لینے کیلئے تیار نہ ہو۔

(ت) کمیٹی یا سب کمیٹی ان وکلاء کے پینل کی لسٹ تیار کرے گی جو اس کے علاقہ میں وکالت کرتے ہیں۔

(i) وکلاء اپنی مرضی سے سال میں بغیر اخراجات کے ایک مقدمہ لینے کیلئے تیار ہوں۔

(ii) وکلاء شیڈول کے مطابق مقدمہ اخراجات کے ساتھ لینے کیلئے تیار ہوں۔

(iii) وکلاء کا یہ پینل اپنی مرضی کے مقدمات کے سلسلے میں جو وہ لینا چاہتے ہوں مزید تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(ٹ) کمیٹی کسی بھی وکیل کو درخواست کر سکتی ہے کہ وہ سال میں ایک مقدمہ بغیر اخراجات کے لے۔

(ث) پاکستان بار کونسل کا ہر رکن سال میں ایک مقدمہ مفت لڑے گا جو پاکستان کی مفت قانونی مدد کی کمیٹی اس کے ذمہ لگائے گی۔

پاکستان بار کونسل

پاکستان بار کونسل ملک کے تمام وکلاء کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے پاکستان بار کونسل کی تشکیل، اختیارات اور ذمہ داریوں سے متعلق قواعد وضوابط بار کونسلز ایکٹ ۱۹۷۳ء میں دیئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

پاکستان بار کونسل کی تشکیل۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق پاکستان بار کونسل ۲۰ ممبران اور اٹارنی جنرل پر مشتمل ہوگی جن کا انتخاب صوبائی بار کونسلز کے ممبران واحد ووٹ کے ذریعے کریں گے پاکستان بار کونسل کے ممبران کی تعداد کے متعلق معلومات درج ذیل ہیں۔

بلوچستان	۱	پنجاب
سرحد	۲	سندھ
سندھ	۶	سرحد
پنجاب	۱۱	بلوچستان

مگر شرط یہ ہے کہ صوبائی بار کونسل کے چیئرمین کو پاکستان بار کونسل کا ممبر منتخب نہیں کیا جائے گا۔

پاکستان بار کونسل کے رکن منتخب ہونے کیلئے اہلیت۔

مذکورہ قانون کی دفعہ 11-A کے مطابق کوئی بھی وکیل پاکستان بار کونسل کا رکن منتخب ہوسکتا ہے اگر۔

(الف) اس کا نام سپریم کورٹ کے وکیلوں کی اس فہرست میں موجود ہو جو پاکستان بار کونسل نے تیار کی ہو؛

(ب) رکن بننے کے لئے درخواست دیتے وقت وہ کم از کم ۱۰ سال تک وکیل رہا ہو؛ اور

(پ) پاکستان بار کونسل کے تمام واجبات جو اس کے ذمہ ہوں ادا کر دیئے گئے ہوں۔

پاکستان بار کونسل کے رکن بننے کیلئے نا اہلیت۔

مذکورہ قانون کی دفعہ 11-B کے مطابق کوئی بھی وکیل پاکستان بار کونسل کا رکن منتخب نہیں ہو سکے گا اگر۔

(الف) اسے سرکاری ملازمت یا سرکاری کارپوریشن سے برخاست کیا گیا ہو یا نکال دیا گیا ہو؛ یا

(ب) وہ کسی اخلاقی جرم میں سزا یافتہ ہو؛ یا

(پ) وہ پیشہ وارانہ امور میں بے ضابطگی میں ملوث پایا گیا ہو؛

(ت) اسے کمیشن ایجنٹ قرار دیا گیا ہو؛ اور

(ٹ) وہ دیوالیہ پن سے رہا نہ ہوا ہو۔

پاکستان بار کونسل کی رکنیت کا خاتمہ۔

مذکورہ قانون کی دفعہ 11-C کے مطابق پاکستان بار کونسل کسی رکن کی رکنیت ختم ہو جائے گی اگر۔

(الف) اسے پاکستان میں منافع بخش عہدہ پر فائز کر دیا جائے؛

(ب) اسے اس قانون کے باب (v11) کے تحت وکالت کرنے سے معطل کر دیا جائے یا ہٹا دیا جائے؛ اور

(پ) 11-B میں مذکور کسی نا اہلیت کا مستوجب قرار دیا جائے۔

چیئرمین اور وائس چیئرمین۔

(۱) مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق اٹارنی جنرل پاکستان بالحاظ عہدہ پاکستان بار کو

چیئرمین ہوگا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے پاکستان بار کونسل کا وائس چیئرمین ہوگا جس کا انتخاب مقررہ طریقہ کار کے

پاکستان بار کونسل کے ممبران میں سے کیا جائے گا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۳) کی رو سے ذیلی دفعہ ۷ کوملحوظ رکھتے ہوئے وائس چیئر مین کا انتخاب ہر سال کے آغاز پر جتنا جلدی ہو سکے گا جو کہ ۳۱ جنوری سے موخر نہیں ہو گا۔

(۴) ذیلی دفعہ (۴) کی رو سے دفعہ ہذا کی ذیلی دفعہ ۶ کوملحوظ رکھتے ہوئے وائس چیئر مین اپنا عہدہ اس وقت تک سنبھالے رکھے گا جب تک اس کا جانشین مقرر نہیں کر دیا جاتا۔

(۵) ذیلی دفعہ (۵) کی رو سے وائس چیئر مین اپنا استعفیٰ چیئر مین کو پیش کرے گا۔

پاکستان بار کونسل کی ذمہ داریاں۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق قانون ہذا کی دفعات اور اس کے تحت بنے ہوئے قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے پاکستان بار کونسل کے اختیارات درج ذیل ہوں گے۔

(الف) وکلاء کی ایک عمومی فہرست تیار کرنا اور اسے درست حالت میں رکھنا؛

(ب) ایسے وکلا کو رکن بنانا جو سپریم کورٹ میں وکالت کے اہل ہوں اور ان کی فہرست تیار کرنا اور ایسے وکلا کی فہرست تیار کرنا اور اس فہرست سے وکلاء کو خارج کرنا؛

(پ) سپریم کورٹ کے وکلاء کے خلاف بے ضابطگی کے مقدمات کو سننا اور ان کا فیصلہ کرنا اور ان مقدمات میں سزا کا حکم دینا۔

(ت) وکلاء کیلئے پیشہ ورانہ ضابطہ اخلاق وضع کرنا؛

(ٹ) کمیٹیوں کیلئے طریقہ کار وضع کرنا؛

(ث) فہرست میں درج وکلاء کے حقوق، مراعات اور مفادات کا تحفظ کرنا اور ایسے اقدامات اٹھانا کہ ماتحت عدالتوں اور ٹریبونلز کے لئے بے لاگ اور سستا انصاف بہم پہنچانا ممکن ہو سکے؛

(ج) قوانین میں اصلاحات کے عمل کو فروغ دینا اور تجاویز دینا؛

(چ) اس قانون کے مطابق درپیش کوئی معاملہ جو صوبائی بار کونسل کی طرف سے اسکو بھیجا جائے مناسب طریقے سے نمٹانا یا اس پر کوئی ہدایت کرنا؛

(ح) صوبائی بار کونسلز کو کنٹرول کرنا اور اسکی نگرانی کرنا اور وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرنا؛

(خ) قانون کی تعلیم کی ترویج کرنا اور ایسی تعلیم کیلئے پاکستان میں موجود یونیورسٹیوں اور صوبائی بار کونسلز سے

مشاورت کر کے کوئی معیار مقرر کرنا؛

(د) ان یونیورسٹیوں کو تسلیم کرنا جن کی قانون میں ڈگری اشخاص کو بطور وکیل اندراج کے قابل بناتی ہے؛

(ذ) پاکستان بار کونسل کی جائیداد اور فنڈز کے معاملات کا انتظام اور بندوبست کرنا اور ان کی سرمایہ کاری کرنا؛

(ر) کانفرنسیں، سیمینار قانون کے طلبہ کی فرضی مقدموں میں مشقی بحثوں، لیکچرز، قانونی کانفرنسوں اور دوسرے ایسے اجلاسوں کا اہتمام کرنا جو قانونی تعلیم اور قانونی پیشہ کو ترویج دے؛

(ز) قومی سطح پر کسی بھی بار ایسوسی ایشن یا سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی منظوری یا نامنظوری اور اسکو چلانے کیلئے شرائط مقرر کرنا؛

(س) کوئی بھی شخص جس کو صوبائی بار کونسل، سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن یا قومی سطح پر کسی بار ایسوسی ایشن کے فیصلے سے نقصان پہنچا ہو وہ اس فیصلے یا حکم کے خلاف ۳۰ دن کے اندر اندر پاکستان بار کونسل کو اپیل کر سکتا ہے، جس کا فیصلہ حتمی ہوگا؛ اور

(ش) قانون معیاد سماعت ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۵ اور ۱۲ ذیلی دفعہ ۲ پر لاگو ہوں گی۔

رجسٹرار سپریم کورٹ کے اختیارات اور ذمہ داریاں

کسی بھی ادارے کو بہتر طریقے سے چلانے اور اس کے افسران اور اہلکاروں کے درمیان ذمہ داریوں کے تعین کے لئے اصول وضوابط مقرر کیے جاتے ہیں سپریم کورٹ کے تمام انتظامی امور اور اسکے معاملات کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے قواعد وضع کیے گئے ہیں۔ ان قواعد کی رو سے رجسٹرار سپریم کورٹ کے انتظامی امور کا سربراہ ہوتا ہے۔ رجسٹرار کی ذمہ داریاں اور اختیارات سپریم کورٹ کے قواعد میں بیان کی گئی ہیں۔

رجسٹرار بطور سربراہ انتظامیہ۔

سپریم کورٹ کے قواعد ۱۹۸۰ء کے حکم ااا قاعدہ (۱) کے مطابق رجسٹرار ادارے کا انتظامی سربراہ ہوگا وہ عدالت کا ریکارڈ اپنی تحویل میں رکھے گا اور وہ تمام ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو اسے اس ضابطہ کے تحت تفویض کئے گئے ہیں۔

رجسٹرار اور دیگر افسران کی رخصت۔

مذکورہ ضابطہ کے حکم ااا قاعدہ (۲) کے مطابق رجسٹرار چیف جسٹس کی اجازت کے بغیر عدالت سے غیر حاضر

نہیں ہوگا اور عدالت کے دوسرے افسران رجسٹرار کی اجازت کے بغیر عدالت سے غیر حاضر نہیں ہوں گے۔

مذکورہ ضابطہ کے حکم III قاعدہ (۳) کے مطابق رجسٹرار کی غیر حاضری کی صورت میں ایڈیشنل رجسٹرار، اور ایڈیشنل رجسٹرار کی غیر حاضری کی صورت میں ڈپٹی رجسٹرار اور ڈپٹی رجسٹرار کی غیر حاضری کی صورت میں اسسٹنٹ رجسٹراران قواعد کے مطابق رجسٹرار کے امور سرانجام دے گا۔

امور کی انجام دہی۔

مذکورہ ضابطہ کے حکم III کے قاعدہ (۴) کے مطابق چیف جسٹس رجسٹرار کو کوئی بھی ایسی ذمہ داری سپرد کر سکتا ہے جسکی ادائیگی مذکورہ قواعد کی رو سے رجسٹرار کے ذمہ ہوتا ہے اس طرح رجسٹرار چیف جسٹس کی منظوری سے کوئی بھی ایسی ذمہ داری ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار یا اسٹنٹ رجسٹرار کو تفویض کر سکتا ہے۔

مذکورہ ضابطہ کے حکم III کے قاعدہ (۵) کے مطابق رجسٹرار، چیف جسٹس کی طرف سے جاری کردہ کسی بھی ہدایات کے تابع رجسٹری سے متعلق ذمہ داریاں عدالت کے افسران کے مابین تقسیم کرے گا اور ان قواعد یا متذکرہ بالا کسی ہداہت کے تابع عدالت کے افسران اور دیگر ملازمین کی نگرانی کرے گا۔

عدالت کی مُہر۔

مذکورہ ضابطہ کے حکم III کے قاعدہ (٦) کے مطابق عدالت کی مُہر چیف جسٹس کی ہدایات کے مطابق ہوگی اور رجسٹرار کی تحویل میں رکھی جائے گی۔

مذکورہ ضابطہ کے حکم III کے قاعدہ (۷) کے مطابق چیف جسٹس کی طرف سے جاری شدہ کسی ہدایت کے تابع عدالت کی مُہر کسی عدالتی حکم، قاعدے، حکم من یا کسی بھی دوسری کاروائی پر رجسٹرار کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں لگائی جائیگی۔

اس طرح مذکورہ ضابطہ کے حکم III کے قاعدہ (۸) کے مطابق عدالت کی مُہر عدالت کی طرف سے جاری کردہ کسی مصدقہ نقل پر رجسٹرار کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں لگائی جائے گی۔

مقدمات کی فہرست تیار کرنا۔

مذکورہ ضابطہ کے حکم III کے قاعدہ (۹) کے مطابق رجسٹراران تمام مقدمات کی فہرست رکھے گا جو عدالت کے سامنے زیر تجویز ہوں اور ان قواعد یا چیف جسٹس کی طرف سے جای شدہ کسی ہدایت کے تابع ان مقدمات کی فہرست تیار کرے گا جو شنوائی کیلیے تیار ہوں اور ان مقدمات کا نوٹس اور ان کی شنوائی کیلیے مقررہ دن کی اطلاع دلوانے کا بندوبست کرے گا۔

رجسٹرار کے اختیارات۔

مذکورہ ضابطہ کے حکم III کے قاعدہ (۱۰) کے مطابق ان قواعد کے تحت دیے گئے اور چیف جسٹس کے کسی عمومی یا خصوصی حکم کے تابع اختیارات کے علاوہ جسٹرار مندرجہ ذیل اختیارات بھی استعمال کرے گا۔

(الف) کوئی بھی عرضی دعوی، اپیل کی درخواست، اپیل کی اجازت کیلئے درخواست یا دوسرے معاملات جو عدالت کو پیش کیے گئے ہوں میں عدالت کے مروجہ دستور یا ضابطہ کے مطابق ترمیم کرنے کیلئے کہے گا یا ان کو دوبارہ پیش کرنے کیلئے کہے گا جسطرح رجسٹرار مناسب سمجھے۔

(ب) اپیل کی شنوائی، درخواست یا دوسرے معاملات کی شنوائی کیلئے تاریخ مقرر کرے گا اور انکی اطلاع دے گا۔

(پ) فہرست ترتیب دے گا۔

(ت) ریکارڈ میں رسمی تبدیلی کرنے کا حکم دے گا۔

مذکورہ قواعد کے حکم (v) قاعدہ (۱) کے مطابق رجسٹرار درج ذیل عدالتی امور سرانجام دیگا۔

(۱) متبادل یا نظر ثانی کے لئے درخواست۔

(۲) معائنہ اور دستاویزات کے انکشاف کیلئے درخواست۔

(۳) سوالات کرنے کے لئے درخواست۔

(۴) مقدمات کی تصدیق کرنا جو پیشہ وکالت کے لئے مناسب ہوں۔

(۵) تعمیل متبادل کیلئے درخواست۔

(۶) پٹیشن، اپیل، مقدمات اور دوسرے مقدمات کا اندراج کرنا۔

(۷) وکالت کے لئے، دستاویز پیش کرنے کیلئے حصول وقت کیلئے درخواست اور عمومی طور پر رویہ کی وجہ، اپیل یا کوئی معاملہ کیلئے وقتاً فوقتاً اجازت دینا جو کہ مجموعی طور پر چھ ہفتوں سے زیادہ نہ ہوتا کہ اپیل یا درخواست کو مکمل کیا جا سکے۔

(۸) مترجم کی منظوری۔

(۹) ترجمان کی منظوری۔

(۱۰) عدالت میں ادائیگی کیلئے درخواست۔

(۱۱) ایڈوکیٹ آن ریکارڈ کو تبدیل کرنے کی درخواست۔

(۱۲) ایڈوکیٹ آن ریکارڈ کی طرف سے درخواست کہ وہ یہ منصب چھوڑ رہا ہے۔

(۱۳) معائنہ کرنے کیلئے ،تلاش کرنے کیلئے یا دستاویز میں سے کسی کی نقل کا حصول مقدمہ کے سلسلے میں فریقین سے حاصل کرنا اور تیسری پارٹی کیلئے متعین فیس پر درخواست۔

(۱۴) دستاویز کو واپس کرنے کیلئے درخواست۔

(۱۵) عدالت کی طرف سے کسی دستاویز کیلئے فیس مقرر کرنا۔

(۱۶) اگر غلطی سے عدالت کی فیس زیادہ جمع ہوگئی ہو تو واپسی کیلئے سرٹیفکیٹ۔

(۱۷) لکھے گئے ریکارڈ کیلئے درخواست ماسوائے چھپے ریکارڈ کے۔

(۱۸) عدالت کی حدود کے باہر دستاویز پیش کرنے کیلئے درخواست۔

(۱۹) حق یا دفاع کیلئے تحریر کو بہتر کرنے کیلئے یا دیگر لوازمات کیلئے درخواست۔

(۲۰) عدالت سے باہر رقم کی ادائیگی یا سکیورٹی سے بچاؤ کیلئے درخواست۔

(۲۱) ادائیگی پر اخراجات کی درخواست۔

(۲۲) درخواست برائے توسیع تاریخ کیلئے درخواست۔

(۲۳) درخواست برائے تشخیص خرچہ اور مصارف کی حوالگی اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ کے دستاویز اور پیپرز کی حوالگی کے لئے درخواست۔

(۲۴) متوفی کے قانونی ورثاء کو ریکارڈ پر لانے کیلئے درخواست۔

(۲۵) ان فریقین کو اظہار وجوہ کا نوٹس دینا۔ جو اپیل، درخواست یا معاملات جو عدالت کے سامنے زیرالتواء ہوں کو ممکنہ تندہی سے چلانے میں ناکام رہے ہوں۔

(۲۶) اردو یا انگلش کے علاوہ کسی دوسری زبان میں تیار کاغذات جمع کرانے کیلئے یا استعمال کرنے کیلئے اجازت کی درخواست۔

(۲۷) ایسی پیپر بک جو عدالت سے باہر تیار ہوئی ہو کے حصول کیلئے درخواست۔

(۲۸) بیان حلفی جمع کرانے کیلئے تاریخ میں توسیع کی درخواست۔

(۲۹) اخراجات کی سیکورٹی کیلئے درخواست۔

(۳۰) سیکورٹی بانڈ کی منتقلی کیلئے درخواست۔

(۳۱)　مقدمہ اپیل یا معاملہ میں یک طرفہ کاروائی کرنا۔

رجسٹرار کے حکم کے خلاف اپیل۔

حکم (v) کے قاعدہ (۳) کے مطابق رجسٹرار کے حکم کے خلاف اپیل سپریم کورٹ کے جج کے دفتر میں ہوگی۔

حکم (v) کے قاعدہ (۴) کے مطابق درخواست کو قاعدہ (۲) کے تحت دوبارہ غور کیلئے رکھنا اور قاعدہ (۳) کے تحت اپیل (۳۰) دن کے اندر داخل ہونی چاہئے۔

عدالتی امور کی منتقلی۔

حکم (v) کے قاعدہ (۵) کے مطابق رجسٹرار اگر چاہئے یا جج کی طرف سے حکم ہو کہ معاملہ جج کے دفتر میں منتقل کر دیا جائے تو رجسٹرار معاملہ کو ملتوی کر دیگا۔ اور جج کے دفتر میں لگائے گا۔ اور جج اپنے دفتر میں سے کسی بھی وقت معاملہ کو عدالت منتقل کر سکتا ہے اور عدالت بھی حکم دے سکتی ہیں کہ معاملہ کو رجسٹرار یا جج دفتر سے عدالت کو منتقل کیا جائے۔

صوبائی بار کونسل

وکلا حصولِ انصاف اور آئین و قانون کی بالادستی کیلئے اہم کردار ادا کرتے ہیں قانون کے تحت اور عوام کے مسائل کو کم کرنے میں اُن کی قانونی مدد کرتے ہیں۔ وکلا کے معاملات اور اُن کے حقوق کو تحفظ دینے کیلئے وکلا کی مختلف ایسوسی ایشنیں اور کونسلز قائم ہیں، جو کہ صوبہ کی سطح پر صوبائی بار کونسل اور وفاق کی سطح پر پاکستان بار کونسل کہلاتی ہیں ان کی تفصیل قانون کے پیشے اور بار کونسل ایکٹ ۱۹۷۳ء (The Legal Practitioners and Bar Council Act, 1973) میں بیان کی گی ہیں۔

صوبائی بار کونسل کی تشکیل۔

قانون کے پیشے اور بار کونسل ایکٹ ۱۹۷۳ء کی دفعہ ۵ کے مطابق ؛

(۱)　صوبائی بار کونسل ان وکلا پر مشتمل ہوگی۔

(الف)　صوبے کے ایڈوکیٹ جنرل ؛ اور

(ب)　ایسا ارکان، جن کا چناؤ وکلا اور صوبائی اکلاء کی فہرست میں سے کریں۔

(۲)　مندرجہ ذیل صوبائی بار کونسلز کے ممبران کی تعداد یہ ہوگی۔

(الف)　پنجاب بار کونسل　　۷۵

سندھ بار کونسل ۳۲

سرحد بار کونسل ۲۸

بلوچستان بار کونسل ۹

صوبائی بار کونسل کے رکن منتخب ہونے کیلئے اہلیت۔

مذکورہ قانون کی دفعہ A-5 کے مطابق کوئی بھی وکیل صوبائی بار کونسل کا رکن منتخب ہوسکتا ہے اگر۔

(الف) اس کا نام ہائی کورٹ کے وکلاء کی فہرست میں ہو جو صوبائی بار کونسل نے تیار کی ہو؛

(ب) جس دن وہ رکن بننے کے لئے درخوست دے تو اس دن تک وہ ۱۰ سال تک وکیل رہا ہو؛ اور

(ج) صوبائی بار کونسل کے تمام واجبات جو اس کے ذمہ ہوں ادا کر دیئے گئے ہوں۔

صوبائی بار کونسل کے رکن بننے کیلئے نا اہلیت۔

مذکورہ قانون دفعہ B-5 کے مطابق کوئی بھی وکیل صوبائی بار کونسل کا رکن نہیں بنے گا اگر

(الف) اسے گورنمنٹ ملازمت یا گورنمنٹ کی آئینی کارپوریشن سے معطل کیا گیا ہو یا ہٹایا گیا ہو یا

(ب) وہ کوئی اخلاقی جرم میں مبتلا رہا ہو یا

(ج) وہ کسی پیشہ وارانہ امور میں بے ضابطگی میں پایا گیا ہو یا

(ح) اسے دلال مقدمات قرار دیا گیا ہو یا۔

(خ) وہ دیوالیہ پن سے رہا نہ ہوا ہو۔

صوبائی بار کونسل کی رکنیت کا خاتمہ۔

مذکورہ قانون کی دفعہ C-5 کے مطابق صوبائی بار کونسل کے رکن کی رکنیت ختم ہو جائے گی۔ اگر

(الف) اسے پاکستان میں منافع بخش عہدہ پر فائز کر دیا جائے یا۔

(ب) اسے وکالت کرنے سے منع کر دیا جائے یا ہٹا دیا جائے۔

(ج) B-5 کے تحت اسے نااہل قرار دیا جائے۔

چیئرمین اور وائس چیئرمین۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶ کے مطابق (۱) ہر صوبائی بار کونسل کا چیئرمین اور وائس چیئرمین ہوگا۔

(۲) صوبے کا ایڈووکیٹ جنرل اس صوبے کی صوبائی بار کونسل کا چیئر مین ہوگا۔

(۳) ہر صوبائی بار کونسل کے وائس چیئر مین کا انتخاب دیے گئے طریقہ کار کے مطابق بار کونسل کے ممبران میں سے ہوگا۔

(۴) ضمنی دفعہ ۸ کے تحت وائس چیئر مین کا انتخاب ہر سال ہوگا جو کہ ۳۱ جنوری تک ہو جانا چاہئے۔

(۵) ضمنی دفعہ ۶ اور ۷ کے مطابق وائس چیئر مین اس وقت تک اپنا عہدہ سنبھالے رکھے گا جب تک اس کا جانشین مقرر نہیں کر دیا جاتا۔

(۶) وائس چیئر مین اپنا استعفیٰ چیئر مین کو پیش کرے گا۔

صوبائی بار کونسل کی ذمہ داریاں۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۹ کے تحت صوبائی بار کونسل کی ذمہ داریاں یہ ہوں گی۔

(الف) افراد کو بطور وکیل اندراج کیلئے قبول کرنا، اس مقصد کیلئے امتحانات کا انعقاد کرنا ایسے وکلا کی فہرست بنانا اور اسے درست حالت میں رکھنا اور اس سے صوبے اور ہر ضلع کے وکلاء کا اخراج عمل میں لانا۔

(ب) ایسے افراد کی بطور وکیل منظوری جو ہائی کورٹ میں وکالت کرنے کے اہل ہیں اور ایسے وکلاء کی فہرست تیار کرنا اور اسے درست حالت میں رکھنا۔

(ج) فہرست میں درج وکلاء کے خلاف بے ضابطگی کے کیسوں کی سماعت کرنا اور انہیں سزا دینا۔

(ح) فہرست میں درج وکلاء کے حقوق، مراعات اور مفادات کا تحفظ کرنا اور ایسے اقدامات اٹھانا کہ ماتحت عدالتوں اور ٹربیونلز کیلئے بیلاگ اور سستا انصاف بہم پہنچانا ممکن ہو سکے۔

(د) صوبائی بار کونسل کی جائیداد اور فنڈز کے معاملات کا انتظام اور بندوبست کرنا اور انکی سرمایہ کاری کرنا۔

(ذ) بار کونسل کے ممبران کے الیکشن کا انعقاد کرنا۔

(ر) بار ایسوسی ایشن کی منظوری یا نامنظوری اور اسکو چلانے کیلئے شرائط مقرر کرنا۔

(ژ) ایسے دیگر تمام امور کی انجام دہی جو اس اہلیت کے تحت اس پر عائد ہوتے ہوں اور ان تمام ہدایات کی بجا آوری جو وقتاً فوقتاً پاکستان بار کونسل کی طرف سے اسے دی گئی ہوں۔

(۲) صوبائی بار کونسل اپنے بتائے ہوئے قواعد کے مطابق اور اسکی صوابدید پر اس مقصد کیلئے موجود فنڈز کی حدود کو محفوظ رکھتے ہوئے مفلس مقدمہ کرنے والے کو مفت قانونی امداد فراہم کر سکتا ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے تحت تحویل دار کا تقرر

مدعی اگر عدالت کو مقدمہ میں یہ باور کرائے کہ وہ متنازعہ جائیداد کا مالک ہے اور اس سے اس کا حقیقی مفاد وابستہ ہے جس کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ اگر عدالت انصاف کے لئے مناسب سمجھے تو متنازعہ جائیداد کیلئے وصول کنندہ کا تقرر کر سکتی ہے۔ جس کی تفصیل ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے حکم ۴۰ (ORDER XL) میں موجود ہے۔

تحویل داران کا تقرر:

مذکورہ قانون کے حکم ۴۴ کے قاعدہ ۱ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے مطابق، جب عدالت انصاف وسہولت کیلئے مناسب سمجھے تو بذریعہ حکم

(الف) ڈگری صادر ہونے سے پہلے یا بعد میں کسی جائیداد کے لئے تحویل دار کا تقرر کر سکتی ہے

(ب) کسی شخص کے قبضہ یا تحویل میں سے جائیداد کو نکال سکتی ہے؛

(پ) جائیداد مذکور کو وصول کنندہ کے قبضہ، تحویل یا انتظام میں دے سکتی ہے؛

(ت) وہ تمام اختیارات جو دعوے اور جواب دعوے کو دائر کرنے اور جائیداد کی وصولی، انتظام، حفاظت، نگہداشت اور ترقی کے لئے جائیداد کا کرایہ اور منافع کی وصولی کرنے اور اس کے استعمال اور سپرداری کے لئے اور دستاویزات کی تکمیل کے لئے جو مالک کو خود حاصل ہیں یا وہ اختیارات جو عدالت مناسب سمجھے، تحویل دار کو عطاء کر سکتی ہے۔

مذکور قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، اس قاعدہ سے عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی شخص کے جس کو فریق مقدمہ نکالنے کا حق نہ رکھتا ہو، قبضہ یا تحویل سے جائیداد کو نکالے۔

معاوضہ کی ادائیگی:

مذکورہ قانون کے حکم 40 کے قاعدہ (۲) کے مطابق، عدالت عام یا خاص حکم کے ذریعے رقم مقرر کر سکتی ہے جو کہ تحویل دار کی خدمات کے صلے میں معاوضہ کے طور پر ادا کی جائے گی۔

فرائض:

مذکورہ قانون کے حکم 40 کے قاعدہ ۳ کے مطابق، ہر تحویل دار جو مقرر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ۔

(الف) ضمانت (اگر کوئی ہو) جو عدالت مناسب سمجھے مہیا کرے کہ با ضابطہ طور پر جو جائیداد سے حاصل ہوگا اس کا وہ حساب دیگا؛

(ب) اپنا حساب اس معیاد میں اور اس نمونہ میں جمع کرائے جس کی عدالت ہدایت کرے؛

(پ) جس طرح عدالت ہدایت کرے واجب الادا رقم جمع کرائے؛ اور

(ت) اگر نقصان جائیداد کو اس کے دانستہ قصور یا غفلت کی وجہ سے پہنچے تو اس کا ذمہ دار ہوگا۔

تحویل دار کے فرائض کا نفاذ:

مذکورہ قانون کے حکم 40 کے قاعدہ ۴ کے مطابق، اگر تحویل دار۔

(الف) اپنا حساب مقرر معیاد اور نمونہ میں جو کہ عدالت نے ہدایت کی ہو، جمع نہ کرائے؛ یا

(ب) اپنی واجب الادا رقم جس طرح عدالت نے ہدایت کی ہو جمع نہ کرائے؛ یا

(پ) جائیداد کو اس کے دانستہ قصور یا غفلت سے نقصان پہنچے۔

تو عدالت ہدایت کر سکتی ہے کہ اس کی جائیداد قرق اور نیلام کر دی جائے اور حاصل شدہ رقم کو اس کی طرف واجب الادا رقم یا اس کی وجہ سے ہونے والے نقصان کی ادائیگی کے لئے استعمال کیا جائے اور باقی رقم اگر ہو تو تحویل دار کو ادا کی جائیگی۔

کلکٹر کب تحویل دار مقرر ہو سکتا ہے:

مذکورہ قانون کے حکم 40 کے قاعدہ ۵ کے مطابق، اگر جائیداد اراضی مال گزاری سرکار یا ایسی اراضی ہو جس کی مال گزاری انڈکاک کی گئی ہو اور عدالت کے اندازہ کے مطابق کلکٹر کے زیر انتظام متعلقہ افراد کے حقوق کو فائدہ ہوگا تو عدالت کلکٹر کی رضامندی سے اسے مذکورہ جائیداد کا تحویل دار مقرر کر سکتی ہے۔

ڈاک خانے کے متعلق جرائم، سزائیں اور طریقہ کار

ڈاک خانہ چونکہ عوام کو سہولیات پہنچاتا ہے اور اسکے بدلے میں ڈاک خانے کو رقم ادا کی جاتی ہے جہاں سہولیات مہیا کی جاتی ہیں وہاں پر ہی جرائم سرزد ہو جاتے ہیں جس پر سزائیں دی جاتی ہیں اس کی مزید تفصیل ڈاک خانے کے قانون مجریہ ۱۸۹۸ء میں درج ہے۔

ڈاکیا کے غیر انسانی رویہ پر جرمانہ۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴۹ کے تحت جس کسی شخص کو ڈاک یا ڈاک کے تھیلے تقسیم کرنے کیلئے ملازم رکھا گیا ہے۔

(ا) ملازمت کے دوران وہ نشہ کی حالت میں ہو یا

(ب) وہ غیر محتاط رویے یا کسی دوسرے غیر انسانی رویہ میں ہو جسکی وجہ سے ڈاک کے تھیلے یا ڈاک کو کوئی خطرہ لاحق ہو یا

(ج) ڈاک کے تھیلے یا ڈاک کو محفوظ طریقے سے پہنچانے کیلئے مناسب دیکھ بھال نہ کرے تو ڈاکیے کو اسکے اس عمل پر جرمانے کی سزا دی جائے گی جسکی حد ۵۰ روپے ہوگی۔

ڈیوٹی سے غیر حاضر رہنے پر سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۵۰ کے تحت جس کسی شخص کو ڈاک کے ذریعے ڈاک کو یا ڈاک کے تھیلے کو پہنچانے اور تقسیم کرنے کے لئے ملازمت میں رکھا ہوا اور وہ خود ہی کسی اجازت کے بغیر یا ایک ماہ پہلے نوٹس دیئے بغیر اپنے فرائض سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ تو اسکو قید کی سزا ہوگی جسکی حد ایک ماہ ہے یا جرمانہ کی سزا بھی دی جائے گی جسکی حد ۵۰ روپے ہوگی۔

رجسٹر پر غلط اندراج پر سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۵۱ کے تحت جس کسی شخص کو ڈاک کے ذریعے ڈاک کو یا ڈاک کے تھیلے کو پہنچانے اور تقسیم کرنے کیلئے ملازمت میں رکھا گیا ہے اور وہ ایسی ملازمت کے دوران رجسٹر پر غلط اندراج کر کے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہو کہ وہ اس جگہ پر گیا ہے یا ڈاک تقسیم کر دی گئی ہے جبکہ اس نے نہ تو ڈاک تقسیم کی ہے اور نہ ہی اس جگہ پر وہ گیا ہے تو اسکو قید کی سزا دی جائے گی جسکی حد ۶ مہینے ہے یا جرمانہ بھی ہوگا جسکی حد ۱۰۰ روپے ہے یا پھر دونوں سزائیں ہوں گی۔

ڈاک کو چوری کرنا، تباہ کرنا یا دیگر معاملات میں سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۵۲ کے مطابق جو کوئی ڈاک خانے کا آفیسر چوری کرتا ہے بد دیانتی کرتا ہے یا کسی بھی مقصد کیلئے راز تباہ کرتا ہے یا ڈاک کو یا ڈاک میں موجود کسی چیز کو کہیں پھینک دیتا ہے۔ تو اسکو قید کی سزا ہوگی جسکی حد سات سال ہوگی اور اسکو جرمانے کی سزا بھی ہوگی۔

ڈاک کو کھولنے، رکھنے اور تاخیر سے پہنچانے پر سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۵۳ کے تحت جو کوئی ڈاک خانے کا آفیسر اپنے فرائض کے برعکس ڈاک کو کھولتا ہے یا اپنی مرضی سے ڈاک کو اپنے پاس رکھتا ہے یا ڈاک کو پہنچانے میں تاخیر کرتا ہے تو ایسے شخص کو قید کی سزا ہوگی جسکی حد دو سال ہوگی یا جرمانہ ہوگا یا پھر دونوں سزائیں ہوں گئیں۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس قانون کے تحت اس دفعہ کا کوئی بھی حصہ ڈاک کو کھولنے، اپنے پاس رکھنے یا تاخیر سے

پہنچانے کیلئے رسائی نہیں دیتا جب تک کہ ایسے احکامات واضح طور پر وفاقی حکومت یا عدالت کی طرف سے نہ ہوں۔

ڈاک کی زیادہ رقم لینا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۵۴ کے تحت جو کوئی ڈاک خانے کا آفیسر ہو۔

(a) فراڈ کے ذریعے ڈاک پر کوئی بھی غلط دفتری نشان لگائے یا

(b) فراڈ کے ذریعے ڈاک پر سے کوئی بھی دفتری نشان ہٹاتا ہے یا تبدیل کر دیتا ہے یا۔

(c) ڈاک کی تقسیم کیلئے ڈاک کے اخراجات کی مد میں رقم وصول کرتا ہے جو کہ اس قانون کے تحت وصول نہیں کی جا سکتی تو اسکو قید کی سزا ہوگی جسکی حد دو سال ہے اور اسکے ساتھ اسکو جرمانہ کی سزا بھی ہوگی۔

ڈاک خانے کے کاغذات گم یا تبدیل کرنے پر سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۵۵ کے تحت جو کوئی ڈاک خانے کا آفیسر ہو اور وہ اپنے پاس ڈاک خانے کے کاغذات رکھتا ہو اور فراڈ کے ذریعے کوئی بھی کاغذات تیار کرتا ہے یا تبدیل کرتا ہے یا کاغذات تباہ کر دیتا ہے تو اسکو قید کی سزا ہوگی جسکی حد دو سال ہے اور اسکو جرمانے کی بھی سزا ہوگی۔

ڈاک کو فراڈ کے ذریعے اخراجات ادا کیے بغیر بھیجنا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶۵ کے تحت ڈاک خانے کا کوئی بھی آفیسر اگر ڈاک خانے کو اخراجات ادا کیے بغیر جو اس قانون کے تحت لاگو ہوں۔ ڈاک کے ذریعے بھیجتا ہے یا ڈاک کے تھیلے میں ڈاک دیتا ہے تاکہ وہ حکومت سے فراڈ کر سکے تو اسکو دو سال قید کی سزا ہوگی اور جرمانہ کی بھی سزا ہوگی۔

قبائلی علاقوں میں جرائم پر سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۵۷ کی ذیلی دفعہ ا کے تحت جو کوئی ڈاک خانے کا آفیسر قبائلی علاقے میں کسی بھی جگہ تعنیات ہوا ہو جہاں پر وفاقی حکومت کی طرف سے ڈاک خانے بنائے گئے ہوں یا اس کو ایسی جگہ پر ڈاک کی ٹکٹیں فروخت کرنے کیلئے تعنیات کیا ہوا اور اگر وہ وہاں پر کوئی جرم سرزد کرتا ہے جو کہ اس قانون کے تحت قابل سزا ہے تو یہ جرم اس جگہ پر موجود عدالت یا وفاقی حکومت کی طرف سے تعنیات کردہ آفیسر جرم کی سماعت کرسکتا ہیں اور اس کو سزا دے سکتے ہیں،

(۲) ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۸۸ اس دفعہ کے تحت سرزد کسی بھی جرم پر لاگو نہیں ہوگی۔

لیٹر بکس کونقصان پہنچانے کی صورت میں سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶۲ کے تحت جو کوئی شخص لیٹر بکس جو کہ ڈاک خانے کی طرف سے لگائے گئے ہوں کو آگ لگائیں یا دھماکہ خیز مواد کو آگ لگا کر بدامنی (Nuisance) پیدا کریں یا ایسے لیٹر بکس کو نقصان پہنچانے کیلئے کوئی کام کریں تو ایسے شخص کو ایک سال کی قید کی سزا ہوگی یا جرمانہ کی سزا ہوگی یا دونوں سزائیں ہوں گی۔

ڈاک خانے یا لیٹر بکس کو نقصان پہنچانا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶۳ کے تحت کوئی شخص بغیر کسی اختیار کے ڈاک خانے پر یا لیٹر بکس پر اشتہار لگائے ، نوٹس لگائے ، کاغذات لگائے یا رنگ کر دے تو ایسے شخص کو جرمانہ کی سزا ہوگی جسکی حد ۵۰ روپے ہے۔

ڈاک کے ارسال پر شرائط

ڈاک خانہ خطوط کو اوراس سے ملحقہ اشیاء کو منزل تک پہنچانے میں ذمہ دار ہوتا ہے لیکن اس کیلئے کچھ شرائط ہیں جس کی تفصیل ڈاک خانے کا قانون مجریہ ۱۸۹۸ء میں درج ہے۔

ڈاک کا ارسال کرنا۔

(۱) مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۸ کے مطابق وفاقی حکومت ڈاک بھیجنے والے یا کسی دوسرے پتہ پر ڈاک دوبارہ بھیجنے کیلئے قواعد کے مطابق جو شرائط مناسب سمجھے لگائے گی۔

(۲) ذیلی دفعہ ۱ میں دیئے گئے قواعد کے علاوہ ڈاک بھیجنے والا ڈاک بھیجنے کے بعد ڈاک کو واپس نہیں بلا سکتا اور نہ ہی کسی دوسرے پتہ پر ارسال کرنے کیلئے زور دے سکتا ہے۔

ممنوعہ اشیاء کا ارسال کرنا۔

(۱) مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۹ کے تحت کوئی بھی شخص ڈاک کے ذریعے دھماکہ خیز ، خطرناک ، فحش ، زہریلا ، نقصان رساں مواد ڈاک کے ذریعے نہیں بھیجے گا اور نہ یہ کوئی تیز دھار والا آلہ جس کو اچھی طرح سے محفوظ نہ بنایا گیا ہو یا کوئی بھی زندہ چیز جو کسی بھی ڈاک کے جز کو یا ڈاک کے آفیسر کو نقصان پہنچائے ڈاک کے ذریعے نہیں بھیجے گا۔

(۲) کوئی بھی شخص ڈاک کے ذریعے کوئی ایسی شے نہیں بھیجے گا جو ڈاک کے اجزاء کو، یا پوسٹ آفس کے آفیسر کو نقصان پہنچائے۔

ناشائستہ اشیاء ارسال کرنا۔

(ا) مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۰ کے مطابق کوئی بھی شخص ڈاک کے ذریعے کوئی بھی ناشائستہ یا فحش، چھپی ہوئی کتابیں، تصویریں، پتھر کا چھاپا، کندہ کاری، کتاب یا کارڈ یا کوئی بھی ناشائستہ کالم ڈاک کے ذریعے نہیں بھیجے گا۔

(ب) کوئی بھی شخص ڈاک کے کسی بھی جز پر یا لفافہ پر ناشائستہ، فحش، دھمکی خیز الفاظ تحریر کرکے ڈاک کے ذریعے نہیں بھیجے گا۔

ڈاک کا ملتوی کرنا۔

(ا) مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۲ کے مطابق وفاقی حکومت کے بنائے ہوئے قواعد کے مطابق ڈاک خانے کا تقسیم کرنے والا یا ڈاک خانے میں ڈاک اس وقت تک رکھ سکتا ہے جب تک یہ ضروری ہو۔

(۲) جہاں ڈاک کیلئے پارسل کا علیحدہ انتظام کیا جائے پارسل ان کے ذریعے آگے بھیجے جائیں اگر کسی مقصد کیلئے پارسل ڈاک خانے میں رکھنے ضروری ہوں تو وہ اس مقصد کیلئے رکھے جائیں گے۔

قانون کی خلاف ورزی کرنا۔

(ا) مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۳ کے مطابق کوئی بھی ایسی ڈاک جو اس قانون کی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بھجوائی جائے گی تو اسے ڈاک خانے میں رکھ لیا جائے گا تو پھر اسے یا تو بھیجنے والے کو واپس کر دیا جائے گا یا اس کی منزل پر اسے پہنچایا جائے ااگر اخراجات زیادہ ہیں تو وہ بھی وصول کیے جائیں گے۔

(۲) ڈاک خانے کا کوئی بھی انچارج آفیسر یا کوئی بھی پوسٹ ماسٹر جنرل کے طرف تعنیات کردہ آفیسر کسی بھی اخبار، کتاب، پیکٹ کو کھول سکتا ہے جسے وہ سمجھے کہ یہ ڈاک دفعہ ۲۰ یا دفعہ ۲۱ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بھیجی گئی ہے۔

(ا) ماسوائے ذیلی دفعہ ا کے کوئی بھی ڈاک جو ڈاک خانے کے ذریعے بھیجی جائے دفعہ ۱۹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بھیجی جائے اور اگر پوسٹ ماسٹر جنرل ضروری سمجھے تو اسے کھول لے اور اسے تباہ کرسکتا ہے۔

(ب) کوئی بھی ڈاک جو دفعہ ۲۰ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بھیجی جائے تو اسکو وفاقی حکومت کے بتائے ہوئے قواعد کے مطابق مٹایا جائے گا۔

ڈاک کی رجسٹریشن اور انشورنس

ڈاک بھیجنے والا شخص کسی چیز کو ڈاک خانے کے ذریعے بھیجتے وقت اس کی رجسٹریشن کرواسکتا ہے ڈاک خانوں میں جہاں ضروری ہو انشورنس کی سہولت بھی فراہم کرتے ہیں اس کی تفصیل "ڈاک خانے کے قانون مجریہ ۱۸۹۸ء میں بیان کی گئی ہے۔

ڈاک کی رجسٹریشن۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۸ کے مطابق ڈاک بھیجنے والا ڈاک خانے میں ڈاک کی رجسٹریشن کرواسکتا ہے اور اسکی رسید حاصل کرسکتا ہے اور ڈاک کی رجسٹریشن کروانے کی صورت میں وفاقی حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے اس قانون کے تحت ڈاک کی ترسیل کرنے کیلئے مزید فیس مقرر کرے گی۔

ڈاک کی انشورنس۔

(الف) مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۰ کے مطابق وفاقی حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے ہدایت کرے گی کہ ڈاک میں بھیجی گئی کسی چیز کی انشورنس کروائی جاسکتی ہے۔ انشورنس اس ڈاک خانے میں ہوگی جس سے یہ ڈاک بھیجی گئی ہے اور اس کی رسید ارسال کنندہ شخص کو دی جائے گی تاکہ ڈاک کی ترسیل کے بعد ڈاک گم یا خراب ہوجانے کی صورت میں نقصان کا ازالہ کیا جاسکے۔

(ب) ڈاک کی رجسٹریشن کی فیس کے علاوہ وفاقی حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے ڈاک کے ذریعہ ترسیل شدہ اشیاء کی انشورنس کیلئے مزید فیس مقرر کرے گی۔

ڈاک کی انشورنس کے بعد وفاقی حکومت کی ذمہ داری۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۳ کے مطابق وفاقی حکومت کی طرف سے مقرر شدہ پابندیوں اور شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے وفاقی حکومت بیمہ شدہ ڈاک کے گم یا خراب ہونے یا نقصان پہنچنے کی صورت میں معاوضہ دے گی جو کہ بیمہ شدہ معاوضے سے زیادہ نہیں ہوگا۔ مگر شرط ہے کہ گم شدہ ڈاک کی قیمت نقصان سے زیادہ نہیں ہوگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ وفاقی حکومت اس وقت تک رقم کی واپسی کیلئے اپنے اوپر ذمہ داری نہیں لے گی جب تک یہ رقم جس کو بھیجی گئی ہے اس سے وصول نہ کرلی جائے۔

وضاحت:۔ جو ڈاک اس دفعہ کے تحت بھیجی جائے گی اس کو (Value payable) ڈاک کہیں گے۔

منی آرڈر

رقم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کیلئے متعدد ذرائع وجود میں آچکے ہیں۔ یہ ذرائع رقوم کو ذمہ داری سے منزل تک پہنچاتے ہیں ان ذرائع میں ڈاک خانے کے تحت بذریعہ منی آرڈر رقم بھیجنا بھی ایک ذریعہ ہے۔ جس سے متعلق معلومات

ڈاک خانے کے قانون مجریہ ۱۸۹۸ء (The Post Office Act, 1898) کے باب نہم میں درج ہے۔

منی آرڈر کا نظام اور اسکے متعلق قواعد بنانے کا اختیار:

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق وفاقی حکومت ڈاک خانے کے ذریعے چھوٹی رقوم کو بذریعہ منی آرڈر بھیجنے کیلئے سہولت فراہم کرے گی اور منی آرڈر سے متعلقہ معاملات کیلئے قواعد بنائے گی۔ جیسا کہ؛

(الف) منی آرڈر کرنے کیلئے رقم کی حد کا تعین؛

(ب) ایسا عرصہ جس میں منی آرڈر قابل قبول رہے؛ اور

(ج) کمیشن کے نرخ یا منی آرڈر کی فیس سے متعلق معاملات۔

رقم بھیجنے والے کا رقم کی واپسی وصول کنندہ کے نام کی تبدیلی کا اختیار:

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴۴ کی ذیلی دفعہ ۱ کے تحت وفاقی حکومت قواعد کے ذریعے دفعہ ۴۳ کے تحت کمیشن کے اضافی نرخ یا فیس مقرر کرنے پر جو شرائط وضع کریگی کہ جو شخص ڈاکخانے کے ذریعے رقم کو بطور منی آرڈر بھیج رہا ہے اگر وہ رقم وصول کرنے والے کو نہیں دی گئی تو دوبارہ اسے ادا کی جائے یا پھر ایسے شخص کو ادا کردی جائے جیسی ہدایات دی گئی ہوں۔

(۲) اگر منی آرڈر لینے اور بھیجنے والا نہ لیں اور تو منی آرڈر کے اجراء کے بعد ایک سال کے اندر منی آرڈر بھیجنے یا لینے والا منی آرڈر کو طلب نہیں کرتا تو اس عرصہ کے گزر جانے کے بعد حکومت سے یہ منی آرڈر طلب نہیں کیا جاسکتا۔

دیگر ممالک کیساتھ منی آرڈر کے متعلق انتظامات۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴۶ کی ذیلی دفعہ ۱ کے تحت جہاں پر پاکستان اور کسی دوسرے ملک کے درمیان منی آرڈر کی ادائیگی ڈاک کے ذریعے طے پا گئی ہو تو وفاقی حکومت اس کو عملی جامہ پہنانے کیلئے قواعد بنائے گی۔ جیسا کہ

(الف) منی آرڈر کا اجراء شرائط کے تحت ہوا ہے اور اسکی ادائیگی پاکستان میں ہوگی۔

(ب) کمیشن کے نرخ لاگو ہوں گے۔

منی آرڈر کی غلط شخص کو ادائیگی کے بعد واپسی:

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴۷ کے تحت اگر کسی شخص کو ثابت کرنا پڑتا ہے اور مناسب وجہ کے بغیر منی آرڈر کو واپس کرنے سے انکار یا غفلت کرتا ہے۔

(الف) اگر کوئی رقم منی آرڈر کی صورت میں ڈاک خانے کے آفیسر سے کسی شخص کو اصل رقم سے زیادہ ادا ہوگئی ہے یا

(ب) منی آرڈر کی رقم ڈاک خانے کے آفیسر سے اصل شخص کے علاوہ کسی اور شخص کو ادا کر دی گئی ہے۔ تو ایسی رقم ڈاک خانے کے پوسٹ ماسٹر جنرل کی طرف سے نامزد کردہ آفیسر غفلت کرنے والے یا انکار کرنے والے شخص سے وصول کرے گا اور یہ ایسے ہی تصور کیا جائے گا کہ یہ بقاجات لینڈ ریونیو کی مد میں اس پر باقی تھے۔

منی آرڈر کی صورت میں ذمہ داری سے استثنیٰ:

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴۸ کے تحت کوئی بھی قانونی چارہ جوئی یا مقدمہ حکومت یا ڈاک خانے کے کسی آفیسر کے خلاف دائر نہیں کیا جاسکتا۔ مگر شرط ہے کہ

(الف) کوئی بھی چیز جو اس باب کے تحت وفاقی حکومت کے قواعد کے تحت عمل میں لائی گئی ہو؛ یا

(ب) منی آرڈر کی رقم کی غلط ادائیگی جو کہ رقم بھیجنے والے کی نامکمل یا غلط معلومات جیسے رقم لینے والے کا نام یا پتہ کی وجہ سے ہوا ہو مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ نامکمل معلومات یہ قبول کر لینے کیلئے کافی ہوں کہ یہ معلومات رقم وصول کرنے والے کی شناخت کیلئے کافی ہیں؛ یا

(ج) اگر منی آرڈر کی ادائیگی ڈاک خانے کے آفیسر سے کسی بھی واقعاتی غفلت یا غلطی کیوجہ سے موخر کر دی جاتی ہے یا کسی بھی دوسری وجہ سے ماسوائے آفیسر کی اپنی مرضی سے یا فراڈ سے یا اسکی غلطی سے ہوا ہو؛ یا

(د) منی آرڈر کی کوئی بھی غلط ادائیگی جو اسکے اجراء کے ایک سال گزر جانے کے بعد کی جائے؛ یا

(ر) کوئی بھی غلط ادائیگی یا منی آرڈر کی ادائیگی میں تاخیر ڈاک خانے کے کسی بھی ایسے آفیسر سے ہوئی ہو جو وفاقی حکومت کی طرف سے نہ بنایا گیا ہو۔

پاکستان میں تعلیمی مراکز کا قیام

تعلیم انسان کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور تعلیم کے حصول کیلئے جتنا زیادہ مطالعہ کیا جائے اتنا ہی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اس لئے حکومتِ پاکستان نے مطالعہ کے فروغ کیلئے مختلف علاقوں میں تعلیمی مراکز کو قائم کرنے کے قانون پاکستان تعلیمی مراکز (The Pakistan Study Centers Act, 1976) کے تحت مختلف یونیورسٹیوں میں قائم کئے گئے ہیں ان مراکز کے قیام اور فرائض وغیرہ کے متعلق بنیادی معلومات درج ذیل ہیں۔

سٹڈی مطالعہ کے فروغ کیلئے مختلف جگہوں پر مراکز قائم کیے ہیں تا کہ عوام کو کتب کی فراہمی آسانی سے میسر ہو اور وہ مراکز

میں پرسکون ماحول میں زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرسکیں جسکی تفصیل "پاکستان میں مطالعہ کے مراکز کے قانون ۱۹۷۶ء"

(The Pakistan Study Centres Act, 1976)

مراکز اوراداروں کا قیام۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کے تحت، پاکستان کے مختلف علاقوں میں وفاقی حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے کسی یونیورسٹی میں قائم کرے گی جس یونیورسٹی کا نوٹیفکیشن میں ذکر ہو اور اسلام آباد یونیورسٹی (قائداعظم یونیورسٹی) میں نیشنل انسٹیوٹ آف پاکستان سٹڈیز قائم کرے گی۔

مرکز کے فرائض۔

(الف) مذکورہ قانون کی دفعہ ۴ کے مطابق تعلیمی مرکز پاکستان کے مختلف علاقوں سے لوگوں کو زبانوں ،لٹریچر، سماجی ڈھانچے، روایات اور رویوں کے مطالعے میں مصروف کرے گا؛

(ب) سنٹر یونیورسٹی کے معیار اور ہدایات کے مطابق جس یونیورسٹی میں سنٹر قائم کیا گیا ہے وہاں پر انڈر گریجویٹ، گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ اور دوسرے پروگرام قائم کرے گا؛

(ج) دوسرے سنٹروں، تعلیم اور تحقیق کے اداروں کے درمیان معاونت اور ضابطہ اخلاق کو بڑھایا جائے گا؛

(د) مرکز تعلیم اور تحقیق کی ترقی کیلئے سیمینار، کانفرنسیں اور ریفریشر کورس کا انتظام کرے گا؛ اور

(ر) جس یونیورسٹی میں مرکز قائم کیا گیا ہے اسکی مشاورت سے وفاقی حکومت مرکز کو مخصوص مضامین میں تحقیق اور تعلیم کو ترقی دینے کیلئے اقدامات کرنے کیلئے ہدایت کرے گی۔

ادارے کے فرائض۔

(الف) مذکورہ قانون کی دفعہ ۵ کے مطابق ادارہ تعلیم اور تحقیق کیلئے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کا تقرر کرے گا۔

(ب) تحقیق کرنے والوں کو تربیت دی جائے گی۔

(ج) اسلام آباد یونیورسٹی (قائداعظم یونیورسٹی) کی ہدایات اور معیار کے مطابق متعلقہ مضامین میں ایم۔اے، ایم۔فل، پی۔ایچ۔ڈی اور دوسرے پروگرام کیلئے انتظام کریگی۔

(د) دوسرے تحقیق اور تعلیم کے سنٹرز میں معاونت اور ضابطہ اخلاق کو ترویج دی جائے گی۔

(ر) تعلیم اور تحقیق کی ترقی کیلئے کانفرنسیں، سیمینار اور ریفریشر کورسز کا انتظام کرے گا۔

(س) وفاقی حکومت اسلام آباد یونیورسٹی (قائداعظم یونیورسٹی کی مشاورت کیساتھ ادارے کومخصوص فیلڈ میں تعلیم اور تحقیق کا بندوبست کرنے کیلئے ہدایات دیگی۔

زمین کے حصول کا قانون

زمین کے حصول کا قانون ۱۸۹۴ء میں وجود میں آیا اور اس کا اطلاق پورے پاکستان میں ہوتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد حکومت یا کسی بھی کمپنی کیلئے زمین کا حصول ہے جس میں عام لوگوں کا فائدہ ہو۔ زمین کے حصول کے ساتھ اس قانون میں لوگوں کے نقصان کی تلافی بھی کی گئی ہے اور اس کا باقاعدہ طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ اس قانون میں دو قسم کے فائدے پائے جاتے ہیں ایک تو یہ کہ اگر حکومت کو مفادِ عامہ کیلئے کوئی بھی منصوبہ شروع کرنے کیلئے زمین درکار ہوتی ہے تو یہ قانون اسے اجازت دیتا ہے کہ وہ زمین کا حصول ممکن بنائے یا پھر اگر کسی کمپنی کو اپنا کوئی منصوبہ چلانے کیلئے زمین درکار ہوتی ہے تو وہ اس قانون کے تحت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس قانون کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر حکومت یا کمپنی جس شخص سے زمین حاصل کرتی ہے تو یہ قانون انہیں اس زمین کی مناسب قیمت کی ادائیگی یا نقصان کی تلافی کو یقینی بناتا ہے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس قانون میں زمین کا حصول صرف اور صرف مفادِ عامہ کیلئے کیا جائے گا اور اس میں کسی بھی شخص کا ذاتی مفاد شامل نہیں ہوگا۔ اس کی مزید تفصیل زمین کے حصول کے قانون مجریہ ۱۸۹۴ء میں درج ہے۔

ابتدائی نوٹیفکیشن کی اشاعت اور افسر کے اختیارات۔

اس قانون کی دفعہ ۴ کے تحت جب صوبائی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اسے مفادِ عامہ میں کسی علاقے میں زمین کے حصول کی ضرورت ہے یا پڑسکتی ہے تو صوبائی حکومت اس سلسلے میں سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن جاری کرے گی اور اس علاقے کا کلکٹر نوٹفکیشن کے متن کو اشاعت کے ذریعے علاقے کی نماں جگہوں پر چسپاں کرے گا۔ اس کے نتیجے میں کوئی بھی مجاز افسر صوبائی حکومت خصوصی یا عمومی بااختیار مندرجہ ذیل امور سرانجام دے گا۔

(i) اس علاقے میں داخل ہوکر سروے کرے یا زمین کی پیمائش کرے۔

(ii) زمین کو کھودے یا اس میں سوراخ کرے۔

(iii) اس زمین کی باونڈری (حد بندی) کا تعین کرے جس کا حصول مفادِ عامہ کیلئے کیا جارہا ہے۔

(iv) نشانات اور زمین میں کھدائی کے ذریعے حد بندی اور توازن کا یقین کرے۔

(v) حد بندی کے مقصد کیلئے اگر سروے مکمل نہ ہوتو کھڑی فصل اور جنگل کو کاٹ ڈالے اور جنگلے وغیرہ کو ہٹا دے۔

تاہم کوئی بھی شخص کسی عمارت، چار دیواری، رہائش یا مکان سے ملحقہ باغ میں اس وقت تک داخل نہ ہوگا جب تک کہ مالک کی اجازت حاصل نہ کرے اور مالک کو اپنے اس اقدام سے آگاہی کے لیے سات روز پہلے تحریری نوٹس نہ بھیج دے۔

(2) **اعتراضات کی شنوائی۔**

اس قانون کی دفعہ ۸-5 کے تحت اگر کسی شخص کو صوبائی حکومت کی جانب سے مفادِ عامہ کیلئے درکار زمین پر اعتراض ہے تو وہ شخص اپنا اعتراض نوٹیفکیشن جاری ہونے کے تیس دن کے اندر اندر داخل کر سکتا ہے جس کا طریقہ کار درج ذیل ہے۔

(i) کسی قسم کا بھی اعتراض کلکٹر کو تحریری صورت میں دیا جائے گا۔

(ii) کلکٹر اعتراض داخل کرنے والے شخص کو شنوائی کا ایک موقع دے گا تا کہ وہ اپنا موقف بذاتِ خود یا اپنے کسی نمائندے یا وکیل کے ذریعے بیان کر سکے۔

(iii) کلکٹر تمام اعتراضات سننے اور اگر فروخت ہو تو مناسب تفتیش کرنے کے بعد تمام ریکارڈ اور اپنی سفارشات صوبائی حکومت کو پیش کرے گا۔ اور اعتراضات پر صوبائی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

مفادِ عامہ کیلئے زمین کے حصول کا باضابطہ اعلان:۔

اس قانون کی دفعہ ٦ کے تحت اگر صوبائی حکومت کلکٹر کے اعتراضات پر رپورٹ اور سفارش کا جائزہ لینے کے بعد مطمئن ہو کہ مفادِ عامہ یا کمپنی کیلئے زمین درکار ہے تو اس مقصد کیلئے سیکریٹری کے دستخط سے اس حکومت کیلئے ایک اعلامیہ جاری کیا جائے گا۔ یہ اعلامیہ سرکاری گزٹ میں چھاپا جائے گا جس میں ضلع یا اس علاقے کا نام، زمین کے حصول کا مقصد زمین کی حدود اربعہ اور جو منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور وہ جگہ جہاں یہ منصوبہ دیکھا جا سکتا ہے جس میں زمین کا حصول مطلوب ہے درج ہونگے۔ یہ اعلامیہ اس امر کا حتمی ثبوت ہوگا کہ زمین کا حصول مفادِ عامہ کیلئے درکار ہے اور یہ اعلامیہ جاری کرنے کے بعد حکومت وہ زمین آگے دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق حاصل کر سکتی ہے۔

اعلامیئے کے بعد کلکٹر کا زمین کے حصول کیلئے حکم نامہ۔

دفعہ ۷ کے تحت یہ بات اعلامیئے کے ذریعے طے ہو جائے گی کہ زمین کا حصول مفادِ عامہ یا کمپنی کیلئے ہے تو صوبائی حکومت یا صوبائی حکومت کی طرف سے مجاز افسر کلکٹر کو ہدایت دے گا کہ وہ زمین کے حصول کا حکم نامہ جاری کرے۔

زمین کی حد بندی، پیمائش اور منصوبہ بندی۔

دفعہ ۸ کے تحت کلکٹر کی طرف سے زمین کے حصول کا حکم نامہ جاری ہونے کے بعد کلکٹر زمین کی حد بندی کرائے گا اگر اس کی حد بندی پہلے سے نہ ہو چکی ہو، اور اسکے ساتھ ساتھ کلکٹر زمین کی پیمائش بھی کرائے گا اور اگر پہلے سے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی گئی تو منصوبہ بندی بھی کرائے گا۔

ملکیت لینے کا اختیار۔

دفعہ ۱۶ کے تحت کلکٹر کو با اختیار کیا گیا ہے کہ وہ تمام شرکائے زمین یا مالکان کو زمین کی قیمت یا ان کا اشتراک ادا کر کے زمین کی ملکیت اپنے قبضہ میں لے اور یہ ملکیت اور قبضہ مکمل طور پر حکومت کا ہوگا۔

بچوں کو انصاف دلانے کے نظام کا قانون

چونکہ بچے جسمانی طور پر کمزور اور ذہنی طور پر ناپختہ ہونے کی وجہ سے آسانی کے ساتھ مختلف طرح کے جرائم میں ملوث اور کسی بھی استحصال کا شکار ہو سکتے ہیں اسلئے نہ صرف شرعی احکامات میں انکے لئے خصوصی رعاتیں دی گئی ہیں بلکہ ہر مہذب معاشرے میں انکے لئے خصوصی قوانین وضع کئے گئے ہیں۔ پاکستان میں بھی اس ضمن میں بعض دیگر قوانین کے علاوہ "بچوں کو انصاف دلانے کے نظام کا قانون مجریہ ۲۰۰۰ء" نافذ کیا گیا ہے۔

قانونی مدد۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کے مطابق ہر وہ بچہ جس پر کسی جرم میں ملوث ہونے کا الزام ہو یا جو کسی جرم کا شکار ہوا ہو وہ حکومت کے خرچہ پر قانونی مدد حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔

کسی جرم میں ملوث ہونے کے الزام یا کسی جرم کا شکار ہونے کی صورت میں بچے کی قانونی امداد کیلئے حکومت کیطرف سے وکیل مقرر کیا جائے گا جس کا کچہری میں وکالت کرنے کا تجربہ کم از کم پانچ سال ہوگا۔

عدالت بچگان۔

دفعہ ۴ کے تحت بچوں پر مقدمہ چلانے کیلئے خصوصی عدالت بچگان کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس دفعہ کی رو سے ہر صوبائی حکومت متعلقہ ہائی کورٹ کے مشورے سے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے مخصوص علاقوں کیلئے ایک یا ایک سے زیادہ عدالت بچگان کا قیام عمل میں لائے گی۔ یہی اختیار ہائی کورٹ عدالت سیشن یا جوڈیشل مجسٹریٹ

درجہ اول کو بھی تفویض کر سکتی ہے اور اس مقصد کیلئے کم از کم سات سال تک وکالت کا تجربہ رکھنے والے وکلاء میں سے بعض کو تعینات کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ۴ کی ذیلی دفعہ (۳) کی رو سے عدالت بچگان کو ان مقدمات کی سماعت کا بلا شرکت غیرے اختیار حاصل ہے جن میں کسی بچے پر کسی جرم میں ملوث ہونے کا الزام ہو۔ ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے عدالت بچگان ایسے مقدمات کا فیصلہ چار ماہ میں کریں گی۔

عدالت بچگان کا ضابطہ کار۔

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ۲ کی رو سے عدالت بچگان اس ضابطے کی پیروی کرے گی جو ضابطہ فوجداری میں دیا ہوا ہے الا یہ کہ اس آرڈیننس میں اسکے خلاف کوئی بات درج ہو۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے عدالت بچگان اس روز کسی اور مقدمے کی سماعت نہیں کرے گی جس روز کسی ملزم بچے کے مقدمے میں شہادت کی جا رہی ہو۔

ذیلی دفعہ (۳) کی رو سے حسب ذیل کے علاوہ کوئی بھی فرد عدالتی نشست کے دوران عدالت بچگان میں حاضر نہیں ہوگا۔

(a) عدالت بچگان کے ارکان و افسران۔

(b) عدالت بچگان میں زیر سماعت مقدمے کے فریق اور دیگر ایسے افراد جو عدالتی کاروائی کے ساتھ براہ راست متعلق ہوں بشمول پولیس افسران کے۔

(c) دیگر ایسے افراد جنہیں عدالت بچگان حاضر ہونے کی ہدایت کرے اور۔

(d) بچے کا ولی۔

ذیلی دفعہ (۴) کی رو سے ایسے کسی مقدمے کی سماعت کے دوران کسی بھی مرحلے پر عدالت بچے کے مفاد، اور بھلائی کی خاطر کسی بھی شخص کو اتنے وقت کیلئے عدالت سے باہر جانے کیلئے کہہ سکتی ہے۔

ذیلی دفعہ (۵) کی رو سے ایسے کسی مقدمے کی سماعت کے دوران اگر عدالت مطمئن ہو کہ بچے کی عدالت میں حاضری ضروری نہیں ہے تو وہ اسکی غیر موجودگی میں سماعت جاری رکھے گی۔

ذیلی دفعہ (۶) کی رو سے عدالت میں پیش کیا گیا بچے اگر جسمانی یا ذھنی طور پر بیمار پایا جائے جسکے علاج کی

ضرورت ہوتو وہ اسے سرکاری خرچ پر علاج کیلئے ہسپتال یا کسی طبی ادارے میں بھجوائے گی۔

عمر کا تعین۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۷ کے مطابق اگر یہ سوال اٹھایا جائے کہ متعلقہ فرد اس قانون کے تحت بچہ ہے تو "بچوں کی عدالت" انکوائری کروائے گی اور میڈیکل رپورٹ کے مطابق بچے کی عمر ریکارڈ کروائے گی۔

مقدمات کی کاروائی شائع نہیں کی جائے گی۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۸ کے مطابق جب تک "بچوں کی عدالت" خصوصی طور پر اجازت نہ دے عدالت کی کاروائی کسی اخبار یا رسالہ میں شائع نہیں کی جائیگی اور نہ ہی بچے کا نام، پتہ، سکول، یا کوئی شناخت یا کوئی خاص چیز جو بالواسطہ یا بلاواسطہ بچہ کی شناخت میں رہنمائی کرے اور نہ ہی بچے کی تصویر شائع کی جائے گی۔

گرفتاری اور رہائی۔

دفعہ ۱۰ کی ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے اگر بچہ کسی جرم کے ارتکاب کے الزام میں گرفتار ہو جائے تو اس پولیس اسٹیشن کا انچارج آفیسر جہاں بچہ مقید رکھا گیا ہو جتنا جلدی ممکن ہو سکے درج ذیل کو مطلع کرے گا۔

(ا) بچے کے لواحقین کو اگر وہ دستیاب ہو سکیں بچے کی گرفتاری کے وقت، تاریخ اور بچوں کی عدالت کے نام کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا جسکے سامنے بچے کو پیش کیا جائے گا اور۔

(ب) تفتیش کرنے والے متعلقہ آفیسر کو تاکہ وہ بچے سے متعلق وہ تمام معلومات اور دوسرے تمام شوہدا کھٹے کر سکے جو بچوں کی عدالت کو انکوائری کرنے میں معاون ثابت ہوں۔

(۲) ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے جہاں بچہ ایسے جرم میں گرفتار ہو جائے جسکی ضمانت نہ ہو سکے تو بغیر کسی تاخیر کے گرفتاری کے ۲۴ گھنٹوں کے اندر بچے کو عدالت بچگان کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۳) کی رو سے ضابطہ فوجداری کی دفعات سے تعصب برتے بغیر اگر کسی قابل ضمانت جرم میں بچہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۹۶ کے تحت پہلے ہی رہا نہ کیا گیا ہو تو عدالت بچگان اسے ضمانت پر یا بغیر ضمانت کے رہا کر دے گی بشرطیکہ یہ باور کرنے کی معقول وجہ موجود نہ ہو کہ بچے کی رہائی سے وہ کسی خطرہ سے دوچار ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں اگر بچے کے والدین موجود نہ ہوں تو اسے پروبیشن آفیسر کی تحویل میں دیا جائے گا یا کسی دیگر مناسب شخص کے پاس یا بچوں کی بہبود سے متعلق کسی ادارے میں بھیج دیا جائے گا لیکن کسی بھی صورت میں بچے کو پولیس اسٹیشن یا جیل میں نہیں رکھا جائے گا۔

(۴) ذیلی دفعہ (۴) کی رو سے ذیلی دفعہ ۳ کے تحت کسی بچے کو ضمانت پر رہا نہ کیے جانے کی صورت میں عدالت بچگان اور بچے کے ولی کو تلاش کرنے کی ہدایت دے گی اور اگر بچے کا ولی مل جائے تو عدالت بچے کو فوراً ضمانت پر رہا کر دے گی۔

(۵) اگر ۱۵ سال سے کم عمر کے کسی بچے کو کسی ایسے جرم میں گرفتار یا محبوس کر لیا جائے جسکی سزا ۱۰ سال سے کم ہو تو اس کیساتھ ایسا ہی سلوک کیا جائے گا جیسے اس پر قابل ضمانت جرم کا الزام ہو۔

(۶) ۱۵ سال سے کم عمر کے کسی بچے کو امتناعی نظر بندی سے متعلق قوانین یا ضابطہ فوجداری کے باب viii کے تحت گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

(۷) باوجود کسی ایسی چیز کے جو ضابطہ فوجداری میں دی گئی ہو اور سوائے اس کے کہ جہاں بچوں کی عدالت کی یہ رائے ہو کہ سماعت میں تاخیر کا سبب خود مجرم کا کوئی فعل یا ترک فعل ہے یا کسی دوسرے شخص کا کوئی فعل یا ترک فعل ہے جو اس کیلئے کسی رائج الوقت قانون کی رو سے حاصل کسی حق یا استحقاق کو استعمال کرتے ہوئے کام کر رہا ہو بچہ جو کسی جرم کے ارتکاب میں حراست میں ہو اسے حسب ذیل صورتوں میں ضمانت پر رہا کر دیا جائے گا۔

(ا) اگر ایسا جرم سرزد ہوا ہو جسکی سزا موت ہے اور اسکو مسلسل حراست میں رکھے ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہو اور اس جرم میں اسکا ٹرائل مکمل نہیں ہوا۔

(ب) اگر ایسا جرم سرزد ہوا ہو جسکی سزا عمر قید ہے اور اسکو مسلسل حراست میں رکھے ۶ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہو اور اس جرم میں اسکا ٹرائل مکمل نہیں ہوا۔

(ج) جس سے ایسا جرم سرزد ہوا ہو جسکی سزا نہ تو موت ہو اور نہ ہی عمر قید اور اسکو ایسے جرم میں مسلسل ۴ ماہ سے زیادہ عرصے سے حراست میں رکھا گیا ہو اور اسکا اس جرم میں ٹرائل بھی مکمل نہ ہوا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ۱۵ سال یا اس سے زیادہ عمر کا بچہ زیر حراست ہو تو اگر یقین کرنے کیلئے کافی وجوہات موجود ہوں کہ بچہ کسی ایسے جرم میں ملوث ہے جو عدالت کی نظر میں سنجیدہ، خطرناک، نفرت انگیز، وحشیانہ، ہنگامہ خیز اور عوامی اخلاقیات کیلئے افسوسناک ہے یا وہ پہلے بھی ایسے جرم میں ملوث رہا ہے جسکی سزا موت یا عمر قید ہے تو عدالت ضمانت دینے سے انکار بھی کر سکتی ہے۔

بچوں کوانصاف فراہم کرنے کے قواعد

حکومت بچوں کی گرفتاری کے بعد انکی پڑھائی، تربیت اور قانونی مدد فراہم کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور یہ سب کچھ ممکن بنانے کیلئے ادارے قائم کر رہی ہے جسکی تفصیل بچوں کو انصاف فراہم کرنے کے قواعد مجریہ ۲۰۰۱ء میں مذکور ہے۔

قانونی مدد۔

(۱) مذکورہ قواعد کے قاعدہ نمبر ۳ کے مطابق اگر بچوں کی عدالت یہ سمجھے کہ وکیل جو حکومت کیطرف سے بچے کے مقدمے کو لڑنے کیلئے مقرر کیا گیا ہے تنخواہ یا لائق نہیں ہے تو عدالت کسی دوسرے وکیل کو حکومت کے خرچہ پر مقرر کرنے کا حکم دے گی۔

(۲) سیشن جج حکومت کے خرچہ پر بچوں کو قانونی مدد دینے کیلئے وکلاء کا پینل تشکیل دے گا اور ایک وکیل کو ایک وقت میں بچوں کے دو مقدمات سے زیادہ کیلئے مقرر نہیں کیا جائیگا۔

(۳) وکیل جو بچوں کے مقدمات کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے مقرر کیا گیا ہے وہ اپنی فیس جو سیشن جج نے مقرر کی ہو وصول کر سکتا ہے جو کم از کم پانچ ہزار روپے اور زیادہ سے زیادہ دس ہزار روپے ہوگی۔

(۴) جب تک بچوں کی عدالت ایسی ہدایت نہ مقرر نہ کرے بچوں کے مقدمات یکے بعد دیگرے حکومت کے خرچہ پر ایک ہی وکیل کو نہ دیئے جائیں گے۔

کمسن مجرموں کے اداروں کا قیام۔

(۱) مذکورہ قواعد کے قاعدہ نمبر ۴ کے مطابق صوبائی حکومت کمسن مجرموں کیلئے کم از کم ایک ادارہ قائم کرے گی۔

(۲) کمسن مجرموں کے اداروں میں بچوں کی تعلیم اور ذہنی، جسمانی اور اخلاقی تربیت و بہتری کیلئے تمام انتظامات کیے جائیں گے۔

بچوں کیلئے رہائش۔

مذکورہ قواعد کے قاعدہ نمبر ۵ کے مطابق کمسن مجرموں کے اداروں میں بچوں کیلئے غسل خانہ اور صفائی کیلئے بہتر انتظامات کیے جائیں گے۔

بچوں کی تلاشی۔

(۱) مذکورہ قواعد کے قاعدہ نمبر ۸ کے مطابق کمسن مجرموں کے اداروں میں داخل ہوتے وقت بچوں کی مکمل تلاشی لی جائے گی۔

(۲) کسی بھی بچے کو کسی قانون یا کسی قاعدہ کے تحت قید کے حوالہ سے کوئی بھی ممنوعہ ہتھیار رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

بچوں کی منتقلی۔

مذکورہ قواعد کے قاعدہ نمبر ۹ کے مطابق تمام بچے جو مذکورہ قانون کے تحت قید میں رکھے گئے ہوں فوراً کمسن مجرموں کے اداروں میں منتقل کر دیا جائے گا۔

کم عمر لڑکی کیلئے قید۔

(۱) مذکورہ قواعد کے قاعدہ نمبر ۱۰ کے مطابق کم عمر لڑکی کمسن مجرموں کے اداروں میں علیحدہ کمرے میں رکھی جائے گی جو خاص طور پر ایسے مقاصد کیلئے ہوں۔

(۲) اگر ایسا کمرہ موجود نہ ہو تو پھر اسکو فوراً عدالت کے حکم سے فلاحی ادارے میں بھیج دیا جائے گا۔

(۳) کم عمر لڑکی کسی بھی جرم میں پولیس کی حراست یا قید میں نہیں رکھی جائے گی۔

بچوں سے ملاقات کی سہولیات۔

مذکورہ قواعد کے قاعدہ نمبر ۱۱ کے مطابق ہر بچے کو اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور قانونی مشیر جسکے پاس اسکے خاندان اور عدالتی امور ہوں کو ہفتے میں کم از کم دو دفعہ ملنے کی اجازت ہوگی۔

بچوں کی رہائی۔

(۱) مذکورہ قواعد کے قاعدہ نمبر ۱۲ کے مطابق اگر بچوں کی عدالت کیطرف سے رہائی کا حکم پیش کیا جائے تو بچے کو قانونی حراست سے رہائی کے حکم کی تکمیل کو دیکھتے ہوئے فوراً رہا کر دیا جائے گا۔

(۲) ہر بچے کی رہائی کے وقت ادارے کا سربراہ بچے کو چال چلن، صحت، تعلیم اور کمسن مجرموں کے ادارے سے جو تربیت حاصل کی ہے اسکی سند جاری کرے گا۔

اخلاقی تربیت۔

(۱) مذکورہ قواعد کے قاعدہ نمبر۱۴ کے مطابق تمام بچوں کو مہذب شہری بنانے کیلئے انکے اخلاق اور رویے پر توجہ دی جائے گی۔

(۲) مذہب، اور تعلیم جو کہ ھائی سکول تک ہو اسکے ساتھ صنعتی، ووکشینل، ٹیکنیکل تربیت کیلئے خاص پروگرام ترتیب دیے جائیں گے۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان میں جرمانہ اور عدم ادائیگی کی صورت میں سزا

جب کسی مجرم پر جرمانہ عائد کیا جاتا ہے اور وہ مجرم جرمانہ ادا نہیں کرتا تو اسے قید کی سزا بھی دی جاسکتی ہے جرمانہ کی رقم نادہندہ کی موت سے متاثر نہیں ہوگی بلکہ رقم متوفی کی جائیداد سے وصول کی جائے گی۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان میں جرمانہ سے متعلق مندرجہ ذیل دفعات میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

جرمانہ۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۶۳ کے مطابق جہاں جرمانہ کی رقم کا تعین نہ کیا گیا ہو تو اس صورت میں مجرم کو لامحدود جرمانہ کیا جائے گا جو بہت زیادہ نہیں ہوگا۔

جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶۴ کے مطابق، ہر مقدمہ میں جرم کی سزا قید یا جرمانہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور ہر اس جرم کے مقدمہ میں جسکی سزا قید یا جرمانہ ہو یا صرف جرمانہ ہو جس میں مجرم کو جرمانہ کی سزا دی گئی ہو یہ عدالت پر منحصر ہے کہ اگر مجرم جرمانہ ادا نہیں کرتا تو حکم جاری کرے کہ مجرم کو خاص وقت کیلئے قید کی سزا دے یہ قید کی سزا دوسری قید کی سزا کے علاوہ ہوگی۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶۵ کے مطابق عدالت مجرم کو جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں اسکو اس سزا کی 1/4 سے زیادہ قید کی سزا نہیں دے گی جو کہ اس جرم کیلئے زیادہ سے زیادہ مقرر کی گی ہے اگر جرم کی سزا قید اور جرمانہ ہے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶۶ کے مطابق عدالت جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں جو قید متعین کرتی ہے وہ کسی بھی صورت میں ہوسکتی ہے جو اس جرم کیلئے بتائی گئی ہو۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶۷ کے مطابق اگر جرم کی سزا صرف جرمانہ ہو تو جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں

سزا قید محض ہوگی جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں عدالت مقررہ حدود سے زیادہ قید کی سزا نہیں دے گی۔ یعنی جہاں پر جرمانہ کی رقم ۵۰ روپے ہوگی تو مجرم کو دو ماہ سے زیادہ قید نہیں ہوگی۔ اگر جرمانہ کی رقم ۱۰۰ روپے سے زیادہ نہ ہو تو ۴ ماہ کیلئے قید کی سزا ہو سکتی ہے اور کسی دیگر صورت میں ٦ ماہ سے زیادہ قید نہیں ہو سکتی۔

جرمانہ کی ادائیگی پر سزا کا ختم ہونا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ٦٨ کے مطابق اگر قید جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں ہوئی ہو تو جرمانہ ادا کر دینے یا قانونی طریقہ کے مطابق وصول ہو جانے پر سزا ختم ہو جائے گی۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ٦٩ کے مطابق جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں جو قید دی گئی ہے ختم ہونے سے پہلے اگر جرمانہ کا کوئی متناسب حصہ ادا کر دیا جائے یا وصول کر لیا جائے تو قید کی وہ میعاد جو جرمانہ کی ادائیگی سے قاصر رہنے پر کاٹی گئی ہو اگر جرمانہ کے اس جزو کے جو ابھی ادا نہیں کیا ہو تناسب سے کم نہ ہو تو قید ختم ہو جائے گی۔

جرمانہ کی وصولی۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۷۰ کے مطابق جرمانہ یا اس کا کوئی حصہ جو ادا ہونے سے رہ گیا ہو سزا دینے کے بعد چھ برس کے اندر کسی وقت وصول کیا جا سکتا ہے اور اگر سزا کے تحت مجرم چھ سال سے زیادہ عرصہ کی قید کا مستوجب ہو تب اس مدت کے گزرنے سے پہلے کسی وقت بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔ اور مجرم کی موت اسکی کسی ایسی جائیداد کو ادائیگی جرمانہ سے بری الزمہ نہیں کرتی جس سے از روئے قانون اس کی موت پر اس کے قرضوں کی ادائیگی ہونی چاہئے۔

مسلمانوں کے مزاروں میں موسیقی کی ممانعت کا قانون

موسیقی زمانہ قدیم سے مختلف انداز میں مروج چلی آرہی ہے۔ موسیقی کو پیش کرنے والے اس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں اور اسے مختلف سروں میں گاتے ہیں۔ موسیقی کا اثر مختلف مذاہب میں بھی ہے جیسے ہندو مذہب میں اس کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ اسی کے زیر اثر مسلمانوں کے مزارات پر بھی موسیقی کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے۔ چونکہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا اس لئے مسلمانوں کے مزاروں میں موسیقی کے قانون ۱۹۴۲ء کے تحت مزاروں پر گانا بجانا اور ناچنا از روئے قانون جرم قرار پایا گیا ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کیلئے سزا تجویز کی گئی ہے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ کے تحت، مسلمانوں کے مزار کا مطلب کسی مسلمہ مسلمان ولی کا مزار ہے، جس میں اس مزار

کا احاطہ اوراس کے علاوہ اس جگہ کو بھی شامل کیا گیا ہے جواس مزار کی ملکیت ہو یااس کے ساتھ ملحق ہو۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۳ کے مطابق، اگر کوئی عورت یا لڑکی موسیقی کے آلات کے ساتھ کسی مسلمان ولی کے مزار پر گاتی ہے یا موسیقی کے آلات کے ساتھ یا ان کے بغیر کسی ایسی جگہ ناچتی ہے تو وہ اس قانون کے مطابق جرم کا ارتکاب کرتی ہے اور اس فعل پر اس لڑکی کو چھ ماہ تک کی قید یا ۵۰۰ روپے تک جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے یا پھر دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۴ کے مطابق، جو کوئی شخص کسی بھی ایسے جرم کی ترغیب دیتا ہے جو کہ مذکورہ بالا دفعہ۳ کے تحت قابل سزا ہے تو ترغیب کا جرم ثابت ہونے پر ترغیب دینے والے کو بھی تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ۱۶ میں موجود کسی حکم کے باوجود ویسی سزا دی جائے گی جواس جرم کیلئے مقرر ہے خواہ اس ترغیب کے نتیجے میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۶ کی رو سے یہ، اس قانون کے تحت قابلِ سزا جرم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ جرم قابل دست اندازی پولیس، قابلِ ضمانت اور ناقابلِ مصالحت ہے اور اس جرم کی سماعت کا اختیار فرسٹ کلاس مجسٹریٹ (First Class Magistrate) کے پاس ہے۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت قتل اور اسکی سزا

دنیا کے وجود میں آنے کے ساتھ ہی قتل وغارت کا سلسلہ شروع ہوگیا جیسا کہ پہلا قتل قابیل نے ھابیل کا کیا اور پھر یہ سلسلہ چلتا آرہا ہے۔ پاکستان میں اس جرم کو روکنے کیلئے مجموعہ تعزیرات پاکستان میں قاتل کیلئے مختلف اقسام کی سزائیں تجویز کی گئی ہیں تاکہ اس جرم کو پروان چڑھنے سے روکا جائے۔

قتلِ عمد

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ۳۰۰ کے تحت جو کوئی کسی شخص کو ہلاک کرنے کی نیت سے یا جسمانی ضرر پہنچانے کی نیت سے کوئی ایسا فعل کرے جس سے عام قدرتی حالات میں موت واقع ہوسکتی ہو یا اس علم کے ساتھ کہ اس کا فعل واضح طور پر اتنا خطرناک ہے کہ اس سے گمان غالب ہے کہ موت واقع ہوجائیگی، ایسے شخص کی موت کا باعث بنے، تو وہ قتل عمد کا مرتکب کہلائے گا۔

قتل عمد مستوجب سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۰۱ کے تحت جب کوئی شخص کوئی ایسا فعل سرزد کرے جس سے اس کا قصد ہو یا وہ جانتا ہو کہ اس سے موت واقع ہونے کا امکان ہے، ایسے شخص کو ہلاک کر دے جس کی ہلاکت کا نہ تو اس کا قصد ہو نہ ہی وہ جانتا ہو کہ اغلباً اس سے موت واقع ہوگی، تو مجرم کی طرف سے ایسے فعل کا ارتکاب قتل عمد کا مستوجب ہوگا۔

قتل عمد کی سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۰۲ کے تحت جو کوئی قتل عمد کا ارتکاب کرے گا، تو اس کو ذیل میں سے کوئی بھی سزا دی جاسکتی ہے۔

(الف) قصاص کے طور پر سزائے موت دی جائے گی۔

(ب) دفعہ ۳۰۴ کے مطابق کسی صورت میں بھی ثبوت دستیاب نہ ہو تو مقدمہ کے حالات و واقعات کو مدنظر رکھ کر تعزیر کے طور پر موت یا عمر قید کی سزا دی جائیگی۔

(ج) اتنی مدت کیلئے کسی قسم کی سزائے قید جو ۲۵ سال تک ہوسکتی ہو جہاں اسلام کے احکام کے مطابق قصاص کی سزا قابل اطلاق نہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کا اطلاق قتل عمد کے کسی ایسے اقدام پر نہیں ہوگی جہاں قتل عمد عزت کے نام پر کیا گیا ہو اور ایسی صورت میں مجرم کو ضمنی دفعہ الف یا ب میں سے کوئی بھی سزا دی جائیگی۔

قتل عمد مستوجب قصاص۔

(۱) مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۰۴ کے تحت قتل عمد مستوجب قصاص کا ثبوت حسب ذیل صورتوں میں سے کسی میں سے ہوگا۔

(الف) ملزم کسی ایسی عدالت کے روبرو جو جرم کی سماعت کا اختیار رکھتی ہو، جرم کے ارتکاب کی نسبت رضا کارانہ طور پر اقرار کرے۔

(ب) ایسی شہادت سے جیسا کہ قانون شہادت ۱۹۸۴ (فرمان صدر نمبر ۱۰ باعث ۱۹۸۴) کے آرٹیکل ۱۷ میں موجود ہے۔

(۲) ضمنی دفعہ (۱) کے احکام کا اطلاق مناسب تبدیلیوں کے ساتھ کسی ضرر مستوجب قصاص پر ہوگا۔

ولی کا تقرر۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۰۵ کے تحت قتل کی صورت میں ولی مقرر ہوگا اسکی دو صورتیں ہیں۔

(الف) ضرر رسیدہ کے ورثاء ولی ہوسکتے ہیں۔

(ب) اگر کوئی وارث نہ ہو تو حکومت ولی ہوگی۔

قصاص لاگو نہیں ہوگا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۰۶ کے تحت قتل عمد درج ذیل صورتوں میں مستوجب قصاص نہ ہوگا۔

(الف) جب کوئی مجرم نابالغ یا فاترالعقل ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی مستوجب قصاص شخص ارتکاب جرم میں کسی ایسے شخص کو جو مستوجب قصاص نہ ہو، اس نیت سے اپنے ساتھ شامل کرے کہ وہ خود قصاص سے بچ جائے تو اس کو قصاص سے مستثنیٰ نہ کیا جائے گا۔

(ب) جب کوئی مجرم اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد، چاہے کتنی نچلی پشت تک ہو، کی موت کا باعث بنے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۰۷ کے تحت قتل عمد میں درج ذیل صورتوں میں قصاص کا نفاذ نہیں ہوگا۔

(الف) جب مجرم قصاص سے قبل فوت ہو جائے

(ب) جب کوئی ولی رضا کارانہ طور پر بغیر دباؤ کے عدالت کی تسلی کے مطابق، دفعہ ۳۰۹ کے تحت قصاص کے حق سے دستبردار ہو جائے یا دفعہ ۳۱۰ کے تحت صلح کر لے، اور

(ج) جب قصاص کا حق ضرر رسیدہ کے ولی کی موت کے نتیجہ میں مجرم کی طرف یا ایسے شخص کی طرف منتقل ہو جائے جسے مجرم کے خلاف حق قصاص حاصل نہ ہو۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۰۸ کے تحت ایسا قتل عمد جس کی سزا مستوجب قصاص وغیرہ نہ ہو۔

(ا) جب کوئی مجرم جو قتل عمد کا قصوروار ہو، دفعہ ۳۰۶ کے تحت مستوجب قصاص نہ ہو یا دفعہ ۳۰۷، کی شق (ج) کے تحت قصاص قابل نفاذ نہ ہو تو وہ مستوجب دیت ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب مجرم نابالغ یا فاترالعقل ہو تو دیت یا تو اس کی جائیداد سے یا ایسے شخص سے واجب الادا ہوگی، جس طرح عدالت اس کا تعین کرے۔

مزید شرط یہ ہے کہ جب قتل عمد کا ارتکاب کرتے وقت مجرم نابالغ ہوتے ہوئے کافی شعور حاصل کر چکا تھا یا فاترالعقل ہونے کی صورت میں، ایسے وقفہ میں اتنا شعور حاصل تھا کہ وہ اپنے فعل کے نتائج کو سمجھنے کے قابل تھا، تو اسے بطور تعزیر کے کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی دی جا سکے گی جس کی مدت ۲۵ سال تک ہو سکتی ہے۔

مزید شرط یہ ہے کہ جب دفعہ ۳۰۷ کی شق (ج) کے تحت قصاص قابل نفاذ نہ ہو تو مجرم صرف دیت کا مستوجب ہوگا۔ اگر مجرم کے علاوہ دیگر ولی موجود نہ ہوں تو اس کو بطور تعزیر کے کسی بھی قسم کی سزائے قید ایسی مدت کیلئے دی جائے گی

جو ۲۵ سال تک ہوسکتی ہے۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) میں درج کسی امر کے باوصف، عدالت، مقدمہ کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، دیت کی سزا کے علاوہ، مجرم کو بطور تعزیر کے کسی بھی قسم کی سزائے قید، ایسی مدت کے لئے دے سکتی ہے۔ جو ۲۵ سال تک ہوسکتی ہے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۰۹ کے تحت قتل عمد میں قصاص کی معافی۔

(۱) قتل عمد کے مقدمہ میں کوئی بالغ باشعور ولی کسی بھی وقت اور بلاکسی معاوضہ کے اپنے حق قصاص کو معاف کر سکے گا مگر شرط یہ ہے کہ قصاص معاف نہیں کیا جائے گا۔

(الف) جہاں حکومت ولی ہو، یا

(ب) جہاں حق قصاص کسی نابالغ یا فاتر العقل کو حاصل ہو۔

(۲) جب ضرر رسیدہ شخص کے ایک سے زائد ولی ہوں تو ان میں سے کوئی بھی اپنے حق قصاص کو معاف کر سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ جو ولی قصاص معاف نہیں کرتا تو وہ دیت میں اپنے حصے کا حقدار ہوگا۔

(۳) جب ایک سے زائد اشخاص ضرر رسیدہ ہوں تو ایک ضرر رسیدہ شخص کے ولی کا حق قصاص کے معاف کرنے سے دیگر ضرر رسیدہ اشخاص کے ولی کے حق کے قصاص پر اثر انداز نہ ہوگا۔

(۴) جب ایک سے زیادہ مجرم ہوں تو ایک کے خلاف حق قصاص معاف کر دینے سے دیگر مجرمان کے خلاف حق قصاص پر اثر نہیں پڑے گا۔

حق قصاص پر صلح کرنا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۱۰ کے تحت

(۱) قتل عمد کے مقدمہ میں کوئی بالغ باشعور ولی، کسی بھی وقت بدل صلح کو قبول کرتے ہوئے اپنے حق قصاص پر صلح کر سکتا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی عورت کو بدل صلح میں شادی کیلئے دینا جائز نہیں۔

(۲) جب کوئی ولی نابالغ یا فاتر العقل ہو تو ایسے نابالغ یا فاتر العقل کا ولی حق قصاص کی نسبت صلح کر سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ بدل صلح کی مالیت دیت سے کم نہ ہوگی۔

(۳) جب حکومت ولی ہو تو وہ قصاص کے حق کی نسبت صلح کرنے کی مجاز ہوگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ بدل صلح کی مالیت دیت کی مالیت سے کم نہ ہو۔

(۴) جب بدل صلح کا تعین نہ کیا گیا ہو یا وہ کوئی ایسی جائیداد یا حق ہو، جس کا شریعت کے مطابق رقم کی صورت میں تعین نہ کیا جاسکتا ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ قصاص کے حق کی نسبت صلح ہوگئی ہے اور مجرم دیت کا مستوجب ہوگا۔

(۵) بدل صلح نقد ادا کیا جاسکتا ہے یا ملتوی شدہ تاریخ پر، جیسا کہ مجرم اور ولی میں طے پا جائے۔

وضاحت۔

دفعہ ہذا میں بدل صلح سے مراد باہمی طور پر طے شدہ وہ معاوضہ ہے جو شریعت کے مطابق مجرم کی طرف سے ولی کو، نقد یا جنس کی صورت میں منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کی صورت میں ادا کیا جانا ہو یا دیا گیا ہو۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۱۱ کے تحت بلا لحاظ اس بات کے کہ دفعات ۳۰۹ یا ۳۱۰ میں موجود کسی امر کے جہاں تمام ولیان قصاص کے حق کو ترک کرنے یا راضی نامہ کرنے کے لئے تیار نہیں تو فساد فی الارض کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت اپنی صوابدید پر مقدمے کے حالات و واقعات کے پیش نظر رکھتے ہوئے مجرم کو جس کے خلاف قصاص کا حق ترک کیا گیا سزائے موت یا عمر قید کی سزا دے گی۔ اگر ایسا جرم عزت کے نام پر کیا گیا ہے تو اسکی کم از کم سزا (۱۰) سال ہوگی

وضاحت۔

اس دفعہ کی اغراض کیلئے "فساد فی الارض" میں شامل ہے مجرم کا سابقہ طرز عمل کہ آیا وہ پہلے سزایاب ہو چکا ہے یا وحشیانہ اور دہشت انگیز طریقہ جس میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو یا جرم عزت کے نام پر کیا گیا ہو جو ضمیر عامہ کیلئے شرمناک ہے یا مجرم کو جماعت یعنی لوگوں کے لئے ایک امکانی خطرہ خیال کیا جاتا ہے قتل عمد صلح یا معاف کرنے کے بعد مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۱۲ کے تحت جب کوئی ولی ایسے مجرم کے قتل عمد کا ارتکاب کرے جس کے خلاف دفعہ ۳۰۹ کے تحت قصاص معاف کیا جاچکا ہو یا دفعہ ۳۱۰ کے تحت اس کی نسبت صلح ہو چکی ہو تو ایسے ولی کو سزا دی جائے گی۔

(الف) قصاص کی، اگر مجرم کے خلاف خود اس نے حق قصاص معاف کیا ہو یا صلح کی ہو یا اس کو کسی دیگر ولی کے ذریعے معافی یا صلح کی نسبت کا علم تھا، یا

(ب) دیت کی، اگر وہ ایسی معافی یا صلح کے بارے میں لاعلم تھا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۱۳ کے تحت (۱) جب صرف ایک ولی ہو تو قتل عمد میں وہ اکیلا قصاص کا حقدار ہوگا لیکن اگر ایک سے زیادہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو حق قصاص حاصل ہوگا۔

(۲) اگر ضرر رسیدہ شخص کا۔

(الف) کوئی ولی نہ ہو، تو حکومت کو حق قصاص حاصل ہوگا یا

(ب) کسی نابالغ یا فاتر العقل کے علاوہ دیگر ولی نہ ہو یا ولیوں میں سے ایک نابالغ یا فاتر العقل ہو تو باپ یا اگر وہ زندہ نہ ہو تو ایسے ولی کے دادا کو حق قصاص ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر نابالغ یا فاتر العقل ولی کا کوئی والد یا دادا نہ ہو چاہے کتنے اوپر تک اور عدالت کی طرف سے کوئی ولی مقرر نہ ہوا ہو تو حکومت کو اس کی طرف سے حق قصاص حاصل ہوگا۔

قصاص کی تعمیل۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۱۴ کے تحت (۱) قتل عمد میں قصاص کی تعمیل کسی عہدہ دار کے ذریعہ اس کو سزائے موت دیتے ہوئے کی جائے گی جیسا کہ، عدالت اس کی ہدایت کرے۔

(۲) قصاص کی تعمیل اس وقت تک نہ کی جائے گی جب تک تمام ولی خود یا بذریعہ اپنے نمائندگان، جن کو ان کی طرف سے تحریری طور پر اس بارے میں، مجاز کیا گیا ہو، موجود نہ ہوں۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی ولی یا اس کا نمائندہ قصاص کی تعمیل کی تاریخ، وقت اور جگہ پر، جبکہ اسے تاریخ، وقت اور جگہ کے بارے میں، جیسی کہ عدالت نے اس کی توثیق کی ہو، مطلع کر دیا گیا ہو، حاضر ہونے سے قاصر رہے تو کوئی افسر، جسے عدالت نے مجاز کیا ہو، قصاص کی تعمیل کی اجازت دیگا اور حکومت ایسے ولی کی عدم موجودگی میں قصاص کی تعمیل کرائے گی۔

(۳) اگر سزایاب ایسی عورت ہو جو حاملہ ہو، تو عدالت کسی مجاز طبی افسر کے مشورے سے قصاص کی تعمیل بچے کی پیدائش کے بعد دو سال کے عرصہ کیلئے ملتوی کرنے کی مجاز ہوگی اور اس عرصہ کے دوران اس کو عدالت کے اطمینان کے مطابق ضمانت فراہم کرنے پر رہا کیا جاسکے گا۔ یا اگر اسے اس طرح رہا نہ کیا جائے تو اس سے ایسا سلوک کیا جائے گا گویا اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

پنجاب میں نجی رقم ادھار دینے پر ممانعت کا قانون

انسان زندگی گزارنے کیلئے دن رات محنت کرتا ہے اور اسکے بدلے میں اسے معاوضہ دیا جاتا ہے۔ انسان کے پاس جب پیسہ جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے تو وہ اس رقم کو دوگنا یا تین گنا کرنے کے چکر میں مصروف ہو جاتا ہے اور رقم لوگوں

کو ادھار دینا شروع کر دیتا ہے جس پر وہ سود بھی وصول کرتا ہے جس سے اس کی رقم میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے لیکن حکومت پنجاب نے ایسا کرنے پر پابندی لگائی ہے اور روک تھام کیلئے " پنجاب میں نجی رقم ادھار دینے پر ممانعت کا قانون مجریہ ۲۰۰۷ء " نافذ العمل ہے۔

نجی رقم ادھار دینے پر پابندی۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کے مطابق کوئی بھی شخص صوبہ پنجاب میں انفرادی یا اجتماعی طور پر خود نجی رقم سود پر ادھار دینے کیلئے معاہدہ نہیں کرے گا۔

سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴ کے مطابق جو کوئی شخص اس قانون کی دفعہ ۳ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نجی یا ذاتی رقم سود پر ادھار دے گا اس کو ۱۰ سال تک کی قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ کی سزا بھی دی جائے گی جو کہ ۵ لاکھ روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

جرم نا قابل ضمانت ہے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۵ کے تحت کوئی بھی جرم جو اس قانون کے تحت سرزد ہو گا وہ نا قابل ضمانت اور نا قابل راضی نامہ ہے۔

جرم قابل دست اندازی ہے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶ کے مطابق کوئی بھی جرم جو اس قانون کی دفعہ ۳ کے تحت سرزد ہوا ہو وہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ کی دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ ۱ کی جزو F کے تحت قابل دست اندازی پولیس ہے۔ اس جزو کے مطابق قابل دست اندازی پولیس جرم اور قابل دست اندازی پولیس مقدمہ وہ ہے جس میں پولیس آفیسر شیڈول دوم کے مطابق یا وقتاً فوقتاً دیئے گئے کسی قانون کے تحت وارنٹ کے بغیر کسی بھی شخص کو گرفتار کر سکتا ہے۔

پاکستان بار کونسل کے قانون کی تعلیم کے متعلق قواعد

قانون کی باقاعدہ تعلیم نے معاشرے میں نمایاں تبدیلی رونما کی ہے۔ قانون کی تعلیم نے لوگوں کو اپنے حقوق سے متعلق آگاہی فراہم کی ہے لیکن قانون کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے پاکستان بار کونسل نے چند ایک قواعد وضع کیے ہیں جو

پاکستان بارکونسل کے قانون کی تعلیم کے متعلق قواعد مجریہ ۱۹۷۸ء میں بیان دیئے ہوئے ہیں۔

قانون کی تعلیم۔

(ا) مذکورہ قواعد کے قاعدہ ۳ کے مطابق اس گریجویٹ کو ایل ایل بی کے (پارٹ ا) میں داخلے میں ترجیح دی جائے گی جس نے گریجویشن میں قانون کو بطور اختیاری مضمون رکھا ہو مگر شرط یہ ہے کہ یونیورسٹیوں نے بی۔اے میں قانون کو بطور اختیاری مضمون متعارف کروایا ہو۔

(ب) ایل ایل بی کے (پارٹ ا) میں داخلہ میرٹ پر ہوگا۔

(ج) قواعد کی ضمنی دفعہ (a) اور (b) کے مطابق کالج میں داخلے کیلئے وکلا کے بچوں کیلئے دس فیصد سیٹیں مخصوص کی جائیں گی۔

(د) امیدوار قانون کے کورس میں داخلے کیلئے اہل نہیں ہوگا اگر۔

(i) اسے کسی بداخلاقی کے جرم میں سزا ہوئی ہو۔

(ii) اسے حکومتی ملازمت، مقامی حکومت یا ادارے سے بدعنوانی کے الزام میں معطل کر دیا گیا ہو یا ہٹا دیا گیا ہو۔

طلباء کی تعداد۔

قاعدہ نمبر (۴) کے مطابق لاء کالج میں کلاس کے ایک سیکشن میں طلباء کی تعداد 100 سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔

کورس کا دورانیہ۔

قاعدہ نمبر 5 کے مطابق ایل۔ایل بی کے کورس کا دورانیہ تین سال سے کم نہیں ہوگا۔

سٹاف۔

قاعدہ نمبر 7 کے مطابق جزوی اوقات کیلئے اساتذہ کیلئے درج ذیل اہلیت ہوگی۔

ایل ایل۔بی یا بیرسٹرایٹ لاء یا اس کے برابر تعلیم اور بار میں پانچ سال کا تجربہ ہو۔

ایل ایل۔ایم، پی ایچ ڈی یا برابر کی تعلیم یا کوئی دوسری اعلیٰ سطح کی تعلیم۔

قاعدہ نمبر ۱۱ کے مطابق طلباء کیلئے کم سے کم حاضری ۷۵ فیصد ہے۔

پنجاب میں پرائمری تعلیم کا قانون

تعلیم معاشرے کو مہذب بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ بنیادی تعلیم ہر کسی کو فراہم کی جائے چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی اسی لئے پنجاب میں پرائمری تعلیم کو ضروری قرار دے دیا گیا ہے اسکی تفصیل "پنجاب میں پرائمری تعلیم کا قانون مجریہ ۱۹۹۴ء" میں بیان کی گئی ہے۔

پرائمری تعلیم۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۳ کے مطابق بچے کے والدین ماسوائے کسی مناسب وجہ کے، بچے کی پرائمری تعلیم مکمل کروائیں۔

غیر حاضری کیلئے مناسب وجہ۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۴ کے مطابق دفعہ۳ کیلئے کوئی بھی مناسب وجہ درج ذیل ہوگی۔

(ا) جہاں متعلقہ اتھارٹی مطمئن ہو کہ بچہ بیماری یا کمزوری یا ذہنی معذوری کی وجہ سے سکول نہیں آ سکتا تو یہ ضروری نہیں ہے کہ بچے کو مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے مجبور کیا جائے۔

(ب) بچہ سکول کے علاوہ جو تعلیمی ہدایات حاصل کرے وہ اتھارٹی کافی سمجھے۔

(ج) جہاں سکول بچے کی رہائش سے دو کلو میٹر کے اندر نہ ہو۔

حاضری کیلئے سکول کی اتھارٹی۔

(1) مذکورہ قانون کی دفعہ۵ کے مطابق حکومت اس قانون کے مقصد کیلئے ایک یا زیادہ سکول کی حاضری کی اتھارٹی قائم کرے گی۔

(2) سکول کی حاضری کی اتھارٹی اس بات کا اطمینان کرے گی کہ ہر بچہ اس قانون کے تحت سکول حاضر ہوگا اور اس مقصد کیلئے اتھارٹی یا حکومت کیطرف سے بتائے گئے اقدامات اٹھائے گی۔

(3) جہاں سکول کی حاضری کی اتھارٹی مطمئن ہو کہ والدین جنہیں اس قانون کے تحت بچے کو سکول بھیجنا چاہیے تھا اس میں ناکام رہے ہیں تو اتھارٹی والدین کو اس کی وجہ بتانے کا موقع دے گی اور ایسی باز پرس کے بعد اگر ضروری ہوا تو والدین کو حکم جاری کرے گی کہ بچے کو حکم کے مطابق بتائی گئی تاریخ تک سکول بھیجے۔

خلاف ورزی پر سزا۔

(1) کوئی بھی والدین جو حکم دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ ۳ کے تحت جاری ہوا ہو کو بجالانے میں ناکام ہوں تو اس کو مجسٹریٹ جرمانے کی سزا دے گا جو 200 روپے تک ہو سکتا ہے اور یہ حکم عدولی جاری رہنے کی صورت میں مزید 20 روپے روزانہ کے حساب سے جرمانہ ہوگا یا ایک ہفتے کی قید کی سزا ہوگی یا پھر دونوں سزائیں بھی دی جا سکتی ہیں۔

(2) بچے کے والدین یا آجر جنہیں سکول کی حاضری کی اتھارٹی کی جانب سے وارننگ ملی ہو اور اسکے بعد بھی بچے کو ملازم رکھا ہو چاہے وہ تنخواہ پر ہو یا بغیر تنخواہ کے تو اس قانون کے تحت تو اس کو مجسٹریٹ جرمانہ کی سزا دے گا جسکی حد 500 روپے ہوگی یا پھر مزید ہر روز کا جرمانہ 50 روپے ہوگا۔ اگر سکول سے غیر حاضری جاری رہی تو قید کی سزا ہوگی جسکی معیاد ایک ماہ ہے یا پھر دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

(3) کوئی بھی عدالت اس قانون کے تحت کیے گئے جرم کی سماعت نہیں کرے گی جب تک لکھی ہوئی شکایت سکول کی حاضری کی اتھارٹی نہیں کرے گی۔

قتل کی اقسام اور اُنکی سزا

قتل ایک بہت بڑا جرم ہے اور اسکی اسلام میں سختی سے ممانعت ہے ماسوائے قصاص مُرتد اور سنگسار (شادی شدہ زانی) کے اسلام میں ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے برابر ہے اسی لئے اسلام میں بھی قتل کی سخت سے سخت سزا متعین کی گئی ہے تاکہ معاشرہ اس لعنت سے بچ سکے قتل کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے اور اسکی سزا بھی مختلف بیان کی گئی ہے۔ قتل کی اقسام اور انکی سزاؤں کی تفصیل مجموعہ تعزیرات پاکستان میں موجود ہے۔

قتل عمد۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۰۰ کے تحت جو کوئی کسی شخص کو ہلاک کرنے کی نیت سے یا جسمانی ضرر پہنچانے کی نیت سے کوئی ایسا فعل کرے جس سے عام قدرتی حالات میں موت واقع ہو سکتی ہو یا اس علم کے ساتھ کہ اس کا فعل واضح طور پر اتنا خطرناک ہے کہ اس سے گمان غالب ہے کہ موت واقع ہو جائے گی ایسے شخص کی موت کا باعث ہو تو وہ قتل عمد کا مرتکب کہلائے گا۔

قتل عمد کی سزا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۰۲ کے تحت جو کوئی قتل عمد کا ارتکاب کرے گا تو اس مجرم کو ذیل میں سے کوئی بھی سزا دی جاسکتی ہے۔

(الف) قصاص کے طور پر سزائے موت دی جائے گی۔

(ب) دفعہ ۳۰۴ کے مطابق کسی صورت میں بھی ثبوت دستیاب نہ ہوں تو مقدمہ کے حالات و واقعات کو مدنظر رکھ کر تعزیر کے طور پر موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

(ج) اتنی مدت کے لئے کسی قسم کی سزائے قید جو ۲۵ سال تک ہوسکتی ہے جہاں اسلام کے احکام کے مطابق قصاص کی سزا قابل اطلاق نہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ ضمنی دفعہ اا کو نہیں ہوگی جہاں قتل عمد عزت کے نام پر کیا گیا ہو تو مجرم کو ضمنی دفعہ (الف) یا (ب) میں سے کوئی بھی سزا دی جائے گی۔

قتل شبِ عمد۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۱۵ کے مطابق جو کوئی کسی شخص کے ذہن یا جسم کو ضرر پہنچانے کی نیت سے کسی ایسے ہتھیار یا فعل سے اس کی یا کسی دوسرے شخص کی موت کا باعث ہو جس سے عام قدرتی حالات میں موت واقع نہیں ہوتی تو سمجھا جائے گا کہ قتل شبِ عمد ہوا ہے۔

مثال۔

الف نے ز کو ضرر پہنچانے کیلئے چھڑی یا پتھر مارتا ہے عام حالات میں اس سے موت واقع نہیں ہوتی جبکہ ز اس ضرر سے مر جاتا ہے تو سمجھا جائے گا کہ الف قتل شبِ عمد کا مرتکب ہے۔

سزا۔

جو کوئی قتل شبِ عمد کا مرتکب ہوگا تو اسے دیت دینا ہوگی اور اسے ۲۵ سال کیلئے قید کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔

قتل خطا۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۱۸ کے مطابق اگر کوئی شخص کسی کی موت واقع کرنے یا ضرر پہنچانے کی نیت کے بغیر اس شخص کی موت کا باعث ہو جائے جو کہ کسی فعل کی غلطی سے یا واقعاتی غلطی سے ہو تو کہا جائے گا کہ اس نے قتل خطا کا ارتکاب کیا۔

مثال۔

الف ہرن کا نشانہ باندھتا ہے لیکن نشانہ خطا ہو جاتا ہے اور "ز" کو مار ڈالتا ہے جو اس کے پاس کھڑا ہے تو وہ قتل خطا کا مجرم ہے۔

سزا۔

جو کوئی قتل خطا کا مجرم ہوگا وہ دیت کا مستوجب ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے جب قتل خطا کا ارتکاب کسی بے احتیاتی یا غفلت سے ہوا ہو ماسوائے اس کے کہ گاڑی چلانے میں بے احتیاطی یا غفلت ہوئی ہے تو مجرم کو دیت کے ساتھ ساتھ بطور تعزیز کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کیلئے دی جائے گی جو پانچ سال تک ہوسکتی ہے۔

قتل بالسبب۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳۲۱ کے تحت جو کوئی کسی شخص کو ہلاک کرنے یا نقصان پہنچانے کی کسی نیت کے بغیر کوئی ایسا غیر قانونی فعل کرے جو کسی دیگر شخص کی موت کا باعث بن جائے تو وہ قتل بالسبب کا مرتکب کہلائے گا۔

مثال۔

الف غیر قانونی طور پر شاہرہ عام پر گڑھا کھودتا ہے لیکن اس کا ارادہ کسی کی موت واقع کرنے یا نقصان پہنچانے کا نہیں جب وہاں سے گزر رہا تھا تو وہ اس گڑھے میں گر پڑا اور ہلاک ہوگیا "الف" قتل بالسبب کا مرتکب ٹھہرا۔

سزا۔

جو کوئی قتل بالسبب کا مرتکب ہوگا وہ دیت کا مستوجب ہوگا۔

ریلوے سے متعلق سہولیات اور خلاف ورزی کی صورت میں سزا

سفر سے متعلق ریلوے کا نظام پاکستان میں زمانہ قدیم سے رائج ہے۔ اس نظام سے پاکستانی عوام بھرپور طریقے سے مستفید ہوتی رہی ہے۔ سفر کے لحاظ سے ریلوے کو مختلف درجات میں تقسیم کیا گیا ہے جیسے اکانومی، لوئر کلاس اے سی، سلیپر وغیرہ۔ ریلوے کے نظام کو کنٹرول کرنے کیلئے باقاعدہ ایک قانون نافذ العمل ہے تاکہ اسکو اچھے طریقے سے کنٹرول کیا جاسکے۔ ریلوے ایکٹ ۱۸۹۰ء میں لاگو کیا گیا۔ اس قانون کے تحت عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولیات دی گئی ہیں۔ جیسا کہ ریلوے کو چیک کرنے کیلئے وفاقی حکومت دفعہ ۴ کے مطابق ایک یا ایک سے زیادہ انسپکٹر مقرر کرتی ہے جو کہ

ریلوے کے جنرل مینیجر کے عہدے سے کم نہ ہو۔

انسپکٹر کے فرائض۔

(1) ریلوے کو چیک کرے گا یہ گاڑی سفر کیلئے ٹھیک ہے اور وفاقی حکومت کو اسکی رپورٹ پیش کرے گا۔

(2) اگر ریلوے کو کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے تو اسکی تحقیقات کریگا۔ اور

(3) وہ تمام فرائض کو سرانجام دینے کا پابند ہوگا جو کہ اس قانون کے تحت اسے سونپے جائیں گے۔

انسپکٹر کے اختیارات۔

(1) ریل گاڑی کا معائنہ کرے گا۔

(2) انسپکٹر ریلوے انتظامیہ میں سے کسی کو بھی اپنے پاس کسی انکوائری میں حاضری یا جوابداری کے لئے طلب کرسکتا ہے۔

(3) کوئی بھی کتاب منگوا سکتا ہے جو ریلوے یا انتظامیہ کے متعلق ہو ماسوائے اسکے جو ریلوے کمپنی اور اسکے قانونی مشیر کے درمیان ہو۔

ریلوے کی انتظامیہ کے فرائض۔

دفعہ ۷۲ کے تحت ریلوے مسافروں اور مال برداری کے کام کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ اس لئے ریلوے انتظامیہ پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ سامان کا تحفظ کیا جائے۔ ریلوے انتظامیہ کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ اگر سامان گم ہو جائے یا تباہ ہو جائے تو جسکے حوالے کیا گیا ہوگا تو وہ ذمہ دار ہوگا یہ دفعہ اس وقت لاگو نہ ہوگی جب تک کہ جو شخص سامان یا جانور بھیج رہا ہے تو اسکے دستخط رسید پر موجود نہ ہوں۔

جانوروں کے لیجانے پر ریلوے انتظامیہ کی ذمہ داری۔

دفعہ ۷۳ کے تحت اگر کوئی چیز یا جانور ریلوے انتظامیہ سے گم ہو جائے تباہ ہو جائے تو اسکی رقم اس حد سے زیادہ نہ ہوگی۔

(1)	ہاتھی کی صورت میں	50000/- روپے
(2)	گھوڑے کی صورت میں	10000/- روپے
(3)	اُونٹ، سینگوں والا جانور، خچر	15000/- روپے
(4)	گدھا، بھیڑ بکریاں، کتے اور دیگر	1000/- روپے

اگر جانور زخمی ہوگیا ہے گم ہوگیا ہے ہلاک ہوگیا ہے یا خراب ہوگیا ہے تو ان تمام چیزوں کو وہ شخص ثابت کرے گا جو معاوضے کا مطالبہ کر رہا ہے۔

دفعہ ۷۴ کے تحت ریلوے انتظامیہ مسافر کے سامان کے گم یا خراب ہو جانے کی صورت میں اس وقت تک جب سامان مسافر کے پاس ہو اور اسے ریلوے انتظامیہ کے پاس بک نہ کروایا جا چکا ہو اور رسید ریلوے کی طرف سے نہ دی جا چکی ہو ذمہ دار نہ ہوگی۔

عورتوں کے لئے ریلوے میں مخصوص ڈبہ۔

دفعہ ٦٤ کے تحت ریلوے انتظامیہ ہر مسافر ٹرین میں ایک ڈبہ عورتوں کیلئے مخصوص کرے گی۔

دفعہ ۱۱۹ کے تحت اگر کوئی مرد جانتا ہو کہ یہ ڈبہ یا کمرہ یا کوئی اور جگہ ریلوے انتظامیہ کی طرف سے عورتوں کیلئے مخصوص ہے اور وہ کسی جائز وجہ کے بغیر وہاں داخل ہو جاتا ہے یا پھر ریلوے ملازم کے کہنے کے باوجود اندر ہی رہتا ہے تو یہ جرم ہے اور مجرم کو ٦ ماہ تک قید کی سزا یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ یا پھر دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں یا پھر ریلوے ملازم ایسے مسافر کو گاڑی سے اتار سکتا ہے۔

ڈبے میں مسافروں کی تعداد

دفعہ ٦٣ کے تحت ریلوے انتظامیہ ایک ڈبے میں مسافروں کی تعداد مقرر کرے گی اور حکومت اسکی اجازت دے گی کہ اتنے لوگ ایک ڈبے میں بیٹھ سکتے ہیں اور یہ نوٹس واضح جگہ پر انگریزی یا کسی دوسری زبان میں لگایا جائیگا جب کہ دفعہ ۱۰۲ کے تحت اگر ریلوے ملازم مسافروں کو ایسے ڈبے میں داخل کرنے کی کوشش کرتا ہے جہاں پہلے ہی زیادہ لوگ موجود ہیں تو اسکو ۲۰ روپے تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔

دفعہ ۱۰۹ کے تحت اگر کوئی مسافر ایسے ڈبے میں داخل ہو جاتا ہے جو کہ ریلوے انتظامیہ کی طرف سے کسی اور مسافر کے لئے مخصوص ہے یا اس میں پہلے سے ہی مسافر ہیں اور وہ ریلوے ملازم کے کہنے پر بھی نہیں اترتا تو اسکو ایک ہزار روپے جرمانہ ہوگا یا پھر اسے ڈبے سے اتار دیا جائے گا۔

ریلوے میں نشہ

دفعہ ۱۰۰ کے تحت اگر ریلوے ملازم اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے نشے کی حالت میں ہو تو اسکو ۵۰ روپے تک جرمانہ کیا جاسکتا ہے یا پھر اسکے کسی فعل کیوجہ سے کسی شخص کے تحفظ کو خطرہ ہو جو ریلوے پر سفر کر رہا ہو تو ریلوے ملازم کو ایک

سال کیلئے قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔

اگر کوئی شخص ریلوے پر نشے کی حالت میں یا شور شرابہ کرے یا بدتمیزی کرے یا بیہودہ زبان کا استعمال کرے یا پھر اپنی مرضی سے اور نا جائز طریقے سے کسی مسافر کے سکون میں مداخلت کرے یا روشنی گل کرے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم قید کی سزا دی جائے گی جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو دو ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی اور اسکی ٹکٹ بھی منسوخ کی جاسکتی ہے اور اسے ٹرین سے اتارا بھی جاسکتا ہے۔

امتناع منشیات (نفاذ حد) کا فرمان ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۸ کے مطابق اگر کوئی شخص، جو بالغ مسلمان ہو نشہ آور شراب پئے گا وہ شراب نوشی مستوجب حد کا مجرم قرار پائے گا اور اسے کوڑوں کی سزا دی جائے گی جن کی تعداد ۸۰ کوڑے ہوگی۔

دفعہ ۱۱۰ کے تحت اگر کوئی مسافر ساتھی مسافروں کی مرضی کے بغیر سگریٹ نوشی کرتا ہے تو اسکو ۲۰ روپے جرمانہ کیا جاسکتا ہے سوائے اسکے کہ کوئی جگہ سگریٹ نوشی کیلئے مقرر ہو اور اگر وہ ریلوے ملازم کی طرف سے تنبیہ کرنے کے باوجو سگریٹ نوشی کرتا ہے تو اسکو اس ڈبے سے اُتارا جاسکتا ہے۔

لیکن سگریٹ نوشی کی ممانعت اور سگریٹ نوشی نہ کرنے والوں کی صحت کے تحفظ کے آرڈیننس ۲۰۰۲ کے مطابق اگر کوئی شخص سگریٹ نوشی کرتا ہے جہاں مذکورہ آرڈیننس کے مطابق ایسا کرنا منع ہے تو اس شخص کو آرڈیننس کی دفعہ (a)۱۱ کے مطابق ایک ہزار روپے جرمانہ کیا جاسکتا ہے اور اگر وہ شخص دوبارہ یا لگاتار سگریٹ نوشی کرتا ہے تو اس کو کم از کم ایک ہزار روپے اور زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ روپے جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

دھوکہ دہی یا بغیر ٹکٹ کے سفر کرنا۔

دفعہ ۱۱۲ کے تحت اگر کوئی شخص ریلوے انتظامیہ کو دھوکہ دے کر ریلوے میں داخل ہو جائے یا اس ٹکٹ پر جو پہلے استعمال ہو چکا ہے یا واپسی کے ٹکٹ پر جو پہلے ہی استعمال ہو چکا ہے تو اسکو ۶ ماہ کی سزا دی جائیگی یا پھر جرمانہ بھی جو دو ہزار روپے تک ہوسکتا ہے اگر وہ جرمانہ دینے سے انحراف کرتا ہے تو اسکو تین ماہ کیلئے قید کی سزا ہوسکتی ہے۔

دفعہ ۱۱۳ کے تحت اگر کسی شخص کے پاس مکمل ٹکٹ یا پاس نہیں ہے تو اسکو ریلوے ملازم کی طرف سے جرمانہ اور اس سفر کا کرایہ جو آغاز سفر سے اختتام سفر تک بنتا ہے ادا کرنا ہوگا اور ریلوے ملازم رقم وصول کرنے کیلئے مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم سے رجوع کرسکتا ہے جس پر مجسٹریٹ وصولی کے احکامات جاری کرے گا اور اگر وہ شخص رقم ادا نہیں کرتا تو اسکو ایک ماہ کیلئے قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔

دفعہ ۸ ۱۱۳ کے مطابق اگر کوئی شخص بغیر پاس یا ٹکٹ کے سفر کرتا ہے یا جس ڈبے کا پاس ہے اس سے کسی دوسرے ڈبے میں داخل ہو جاتا ہے تو اسکو اس ڈبے کی ٹکٹ کی رقم اور دوسرے اخراجات ادا کرنے ہوں گے یا پھر اسے اتار دیا جائیگا لیکن جو شخص کسی دوسرے ڈبے میں داخل ہو گیا ہو تو اسکو نہیں اتارا جا سکتا اسے اپنے ڈبے میں منتقل کر دیا جا سکے گا ۔اس کے ساتھ ساتھ اگر عورتیں اور بچے مرد مسافر کے بغیر سفر کر رہے ہیں تو انہیں نہیں اتارا جا سکتا ماسوائے اسکے کہ جہاں سے وہ سوار ہوئے ہوں یا جنکشن سول ڈسٹرکٹ کے ہیڈکواٹر پر صبح ۶ بجے سے شام ۶ بجے تک پر اتارا جا سکتا ہے ۔

ٹکٹ کے تبادلے پر جرمانہ۔

دفعہ ۱۱۴ کے تحت

(الف) اگر کوئی شخص جو نہ ریلوے ملازم ہو اور نہ ریلوے کا کوئی ایجنٹ ہو تو وہ شخص جو ٹکٹ فروخت کرتا ہے یا واپسی کی آدھی ٹکٹ یا

(ب) اگر سیٹ یا برتھ منتقل کرتا ہے کہ دوسرے شخص کو سفر کرنے کے قابل بنایا جائے تو اس شخص کو ایک سال کی قید ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو دس ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا پھر دونوں سزائیں دی جا سکتی ہے۔

دفعہ ۱۱۶ کے تحت اگر کوئی شخص ٹکٹ یا پاس کو تبدیل یا مسخ کر دیتا ہے جیسے تاریخ نمبر شمار دیا کوئی بھی تحریری تو اُس شخص کو چھ ماہ کی قید یا جرمانہ جو دو ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

ریلوے کے حادثات کی رپورٹ۔

دفعہ ۸۳ کے تحت ریل گاڑی کو چلتے ہوئے مندرجہ ذیل حادثات آ سکتے ہیں ۔یعنی

(الف) کوئی بھی حادثہ جس میں انسانی جان کا ضیاع ہو یا شدید ضرر آ جائے جیسا کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان میں بتایا گیا ہے یا جائیداد کو نقصان پہنچا ہو۔

(ب) ٹرینوں کا آپس میں تصادم جن میں سے ایک ٹرین پر مسافر سوار ہوں ۔

(ج) کسی ٹرین کا پٹڑی سے اتر جانا جس پر مسافر سوار ہوں ریلوے کو چلتے ہوئے مندجہ بالا حادثات میں سے کوئی بھی حادثہ پیش آ جائے تو ریلوے انتظامیہ فوراً صوبائی حکومت اور ریلوے انسپکٹر کو اس حادثے کے بارے میں مطلع کرے گی اور سٹیشن ماسٹر یا سٹیشن ماسٹر کی غیر موجودگی کی صورت میں سٹیشن انچارج بغیر کسی تاخیر کے ضلعی مجسٹریٹ کو اطلاع پہنچائے گا یا نزدیکی پولیس افسر کو جس کو صوبائی حکومت نے تعینات کیا ہو۔ دفعہ ۱۰۳ کے تحت اگر ریلوے ملازم یا اسٹیشن کا انچارج

حادثے کی اطلاع نہیں دیتا تو اسکو پانچ ہزار روپے تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔

دفعہ ۸۲ (الف) کی ذیلی دفعہ ۲ کے تحت حادثے کی صورت میں اگر مسافر جاں بحق ہو جاتا ہے تو اس کے ورثاء کو ایک لاکھ روپے معاوضہ دیا جائے گا۔ اور مسافر کے زخمی ہونے کی صورت میں دس ہزار روپے تک معاوضہ دیا جائے گا۔

دیگر جرائم۔

دفعہ ۱۰۶ کے تحت اگر کوئی شخص ریلوے پر سامان بھیجتا ہے اور اس سامان کی نوعیت غلط بیان کرتا ہے تو اس سامان کے مالک کو جرمانہ کیا جائے گا جو کہ پانچ ہزار روپے تک ہوسکتا ہے سامان کا کرایہ اسکے علاوہ ہوگا۔

دفعہ ۱۰۷ کے تحت اگر کوئی شخص اپنے ساتھ خطرناک یا ناپسندیدہ سامان لے کر ریلوے پر سوار ہوتا ہے یا پھر ایسا سامان ریلوے پر بھیجتا ہے تو اسے دو سال تک قید کی سزا یا جرمانہ جو پانچ ہزار روپے تک کیا جاسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں اس سامان کی وجہ سے کسی اور سامان کو نقصان ہونے کی صورت میں معاوضہ دینے کا ذمہ دار سامان کا مالک ہوگا۔

دفعہ ۱۰۸ کے تحت ایسا مسافر جو ریلوے ذرائع میں مداخلت کرے جو کہ ریلوے انتظامیہ اور مسافروں کے درمیان رابطہ کے لئے ہوں تو ایسے شخص کو دو ہزار روپے تک جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ ۱۲۱ کے تحت اگر کوئی شخص ریلوے ملازم کو اسکے فرائض منصبی سرانجام دینے سے روکتا ہے یا رکاوٹ ڈالتا ہے تو اس کو چھ ماہ قید یا جرمانہ جو ایک ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں دفعہ ۱۲۸ کے تحت اگر کوئی شخص غیر قانونی طور پر غفلت سے یا جان بوجھ کر ایسا فعل سرانجام دیتا ہے جو کہ کسی دوسرے شخص کے لئے جو کہ ریلوے میں ہو خطرے کا باعث ہو یا رکاوٹ ڈالتا ہے یا رکاوٹ ڈالنے کا سبب بنتا ہے یا رولنگ سٹاک جو ریلوے پٹڑی پر ہو تو اسے دو سال کے لئے سزا دی جاسکتی ہے۔

(1) دفعہ ۱۳۰ کے تحت اگر کوئی بچہ جس کی عمر ۱۲ سال سے کم ہو اور وہ ریلوے کے متعلق جرم کرتا ہے تو عدالت اسکے ورثاء کو مقررہ وقت میں عدالت میں بلوا سکتی ہے اور جرمانہ کرسکتی ہے تاکہ بچہ دوبارہ ایسا جرم نہ کرے۔

(2) اگر والد یا ورثاء عدالت میں حاضری یا جرمانے کے اس مدت میں عمل میں لانے میں ناکام ہوگئے ہوں جو ذیلی دفعہ ۱ کے تحت عدالت کی طرف سے دیا گیا ہو تو اس کو پچاس روپے تک جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

سرداری نظام کی تنسیخ کا قانون

پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد بھی مختلف علاقوں میں سرداری نظام رائج تھا۔سردار اپنے علاقے کے عوام پر قانون کا نفاذ کرتے اور خلاف ورزی پر سردار بھی سزا دے سکتے تھے۔ یہ نظام عوام پر ظلم ڈھانے کے مترادف تھا۔اس نظام میں پسند ناپسند کے اصول کو بھی مدنظر رکھا جاتا۔ اس نظام سے عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے بھی محروم رکھا جاتا تھا۔اسی لئے حکومت نے اس نظام کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا اور اسکی تنسیخ کیلئے قانون متعارف کروایا جسکی تفصیل ''سرداری نظام کی تنسیخ کے قانون مجریہ ۱۹۷۶ء (The System of Sardari Abolition Act, 1976) میں موجود ہے

سرداری نظام کی تنسیخ۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کے مطابق ماسوائے کسی رسم یا دستور کے اس قانون کے آنے کے بعد سرداری نظام منسوخ ہو جائے گا۔اور کوئی بھی شخص۔

(ا) عدالتی اختیارات جو وقتاً فوقتاً کسی قانون کے تحت اسے نہ ملے ہوں استعمال نہیں کر سکتا یا۔

(ب) کوئی نجی جیل نہیں بنا سکتا۔

(ج) ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء یا وقتاً فوقتاً نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت حاصل اختیار کے علاوہ کسی شخص کو گرفتار یا حوالات میں بند نہیں رکھ سکتا۔

(د) کسی بھی شخص سے مفت مزدوری نہیں لے سکتا اور نہ ہی کسی شخص کو اسکی مرضی کے خلاف مزدوری کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔

(ر) کسی سے بھی سردار ہونے کے ناطے خراج یا کوئی دوسری ادائیگی چاہے وہ رقم یا کسی دوسری صورت میں ہو نہیں لے سکتا۔

(ف) قبیلے کا سردار ہونے کے ناطے قبیلے کی زمین سے جو نفع ہو وہ اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔

استثناء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴ کے مطابق اس قانون میں دی گئی کوئی بھی چیز حکومت کو کسی بھی شخص کو اسکی خدمات، فرائض یا امور جو حکومت اسے وقتاً فوقتاً ادا کرنے کیلئے حکم دے گی پر الاؤنسز دینے سے نہیں روک سکتی۔

جرمانہ۔

جو کوئی شخص اس قانون کی دفعات کی خلاف ورزی کرے گا اسکو تین سال کیلئے قید کی سزا ہوگی یا جرمانہ کی سزا ہوگی جسکی حد دس ہزار روپے ہوگی یا دونوں سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

سفید فاسفورس سے ماچس بنانے کی ممانعت

ماچس روزمرہ کے امور میں اگ جلانے کے کام آتی ہےلیکن اس کی تیاری میں فاسفورس کے مادے کے استعمال پر حکومت نے پابندی لگائی ہے کہ سفید فاسفورس سے ماچس نہ بنائی جائیں اسکی تفصیل "سفید فاسفورس سے ماچس بنانے کی ممانعت کے قانون مجریہ ۱۹۱۳ء (The White Phosphorus Matches Prohibition Act 1913) میں موجود ہے۔

ماچس بنانے کیلئے سفید فاسفورس کی ممانعت:۔

(۱) مذکورہ قانون کی دفعہ۴ کے مطابق کوئی بھی شخص ماچس بنانے کیلئے سفید فاسفورس استعمال نہیں کریگا۔

(۲) کوئی بھی شخص جوسفید فاسفورس استعمال کرتا ہے یا اپنی نگرانی میں کسی دوسرے شخص کو ماچس بنانے کیلئے سفید فاسفورس استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہےتو اسکو جرمانہ کی سزا ہوگی جسکی حد دوسو روپے ہے۔

فیکٹریوں کے انسپکٹر کے اختیارات:۔

(۱) مذکورہ قانون کی دفعہ۵ کے مطابق جوکوئی شخص ماچس بناتا ہے وہ فیکٹریوں کے قانون کے تحت مقرر کیے گئے انسپکٹر کو ماچس بنانے والے مواد کے نمونہ کے معائنہ کیلئے اجازت دے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا شخص جس سے مواد کا نمونہ لیا جائے کسی چیز سے انسپکٹر اسکو دو حصوں میں تقسیم کرے گا اور ان میں سے ایک پر نشانی لگا کر اس شخص کو واپس کردے گا۔

(۲) کوئی بھی ایسا شخص جو فیکٹریوں کے انسپکٹر کو مواد کا نمونہ دینے سے انکار کرے گا جیسا کہ ذیلی دفعہ(۱) میں بیان کیا گیا ہےتو اس کو جرمانہ کی سزا ہوگی جسکی حد دوسو روپے ہوسکتی ہے۔

فروخت پر پابندی:۔

(۱) مذکورہ قانون کی دفعہ۶ کے مطابق کوئی بھی شخص جس کے پاس سفید فاسفورس سے بنی ماچس ہو نہ تو بیچے گا، نہ ہی بیچنے کیلئے ظاہر کرے گا اور نہ ہی بیچنے کے مقصد کیلئے اپنے پاس رکھے گا۔

(۲) کوئی بھی شخص جو ذیلی دفعہ(۱) کی خلاف ورزی کرے گا تو اسکے خلاف مجسٹریٹ درجہ اول کو درخواست دی جائے گی اور مجسٹریٹ ایسی ماچسوں کو قبضہ میں لینے کا حکم کرے گا۔ ایسی قبضہ میں لی ہوئی ماچسوں کو تباہ کردیا جائے گا یا ماچسوں سے ایسا عمل کیا جائے گا جیسا مجسٹریٹ حکم دیگا۔

وکلاء کی فرم کی رجسٹریشن کا طریقہ کار

وکیل کو انرولیمنٹ کے بعد وکالت کی اجازت ہوتی ہے۔ اگر وکلاء اکٹھا کام کرنا چاہیں تو ایسی فرم بنا کر رجسٹر کرانا پڑتی ہے جسکے لئے کچھ قواعد وضع کیے گئے ہیں جسکی تفصیل پنجاب کے پیشہ وکالت اور بار کونسل کے قواعد ۱۹۷۴ء میں موجود ہیں۔

وکلاء کی فرم۔

مذکورہ قواعد کے باب ۸ کے مطابق جو وکلاء وکالت کرنے کیلئے بار کونسل کی حدود میں لاء فرم بنانے یا وکلا کی فرم سے منسلک ہونا چاہتے ہیں تو وہ اس بار کونسل میں فرم کی رجسٹریشن یا الحاق کیلئے درخواست دیں گے۔

رجسٹریشن کی درخواست کے ساتھ شراکت نامہ کی نقل اور درج ذیل معلومات منسلک ہونی چاہیں۔

(a) فرم کا نام

(b) دفتر کی جگہ یا فرم کے دفاتر۔

(c) حصہ داروں کے نام انکی تاریخ پیدائش، تعلیم اور بار میں تجربہ۔

(d) حصہ داروں کے حصص۔

(e) ہر حصہ دار کی طرف سے معاونت۔

درخواست بار کونسل کو پیش کی جائے گی جو مزید کسی معلومات کے حصول کیلئے وکلا کو بلا سکتی ہے۔

وکلاء جو وکالت کے پیشے سے پہلے ہی منسلک ہیں قواعد کی منسوخی کے تین ماہ کے اندر فرم کی رجسٹریشن کیلئے درخواست دیں گے یہی قواعد مناسب تبدیلیوں کیساتھ درخواست پر لاگو ہوں گے۔

تمام درخواستیں جو فرم کی رجسٹریشن کیلئے ہوں وصول ہونے کے بعد دو ماہ کے اندر ان پر غور ہوگا اور اس کا فیصلہ چار ماہ کے اندر کر دیا جائے گا۔ اگر قواعد کی منسوخی کے وقت فرم موجود ہو تو فرم اپنا کام کرتی رہے گی جب تک درخواست کا فیصلہ نہیں کر دیا جائے گا۔

بار کونسل کسی بھی وقت فوری معلومات کیلئے رجسٹرڈ فرم میں سے کسی کو بھی بلوا سکتی ہے اور کوئی بھی وجہ لکھ کر پیش کرنے کی ہدایت کر سکتی ہے فرم پر کوئی شرط عائد کر سکتی ہے۔ اور اسکی رجسٹریشن معطل کر سکتی ہے رجسٹریشن کی معطلی کے بعد وہ وکلاء جنہوں نے فرم بنائی تھی وہ اس بار کونسل کی حدود میں بطور حصہ دار وکالت کرنے سے روک دے گی۔

وکلاء کی فرم جو قانون اور قواعد کے مطابق پاکستان میں کسی بھی صوبے میں رجسٹرڈ نہ ہو اور وہ بار کونسل کی حدود میں وکالت جاری رکھنا چاہتی ہو تو وہ بار کونسل میں رجسٹریشن کیلئے درخواست دے سکتی ہے اور یہ قواعد مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اس درخواست پر لاگو ہوں گے۔

وکلاء کی مختلف عدالتوں کیلئے اہلیت

وکلاء حصول انصاف میں ہمیشہ سے اہم کردار ادا کرتے آرہے ہیں۔ اور انھوں نے ہمیشہ ایک منظم جماعت کی صورت میں تمام سیاسی و غیر سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیا ہے۔ وکلاء کی جدو جہد کو منظم رکھنے کے لئے وکلاء کی جماعت بندی کی گئی ہے اور ان کی مختلف عدالتوں میں رجسٹریشن کیلئے شرائط بیان کی گئی ہیں جو کہ قانونی پیشہ اور بار کونسل ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء میں بیان کی گئی ہیں۔

وکلاء کی درجہ بندی۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۱ کے مطابق وکلاء کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(ا) سپریم کورٹ کے سینئر وکلاء۔

(ب) سپریم کورٹ کے وکلاء۔

(ج) ہائی کورٹ کے وکلاء۔

(د) دوسرے وکلاء۔

وکلاء کا وکالت کرنے کا حق۔

(۱) مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۲ کے مطابق ماسوائے اس کے کہ جو اس قانون میں بیان کیا گیا ہے کسی بھی شخص کو وکالت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی جب تک وہ وکیل نہ ہو۔

(۲) آئین کے آرٹیکل ۲۰۷ کے مطابق، اس قانون کی دفعات کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق اور کسی اور قانون کے جو وقتاً فوقتاً لاگو ہوں۔

(۱) سپریم کورٹ اور ھائی کورٹ کا کوئی بھی وکیل پورے پاکستان میں کہیں بھی وکالت کرسکتا ہے اور پاکستان میں کسی بھی عدالت یا ٹریبونل کے سامنے پیش ہوسکتا ہے۔

(ب) کوئی دوسرا وکیل صوبے بھر میں وکالت کر سکتا ہے جس کیلئے بار کونسل نے اسکا نام درج کیا ہے اور صوبے بھر میں ماسوائے ھائی کورٹ کے عدالت یا ٹربیونل میں پیش ہو سکتا ہے۔

(۳) کوئی بھی وکیل کسی بھی شخص کیلئے ٹربیونل یا عدالت کے سامنے پیش نہیں ہوگا جب تک کہ اسے اس مقصد کیلئے اس شخص کیطرف یا اسکے کسی نمائندہ کیطرف سے دستاویز کے ذریعے متعین نہ کر دیا جائے اور یہ دستاویز عدالت یا ٹربیونل میں جمع کروا دیئے گئے ہوں۔

مگر شرط یہ ہے کہ یہ ذیلی دفعہ لاگو نہیں ہوگی۔

(ا) حکومتی وکیل یا ریاست کیطرف سے نامزد کردہ کسی بھی وکیل پر یا۔

(ب) جب کوئی وکیل دوسرے وکیل کی طرف سے عدالت میں پیش ہوا گر ایسے وکیل نے پیش ہونے کیلئے درخواست جمع کروائی ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ مجرم جو حوالات میں بند ہو کی ذمہ داری پر جو دستاویز اس ذیلی دفعہ میں مطلوب ہوں وکیل کو دستاویز جمع کروانے اور پیش ہونے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

اشخاص کا بطور وکیل ہونے کیلئے اہلیت۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۶ کے مطابق اس قانون کی دفعات ۱۱ور دیئے گئے قواعد کے مطابق اس شخص کو وکیل تسلیم کر لیا جائے گا اگر وہ درج ذیل شرائط پوری کرتا ہو۔

(ا) وہ پاکستانی شہری ہو یا ریاست جموں کشمیر کا شہری ہو۔

مگر شرط یہ ہے اس قانون کی دفعات کے مطابق کسی دوسرے ملک کا شہری (جو بطور وکیل کے اندراج کے لئے درخواست دینے سے پہلے ایک سال سے پاکستان میں رہ رہا ہو) تو اسے وکیل تسلیم کیا جا سکتا ہے اگر پاکستانی شہری بھی اس دوسرے ملک میں وکالت کر سکتا ہو۔

(ب) اس نے ۲۱ سال کی عمر مکمل کر لی ہو۔

(ج) وہ ایسی تربیت کے مرحلے سے گزر چکا ہو اور ایسا امتحان پاس کر چکا ہو جو تربیت کے بعد پاکستان بار کونسل نے بنایا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ یہ ذیلی دفعہ ان اشخاص پر لاگو نہیں ہوگی جو پاکستان بار کونسل کی طرف سے قانونی تربیت یا

تجربہ کی بنیاد پر مستثنیٰ قرار دیے گئے ہوں۔

(د) اس نے اندراج کیلئے فیس ادا کر دی ہو اور باقی تمام شرائط پوری کر دی ہوں جو پاکستان بار کونسل کی طرف سے بیان کی گئی ہوں۔

(۲) وہ شخص بطور وکیل نا اہل ہوگا اگر

(i) اسے حکومت یا قانونی کارپوریشن سے بوجہ اخلاقیات کے جرم میں معطل کر دیا گیا ہو یا ہٹا دیا گیا ہو جب تک وہ وقت جو وفاقی حکومت نے متعین کیا ہو یا پانچ سال کا عرصہ اس کی معطلی یا ہٹا دیئے جانے کے بعد گزر گیا ہو۔

(ii) اسے اخلاقیات کے جرم میں سزا ہوئی ہو جب تک کہ پانچ سال کی سزا یا وفاقی حکومت کی طرف سے بتائی ہوئی سزا ختم نہ ہو جائے۔

(iii) اسے دلال قرار دے دیا گیا ہو اور ایسا اعلان واپس نہ لیا گیا ہو۔

(۳) جہاں کسی شخص کو بار کونسل کی طرف سے سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا وکیل تسلیم کر لیا جائے اگر سپریم کورٹ یا ھائی کورٹ مناسب سمجھے کہ یہ شخص قانونی پیشہ جاری نہ رکھے تو معاملہ دوبارہ غور کرنے کیلئے بار کونسل منتقل کر دیا جائے گا۔

ہائی کورٹ کا وکیل بننے کیلئے اہلیت۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۷ کے مطابق اس قانون کی دفعات اور قواعد کے مطابق اس شخص کو ھائی کورٹ کا وکیل تسلیم کر لیا جائے گا جو درج ذیل شرائط پوری کرے گا۔

(ا) وہ نچلی عدالتوں میں بطور وکیل دو سال تک پیش ہوتا رہا ہو۔

(ب) وہ پاکستان سے باہر کسی ھائی کورٹ میں بطور وکیل وکالت کرتا رہا ہو جو کہ پاکستان بار کونسل کیطرف سے بتائی گئی ہو۔

(ج) اس کو صوبائی بار کونسل ہائی کورٹ کی اجازت سے اسکی قانونی تربیت یا تجربہ کی بناء پر ذیلی دفعہ (a) اور (b) سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔

(د) اس نے اندراج کیلئے فیس اور پاکستان بار کونسل کیطرف بتائی گئی ہدایات پوری کر دی ہوں۔

سپریم کورٹ کے وکلاء کیلئے اہلیت۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۸ کے مطابق اس قانون کی دفعات اور قواعد کے مطابق اس شخص کو سپریم کورٹ کا وکیل

تسلیم کر لیا جائے گا۔ اگر وہ سپریم کورٹ کیطرف سے بتائے گئے وقتاً فوقتاً قواعد اور شرائط کو پورا کرے۔ اور پاکستان بار کونسل کو اندراج کیلئے متعین کردہ فیس ادا کردے۔

عورت کیلئے اہلیت۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۹ کے تحت کسی بھی عورت کو جنس کی بنیاد پر وکیل بننے کیلئے نااہل قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

ضابطہ دیوانی کے تحت سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنا

روزمرہ زندگی میں مقدمات مختلف درجات کی عدالتوں میں دائر کیے جاتے ہیں اور عدالتیں ان مقدمات پر فیصلے سناتی ہیں تاکہ عوام کی دادرسی ہو۔ ان فیصلوں کے خلاف اپیل دائر کرنے کا حق بھی پارٹیوں کے پاس ہوتا ہے اپیل کرنے کے لیے مختلف فورم دستیاب ہیں جب کہ سب سے بڑا فورم سپریم کورٹ ہے اس عدالت میں اپیلیں کس طرح دائر ہوتی ہیں اس کا کیا طریقہ کار ہے اس کی تفصیل مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء میں بیان ہے۔

سپریم کورٹ میں اپیل کب دائر ہو سکے گی۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۰۹ کے تحت ہائی کورٹ کے فیصلے، ڈگری اور حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر ہو سکے گی۔

(ا) اگر ابتدائی عدالت سماعت میں زیر تنازعہ میں مالیت دعویٰ اور اپیل میں بھی (جب تک بذریعہ قانون پارلیمنٹ اس میں تبدیلی نہ کی جائے) پچاس ہزار روپے یا اس سے زیادہ کی ہو اور فیصلہ، ڈگری اور حکم قطعی جس کے خلاف اپیل دائر کی گئی تھی اسے یا تو بدل دیا گیا ہو یا اسے منسوخ کر دیا گیا ہو یا حکم قطعی اس عدالت کی طرف سے ہو جو سپریم کورٹ کے قریب ترین ماتحت ہو: یا

(ب) اگر فیصلہ، ڈگری یا حکم قطعی میں براہ راست یا بالواسطہ پر کسی مالیت کی جائیداد کا سوال یا مطالبہ شامل ہو اور فیصلہ، ڈگری یا حکم قطعی جس کے خلاف اپیل دائر کی گئی ہو اسے بدل دیا گیا ہو یا منسوخ کر دیا گیا ہو اور ایسا سپریم کورٹ کے ماتحت عدالت نے کیا ہو: یا

(ج) اگر ہائی کورٹ یہ سرٹفیکیٹ جاری کرے کہ مقدمہ میں قانون کا ایک قرار واقعی سوال زیر غور آیا ہے یا آئین کی تعبیر مطلوب ہے۔

بعض اپیلوں کے دائر کرنے پر پابندی۔

مذکورہ قانون کے دفعہ ۱۱۱ کے تحت باوجود اس کے جو کچھ دفعہ ۱۰۹ میں کہا گیا ہے کوئی اپیل سپریم کورٹ میں داخل نہیں ہوگی۔

(ا) بخلاف ایسی ڈگری یا حکم کے جو ہائی کورٹ کے ایک جج یا ڈویژن بینچ کے ایک جج یا ہائی کورٹ کے دو یا دو سے زیادہ ججوں کی طرف سے صادر ہوا ہو جو مذکورہ ہائی کورٹ کے دو یا کئی ججوں کی طرف سے صادر ہوا ہو اور وہ جج باہم تعداد مساوی مختلف الرائے ہوں اور ان کی تعداد اس قدر نہ کہ منجملہ کل جج صاحبان عدالت ہائی کورٹ کی اکثریت ان کی طرف ہو۔

(ب) کسی ایسی ڈگری کے خلاف ہو جسی دفعہ ۱۰۲ کے تحت اپیل ثانی نہ کی جا سکتی ہو۔

مستثنیات۔

(1) مذکورہ قانون کی دفعہ ۱۱۲ کی ذیلی دفعہ (ا) کے تحت مجموعہ ہذا کی کوئی عبارت ایسی نہ سمجھی جائے گی کہ۔

(a) سپریم کورٹ کے اختیارات میں آئین کے آرٹیکل ۱۹۱ کے تحت یا کسی دیگر دفعات کے تحت مداخلت نہیں کی جائے گی، یا

(b) ان قواعد میں مداخلت کرنا جو عدالت میں اپیل دائر کرنے کے لیے سپریم کورٹ نے وضع کیے ہوں اور وہ فی الوقت نافذ العمل ہوں۔

(2) مجموعہ ہذا کی کوئی عبارت کسی معاملہ فوجداری یا ایڈمرلٹی یا سے متعلق نہ ہوگی نہ ان اپیلوں سے متعلق ہوگی جو احکامات یا ڈگری پرائز کورٹس (PRIZE COURTS) کی طرف سے ہوں۔

متولیان، تعمیل کنندگان اور مہتممین ترکہ کی جانب سے یا ان کے خلاف دعوے

انصاف کا حصول ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ دیوانی عدالتوں سے حصول انصاف کے لیئے ایک طریقہ کار موجود ہے، جس کی پیروی کرتے ہوئے انصاف حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء (The Code of Civil Procedure, 1908) کے حکم ۳۱ (Order xxxi) میں متولی، تعمیل کنندہ اور مہتمم ترکہ کی جانب سے یا ان کے خلاف دعوے کرنے سے متعلق قواعد وضع کیئے گئے ہیں جس، کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جائیداد موقوفہ وغیرہ سے متعلق مقدمات میں منتفع کی نمائندگی (Representation of beneficiaries in suits concerning property vested in trust, etc):

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے حکم ۳۱ کے قاعدہ ۱ کے مطابق، تمام مقدمات میں جو ایسی جائیداد سے متعلق ہوں جو کسی متولی، تعمیل کنندہ یا مہتمم ترکہ کے اختیار میں ہو جب کہ تنازعہ ایسی جائیداد میں منتفعی استحقاق رکھنے والے اشخاص اور کسی تیسرے شخص کے درمیان ہو تو ایسا متولی، تعمیل کنندہ یا مہتمم ترکہ ایسے منتفعی اشخاص کی نمائندگی کرے گا اور معمولاً انہیں فریق دعویٰ بنانا ضروری نہیں ہوگا۔ لیکن اگر عدالت مناسب سمجھے تو وہ سب یا ان میں سے کسی ایک کو فریق مقدمہ بنانے کا حکم دے سکتی ہے۔

اشتمالِ متولیان، تعمیل کنندگان اور مہتممین ترکہ (Joinder of trustees, executors & administrators):

مجموعہ ہٰذا کے مذکور حکم کے قاعدہ ۲ کے مطابق، جب کئی متولیان، تعمیل کنندگان یا مہتممین ترکہ ہوں تو اگر دعویٰ ان میں سے ایک یا زیادہ کے نام دائر کیا جائے تو وہ سب فریق بنائے جائیںگے:

مگر شرط یہ ہے کہ جن تعمیل کنندگان نے اپنے موصی کی وصیت کو ثابت نہ کیا ہو اور جو متولیان، تعمیل کنندگان اور مہتممین ترکہ پاکستان سے باہر ہوں انہیں فریق بنانا ضروری نہیں ہوگا۔

شادی شدہ تعمیل کنندہ کا شوہر شامل نہیں کیا جائیگا (Husband of married executor not to join):

مجموعہ ہٰذا کے مذکور حکم کے قاعدہ ۳ کے مطابق، جب تک عدالت برعکس حکم نہ دے، کسی شخص کو شادی شدہ متولیہ، مہتمم ترکہ یا تعمیل کنندہ کا شوہر ہونے کی حیثیت میں فریق نہیں بنایا جائیگا۔

دیوانی مقدمات میں بیان حلفی

دیوانی مقدمات میں اگر عدالت مناسب سمجھے تو کسی امر کو بذریعہ بیان حلفی ثابت کرنے یا کسی گواہ کا بیان حلفی مقدمہ میں داخل کیئے جانے کے لیے حکم صادر کرسکتی ہے جس سے متعلق قواعد ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۱۹ میں دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کسی بھی امر کو بذریعہ بیان حلفی ثابت کرنے کے لئے حکم دینے کا اختیار (Power to order any point to be proved by affidavit)

مجموعہ ضابطہ دیوانی ،۱۹۰۸ کے آرڈر ۱۹ کے قاعدہ ۱ کے مطابق، کوئی عدالت کسی بھی وقت مناسب وجہ (sufficient reason) موجود ہونے پر حکم دے سکتی ہے کہ کوئی خاص امر یا امور واقعاتی بیان حلفی کی رو سے ثابت کیئے جائیں یا ان شرائط پر جو عدالت کے مطابق معقول ہوں کسی گواہ کا بیان حلفی مقدمہ کی سماعت کے موقع پر پڑھا جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت کو معلوم ہو کہ کوئی فریق نیک نیتی سے کسی گواہ کو اس غرض سے حاضر کرانا چاہتا ہے کہ اس سے جرح کی جائے اور اس کا حاضر کرنا ممکن ہو تو ایسے گواہ کی شہادت بذریعہ بیان حلفی لینے کا حکم نہ دیا جائے گا۔

بیان حلفی دینے والے کو جرح کے لئے حاضر ہونے کا حکم دینے کا اختیار (Power to order attendance of deponent for cross-examination).

مذکورہ آرڈر کے قاعدہ ۲ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے مطابق، کسی درخواست پر شہادت بذریعہ بیان حلفی دی جا سکتی ہے لیکن عدالت فریقین میں سے کسی فریق کی درخواست پر بیان حلفی دینے والے کو جرح کے لئے حاضر ہونے کا حکم دے سکتی ہے۔

مذکورہ قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، ایسی حاضری عدالت میں ہو گی ماسوائے اس کے کہ بیان حلفی دینے والا عدالت میں اصالتاً حاضر ہونے سے معاف ہو یا عدالت کچھ اور ہدایت کرے۔

بیان حلفی کن امور تک محدود ہوگا (Matters to which affidavit shall be confined)

مذکورہ آرڈر کے قاعدہ ۳ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے مطابق، بیان حلفی میں صرف وہی حقائق بیان کیئے جائینگے جن کو بیان حلفی بیان کرنے والا اپنے علم سے ثابت کر سکتا ہو ماسوائے درمیانی نوعیت کی درخواستوں سے متعلق جس کے لئے یقین ہونے کا بیان بھی قابل قبول ہو بشرطیکہ اس یقین کی معقول وجہ بیان کی جائے۔

مذکور قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، بیان حلفی کا خرچہ جس میں بلاضرورت سنی سنائی باتیں یا دلائل سے متعلقہ امور درج ہوں یا جس میں دستاویز کی نقل یا حصے درج کیئے گئے ہوں اس کو پیش کرنے والے فریق کے ذمہ ہو گا جب تک عدالت کوئی اور حکم نہ دے۔

اپیل بصیغہ مفلسی

انصاف کا حصول ہر انسان کا بنیادی کا حق ہے۔ دیوانی عدالت میں حصول انصاف کے لیے دعوی دائر کیا جاتا ہے۔ دعوی دائر کرنے کے لیے کورٹ فیس ادا کی جاتی ہے۔اسی طرح دعویٰ کا فیصلہ ہونے کے بعد متاثرہ شخص عدالتی فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کرسکتا ہے جس کے لیئے اُسے کورٹ فیس ادا کرنی پڑتی ہے۔مگر ایسا شخص جو مفلس ہو اور اپیل دائر کرنے کے لیئے کورٹ فیس ادا کرانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اُس کے لیے سہولت دی گئی ہے کہ اپیل دائر کرتے وقت وہ کورٹ فیس جمع کرانے سے مستثنیٰ ہو لیکن اپیل کا فیصلہ حق میں ہو جانے کے بعد وہ کورٹ فیس ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء (The Code of Civil Procedure,1908) کے حکم ۴۴ (Order XLIV) میں اپیل بصیغہ مفلسی سے متعلق قواعد دیئے گئے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اپیل بصیغہ مفلسی کون دائر کرسکتا ہے اور اپیل کی منظوری کے لیئے درخواست دینے کا طریقہ کار (Who may appeal as pauper and procedure on application for admission of appeal):

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ کے حکم ۴۴ کے قاعدہ ۱ کے مطابق، ایسا شخص جو اپیل دائر کرنے کا حق رکھتا ہو مگر وہ دائر کرنے اپیل کے لیے مطلوبہ فیس ادا نہ کرسکتا ہو تو وہ ایک درخواست مع یادداشت اپیل دے سکتا ہے اور اسے اپیل بصیغہ مفلسی دائر کرنیکی اجازت دی جاسکتی ہے، اور ایسی درخواست پر دعویٰ بصیغہ مفلسی سے متعلق دفعات کا اطلاق بھی ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت درخواست منظور نہیں کرے گی اگر عدالت کو درخواست، فیصلہ اور ڈگری جس کے خلاف اپیل ہوئی ہو ملاحظہ کرتے وقت یہ وجہ نظر آئے کہ ڈگری، قانون یا کسی رواج، جو کہ قانون کی حیثیت رکھتا ہو، کے خلاف ہے یا بصورت دیگر غلط یا خلاف انصاف ہے۔

مفلسی کی تحقیقات ۔(Inquiry into pauperism):

مجموعہ ہذا کے مذکورہ حکم کے قاعدہ ۲ کے مطابق، عدالتِ اپیل مفلس سائل کی تحقیقات خود کرسکتی ہے یا عدالتِ اپیل کے حکم کے تحت ایسی عدالت بھی تحقیق کرسکتی ہے جس کے فیصلے کے خلاف اپیل ہوئی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر سائل کو اس عدالت سے جس کی ڈگری کے خلاف اپیل ہوئی ہو دعویٰ یا اپیل بصیغہ مفلسی دائر کرنے کی اجازت ملی تھی تو اسکے مفلس ہونے کی مزید تحقیق کرنے کی ضرورت نہ ہوگی ماسوائے اس صورت میں کہ عدالتِ اپیل کو تحقیق کی ہدایت کرنے کی وجہ نظر آئے۔

کارپوریشن کی جانب سے یا اس کے خلاف دعویٰ

عدالتوں میں انصاف کے حصول کے لئے طریقہ کار موجود ہے جس کی پیروی کرتے ہوئے انصاف حاصل کیا جاسکتا ہے۔ قانونی نقطہ نظر کے مطابق کسی بھی کارپوریشن کی حیثیت بطور شخص قانونی (Person Juridical) ہوتی ہے۔ لہذا کارپوریشن کی طرف سے یا اس کے خلاف دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء (The Code of Civil Procedure,1908) کے حکم ۲۹ (Order xxix) میں کارپوریشن کی طرف سے یا اس کے خلاف دعویٰ کرنے سے متعلق قواعد دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بیانات فریقین کی تصدیق اور دستخط (Subcription and verification of pleading):

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے حکم ۲۹ کے قاعدہ ۱ کے مطابق، کارپوریشن کی جانب سے یا اس کے خلاف دعویٰ میں سیکریٹری یا کوئی ڈائریکٹر یا کوئی اور اعلیٰ آفیسر جو دعویٰ کے واقعات کے بارے میں حلفیہ بیان دے سکتا ہو، بیانات فریقین پر دستخط اور تصدیق کرسکتا ہے۔

کارپوریشن پر تعمیل احکام (Service on corporation):

مجموعہ ہٰذا کے مذکور حکم کے قاعدہ ۲ کے مطابق، جب دعویٰ کارپوریشن کے خلاف ہو، تعمیل احکام سے متعلق قانونی شرائط کے ماتحت، سمن کی تعمیل مندرجہ ذیل طریقہ سے ہوسکتی ہے۔

(الف) کارپوریشن کے سیکریٹری یا کسی ڈائریکٹر یا کسی دوسرے اعلیٰ افسر کے حوالہ کیا جائے گا، یا

(ب) کارپوریشن کے نام سے اس کے رجسٹر شدہ دفتر میں اور اگر کوئی ایسا دفتر نہ ہوتو اس کے مقام کاروبار پر بذات خود یا بذریعہ ڈاک بھیجا جائے گا۔

کارپوریشن کے افسر کو اصالتاً حاضر ہونے کا حکم دینے کا اختیار (Power to require personal attendance of officer of corpratopm)

مجموعہ ہٰذا کے مذکورہ حکم کے قاعدہ ۳ کے مطابق، عدالت مقدمہ کے کسی بھی مرحلہ پر کارپوریشن کے سیکریٹری یا کسی ڈائریکٹر یا کسی دوسرے اعلیٰ آفیسر جو دعویٰ سے متعلق اہم سوالات (Material question of suit) کا جواب دے سکتا ہو اصالتاً حاضر ہونے کا حکم دے سکتی ہے۔

پنجاب میں دیواروں پر اظہارِ مواد کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۹۵ء

یہ بات اکثر مشاہدے میں آتی ہے کہ دیواروں پر مختلف قسم کے مواد کا اظہار کیا جاتا ہے۔ دیواروں پر مواد کے اظہار سے مراد دیواروں پر اشتہارات کو چسپاں کرنا اور چاک یا رنگ کے ذریعے لکھائی کرنا ہے۔ دیواروں پر مواد کے اظہار سے بدمزگی کا یہ پہلو نکلتا ہے کہ شہر، قصبہ یا متعلقہ علاقہ کی خوبصورتی اور صفائی متاثر ہوتی ہے اور یہ عمل بعض اوقات غیر اخلاقی اور منفی صورت حال پیدا کرنے کا باعث بھی بن جاتا ہے دیواروں پر مواد کے اظہار کی ممانعت کے لئے، صوبہ پنجاب میں دیواروں پر اظہار مواد کی ممانعت کا قانون، ۱۹۹۵ء (The Punjab Prohibtion of Expressing Matters on Walls Act,1995) نافذ العمل ہے جس کا اطلاق پورے صوبہ پنجاب پر ہوتا ہے۔

دیواروں پر مواد کے اظہار کی ممانعت

قانون کی دفعہ ۲ کے مطابق، جو کوئی بھی اشتہار، اعلان، اطلاع، پلے کارڈ (Placard) یا کوئی اور کاغذ یا دیوار پر اشتہار کے ذریعے یا کسی دیوار پر چاک (Chalk) یا رنگ کے ذریعے لکھائی یا طریقہ کار کا ذریعہ جو کچھ بھی ہو کو چسپاں کرے یا چسپاں کرنے کی وجہ بنے یا کسی بھی دیوار پر کسی بھی طریقہ سے کسی بھی مواد کا اس نیت سے اظہار یا وضاحت کرے کہ عوام اس مواد کی جانب متوجہ ہوں، اس کو ۶ ماہ تک قید یا ۵ ہزار روپے تک جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

استثناء (Exception):

اگر دیوار کا مالک یا قابض دیوار پر اپنے آپ سے متعلق یا اپنے کاروبار سے متعلق تفصیلات کا اظہار کرے تو یہ مذکورہ بالا دفعہ کے تحت جرم نہیں ہوگا۔

دیواروں پر سے موجود اظہارات کو ہٹانا

قانون ہذا کی دفعہ ۳ کے مطابق، ہر مقامی کونسل (Local Council) مذکورہ قانون کے نافذ العمل ہونے کے ۳۰ دنوں کے اندر، اپنے دائرہ اختیار کے اندر علاقوں میں دیواروں پر لکھا گیا تمام مواد، جس کے اظہار کی قانون ہذا میں ممانعت ہو، کو مٹائے گی۔

قوائد بنانے کا اختیار (Power to make rules):

قانون ہذا کی دفعہ ۴ کے مطابق صوبائی حکومت اس قانون کے مقاصد کو عمل میں لانے کے لئے قوائد بنا سکتی ہے۔

دیوانی مقدمے کا پہلی سماعت پر فیصلہ

دیوانی مقدمات میں اگر عدالت پہلی سماعت کے موقع پر یہ سمجھے کہ فریقین مقدمہ کے مابین کسی امر قانونی (Question of law) یا امر واقعہ (Question of fact) کا تنازعہ نہیں ہے تو عدالت پہلی سماعت پر ہی فیصلہ صادر کر سکتی ہے جس سے متعلق قواعد ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۱۵ میں دیئے گئے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فریقین جن کے مابین امر تنقیح طلب نہ ہو (Parties not at issue)

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۱۵ کے قاعدہ ۱ کے مطابق اگر مقدمے کی پہلی سماعت کے موقع پر عدالت سمجھے کہ فریقین کے مابین کسی امر قانونی یا امر واقعہ کا تنازعہ موجود نہیں ہے تو عدالت فوری طور پر فیصلہ صادر کر سکتی ہے۔

مدعا علیہان میں سے کسی ایک کو اختلاف نہ ہو

مذکورہ آرڈر کی قاعدہ ۲ کے مطابق، جب ایک سے زیادہ مدعا علیہان ہوں اور ان میں سے کسی ایک کو کسی امر قانونی یا واقعاتی میں مدعی کے ساتھ اختلاف نہ ہو تو عدالت اس مدعا علیہ کے حق میں یا اس کے خلاف فوراً فیصلہ صادر کر سکتی ہے اور مقدمے کی کاروائی دیگر مدعا علیہان کے خلاف جاری رہے گی۔

فریقین جن کے مابین امر تنقیح طلب ہو (Parties at issue)

مذکور آرڈر کی قاعدہ ۳ کے ذیلی رول (۱) کے مطابق، جب فریقین کے درمیان کسی امر قانونی یا واقعاتی پر تنازعہ ہو اور امور تنقیح طلب حسب طریقہ متذکرہ بالا عدالت نے مقرر کیئے ہوں اور عدالت کو اطمینان ہو کہ امور تنقیح طلب جو مقدمے کے فیصلے کے لئے مناسب ہوں میں مزید دلیل یا شہادت سوائے اس کے جو فریقین فی الفور پیش کر سکتے ہیں ضروری نہیں ہیں اور مقدمے میں فوراً کاروائی کرنے سے کوئی ناانصافی نہ ہوگی تو عدالت ان امور تنقیح طلب کا تعین کر سکتی ہے اور اگر مناسب مواد فیصلے کے لئے موجود ہو تو اس کے مطابق مقدمے کا فیصلہ کر سکتی ہے خواہ سمن صرف امور تنقیح طلب کی تکمیل کے لئے ہو یا مقدمے کے قطعی فیصلہ کے لئے جاری ہوا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب سمن صرف امور تنقیح طلب کا تصفیہ کرنے کے لئے جاری ہوا ہو اور فریقین مقدمہ یا ان

کے وکیل حاضر ہوں اور ان میں سے کوئی اعتراض نہ کرے۔

مذکور قاعدہ کے ذیلیقاعدہ (۲) کے مطابق، جب فوری فیصلے کے لئے مواد کافی نہ ہو تو عدالت مقدمے کی سماعت ملتوی کر کے کوئی تاریخ برائے مزید شہادت یا مزید بحث کے لیئے جیسا مناسب سمجھے معین کرے گی۔

شہادت پیش کرنے سے قاصر رہنا (Failure to produce evidence)

مذکورہ آرڈر کیقاعدہ ۴ کے مطابق، اگر سمن بغرض قطعی فیصلہ کے جاری ہوا ہو اور کوئی فریق بلا وجہ مناسب شہادت جس پر اُس کا انحصار ہو پیش کرنے سے قاصر رہے تو عدالت فوراً مقدمے کا فیصلہ کر سکتی ہے یا اگر مناسب سمجھے تو تنقیحات وضع کرنے اور ان کو قلم بند کرنے کے بعد مقدمے کو اس شہادت کے پیش ہونے تک ملتوی کر دے جو کہ اس کو ان تنقیحات پر فیصلہ کرنے کے لئے ضروری ہو۔

اظہار (بیان) فریقین بذریعہ عدالت

انصاف کا حصول ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ انصاف کے حصول کے لئے عدالتوں میں دعویٰ دائر کیا جاتا ہے مدعی کی جانب سے عرضی دعویٰ میں مدعا علیہ پر الزام لگایا جاتا ہے اور مدعا علیہ جواب دعویٰ میں اس الزام کا اقرار یا انکار کرتا ہے، اگر جواب دعویٰ میں مدعا علیہ اقرار یا انکار نہ کرے تو عدالت اس اقرار یا انکار نہ کرنے کو قلمبند کرے گی جس سے متعلق قواعد مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۱۰ میں دیئے گئے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پلیڈنگس میں درج الزامات کے بارے میں تحقیق کرنا کہ تسلیم شدہ ہیں یا انکار شدہ (Ascertainment whether allegations in pleadings are admitted or denied)

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ کے آرڈر ۱۰ کے قاعدہ ۱ کے مطابق، مقدمے کی پہلی سماعت کے وقت عدالت ہر فریق یا اس کے وکیل سے دریافت کرے گی کہ انہوں نے مخالف فریق کی جانب سے دعویٰ یا جواب دعویٰ میں بیان واقعہ (اگر کوئی ہو) کو تسلیم یا ان سے انکار کیا ہے اور اگر جس فریق کے خلاف الزام لگایا گیا ہے وہ واضح طور پر یا ضروری اشارہ سے تسلیم یا انکار نہیں کرتا تو عدالت اسکے تسلیم نہ کرنے یا انکار نہ کرنے کو قلمبند کرے گی۔

مذکورہ آرڈر کیقاعدہ 1A کے مطابق، عدالت کوئی بھی قانونی طریقہ کار جو اس ضابطہ کے متضاد نہ ہو مندرجہ ذیل امور کے لیے اپنا سکتی ہے۔

(۱) ابتدائی کاروائی کرنے اور مقدمے کی بہ عجلت کاروائی کے لئے حکم صادر کرنے کے لئے۔

(۲) فریقین کی رضامندی سے گواہان کا بیان لینے کے لئے کمیشن کا اجراء کرنے، دستاویزات کو تسلیم کرنے اور مقدمے کی سماعت کے لئے دیگر اقدام اٹھانے کے لئے۔

(۳) فریقین کی رضامندی سے تنازعے کے حل کے لئے کوئی متبادل طریقہ کار بشمول صلح (Mediation) مصالحت (Conciliation) یا کوئی اور ذریعہ اپنانے کے لئے۔

فریق یا فریق کے ساتھی کا زبانی اظہار بیان

مذکورہ آرڈر کیقاعدہ ۲ کے مطابق، مقدمے کی پہلی سماعت یا کسی بعد کی سماعت کے وقت جو فریق عدالت میں اصالتاً حاضر ہو یا موجود ہو یا کسی شخص کو جس کو فریق مذکور یا اس کا وکیل اپنے ساتھ عدالت لایا ہو جو مقدمے کے بنیادی سوالات (Material questions) کا جواب دے سکے عدالت کی طرف سے اس سے زبانی اظہار بیان لیا جائے گا اور اگر عدالت مناسب سمجھے تو اس سے اظہار بیان سے متعلق سوالات کرے جنہیں کوئی دوسرا فریق تجویز کرے۔

خلاصہ اظہار (بیان) تحریر ہونا چاہیے

مذکورہ آرڈر کے قاعدہ ۳ کے مطابق، اظہار (بیان) کا خلاصہ جج کے ہاتھ سے لکھا جائے گا اور مسل کا حصہ بنایا جائے گا۔

وکیل کا جواب دینے سے انکار یا نااہلیت کا نتیجہ

مذکورہ آرڈر کے قاعدہ ۴ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے مطابق، کوئی فریق جو وکالتاً حاضر ہو یا وہ شخص جو وکیل کے ساتھ ہو جیسا کہقاعدہ ۲ میں بیان کیا گیا ہے متعلقہ مقدمے کے بنیادی سوال کا جواب دینے سے انکاری یا معذور ہو اور عدالت کے نزدیک اس فریق پر جس کا وہ نمائندہ ہے اس کا جواب دینا لازمی ہو اور یہ ممکن ہو کہ اگر اس سے اصالتاً استفسار کیا جائے تو وہ اس کا جواب دے سکے گا تو عدالت مقدمے کو کسی آئندہ تاریخ تک ملتوی کرنے حکم دے سکتی ہے کہ وہ فریق بتاریخ مذکورہ اصالتاً حاضر ہو۔

مذکور قاعدہ کے ذیلیقاعدہ (۲) کے مطابق، اگر وہ فریق بغیر کسی قانونی عذر کے مقررہ تاریخ پر اصالتاً حاضر نہ ہو تو عدالت اس کے خلاف فیصلہ یا ایسا حکم جو اس کے نزدیک مناسب ہو صادر کر سکتی ہے۔

مفلسوں کی طرف سے دعوے

انصاف کا حصول ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ کوئی بھی انہیں اس حق سے محروم نہیں کر سکتا ہے۔ انصاف کو حاصل کرنے کے لئے عدالتوں میں ایک طریقہ کار موجود ہے جس کو پورا کرتے ہوئے لوگ انصاف حاصل کرتے ہیں، عدالتوں میں انصاف کے حصول کے لئے دعویٰ دائر کیا جاتا ہے دعویٰ دائر کرنے کے لئے کورٹ فیس جمع کرائی جاتی ہے جو کہ دعوے کی مالیت کے مطابق لاگو ہوتی ہے لیکن وہ لوگ جو مفلس ہوں اور کورٹ فیس جمع کرانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے رعایت دی گئی ہے کہ دعویٰ دائر کرتے وقت وہ فیس جمع کرانے سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن دعوے کا فیصلہ (Decree) حق میں ہو جانے کے بعد وہ کورٹ فیس جمع کرانے کے پابند ہیں۔

بوجہ مفلسی دعویٰ دائر کرنا (Suit may be instituted in forma pauperis):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کے قاعدہ (۱) کی رو سے اس آرڈر میں دی ہوئی دفعات سے مشروط مفلس شخص کوئی بھی دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔

وضاحت:۔

وہ شخص مفلس کہلائے گا جس کو اس قدر استطاعت نہ ہو کہ وہ مقدمہ کے عرضی دعوے کی فیس جو قانون میں مقرر ہے ادا کر سکے یا عرضی دعوے کے لئے کوئی فیس مقرر نہ ہونے کی صورت میں سوائے اپنے ضروری کپڑوں اور دعویٰ جائیداد کے ایک ہزار روپیہ مالیت کے جائیداد کا مالک نہ ہو۔

درخواست کے مضمون (Contents of Application):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کے قاعدہ (۲) کی رو سے ہر درخواست اجازت برائے دعوے مفلسانہ میں وہ تفصیلات درج ہونگی جو عرضی دعوے میں درج ہونی چاہیں، ایک فہرست پر سائل کی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد بہ تفصیل مالیتی تخمینہ کے ساتھ منسلک کرنا ہوگی اور درخواست کے آخر میں دستخط اور عبارتِ تصدیق اُسی طرح لکھی جائے گی جس طرح عرضی دعوے کے آخر میں دستخط اور عبارتِ تصدیق لکھی جاتی ہے۔

درخواست کا پیش کرنا(Presentation of Application):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ،۱۹۰۸ء کے آرڈر (۳۳) کیقاعدہ (۳) کی رو سے گو کہ ان قواعد میں کچھ بھی حکم ہو سائل درخواست کو عدالت میں اصالتاً پیش کرے گا ماسوائے اس صورت میں کہ وہ عدالت میں حاضر ہونے سے مستثنیٰ ہوا اس صورت میں درخواست اس باختیار ایجنٹ کے ذریعے پیش کی جاسکتی ہے جو درخواست سے متعلق ہر سوال کا جواب دے سکتا ہو اور جس کا اسی طرح بیان لیا جاسکتا ہو جس طرح اس شخص جس کا وہ مختار ہو عدالت میں اصالتاً حاضر ہونے کی صورت میں بیان لیا جاسکتا ہے

سائل کی تفتیش (Examination of applicant):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ،۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کیقاعدہ ۴ کے ذیلی قاعدہ (۱) کی رو سے اگر درخواست مناسب طریقہ سے مرتب اور حسب ضابطہ پیش کی گئی ہو تو عدالت اگر مناسب سمجھے تو سائل یا اس کے ایجنٹ جس کو بطور مختار حاضر ہونے کی اجازت دی گئی ہو سائل کے استحقاق دعوے (Merit of claim) اور سائل کی جائیداد سے متعلق تفتیش کرے گی۔

اسی طرح ذیلی قاعدہ ۲ کی رو سے اگر سائل کی درخواست بذریعہ ایجنٹ پیش کی گئی ہو تو عدالت اگر مناسب سمجھے تو حکم دے سکتی ہے کہ سائل کا بیان بذریعہ کمیشن کے اس طرح لیا جائے جیسا کہ غیر حاضر گواہ کا بیان لیا جاتا ہے۔

درخواست کی نامنظوری(Rejection of application):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ،۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کے قاعدہ ۵ کی رو سے عدالت دعویٰ بوجہ مفلسی دائر کرنے کی اجازت کو نامنظور کرے گی۔

(الف) اگر وہ حسب طریقہ رول ۲ اور ۳ مرتب یا پیش نہ کی گئی ہو، یا

(ب) اگر سائل مفلس نہ ہو، یا

(پ) اگر سائل نے درخواست پیش کرنے سے قبل دو مہینہ کے اندر کوئی جائیداد فریباً اس نیت سے منتقل کر دی ہو کہ وہ اس قابل ہو جائے کہ بطور مفلس دعوے دائر کر سکے، یا

(ت) اگر اس کی درخواست بنائے نالش کو ظاہر نہ کرے، یا

(ج) اگر اس نے تجویز کردہ دعوے کے بنائے دعویٰ سے متعلق کوئی معاہدہ کیا ہو جس کی رو سے کسی اور شخص کو مذکورہ بنائے دعویٰ میں کوئی حق حاصل ہو گیا ہو۔

سائل کے مفلس ہونے کی شہادت کے لئے تاریخ (Notice of day for receiving evidence of applicant's Pauperism):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کے قاعدہ ۶ کی رو سے اگر عدالت درخواست کو نامنظور کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتی جو کہ قاعدہ ۵ میں بیان کی گئیں ہیں تو لازم ہے کہ ایک تاریخ (جس کی اطلاع کم سے کم دس روز پہلے فریق ثانی اور وکیل سرکار کو دینی ہوگی) شہادت کے حصول کے لئے مقرر کرے جس میں سائل اپنے مفلس ہونے کا ثبوت پیش کرے اور کسی بھی شہادت کی شنوائی کے لئے جس سے سائل کے مفلس نہ ہونے کا ثبوت پیش کیا جا سکے۔

طریقہ کار بوقت سماعت (Procedure at hearing):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کے قاعدہ ۷ کی رو سے

(۱) اس تاریخ پر جو مقرر کی جائے یا اس کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو عدالت کو لازم ہے کہ فریقین کے گواہان کا بیان لے (اگر کوئی گواہ ہوں) اور اگر چاہے تو سائل یا اس کے ایجنٹ کا بیان بھی لے اور ان کی شہادت کا خلاصہ بطور یادداشت (Memorandum) کے لکھے۔

(۲) اگر فریقین چاہیں تو عدالت ان دلائل کی بھی سماعت کرے گی جو فریقین از روئے درخواست اور اس شہادت کے (اگر کچھ ہو) جو کہ عدالت سے دفعہ ہذا کے تحت لی گئی ہو کہ سائل پر رول ۵ میں بیان کردہ کسی ممانعت کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں۔

(۳) تب عدالت سائل کو مفلسی میں دعوے کرنے کی اجازت دے گی یا نہ دے گی۔

طریقہ کار اگر درخواست منظور ہو جائے (Procedure if application admitted):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کیقاعدہ (۸) کی رو سے اگر درخواست منظور کی جائے تو اس پر نمبر ڈالا جائے گا اور داخل رجسٹر کی جائے گی اور عرضی دعویٰ تصور ہوگی، اور مقدمے کی کاروائی عام مقدمات کی طرح کی جائے گی مدعی کسی بھی کورٹ فیس جو کہ کسی بھی درخواست، وکیل کے تقرر یا دیگر کاروائی مذکورہ مقدمہ سے متعلق ہوگی ادائیگی کا

پابند نہ ہوگا (سوائے سمنات کی تعمیل کی فیس کے)۔

نامنظوری مفلسی (Dispaupering):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کیقاعدہ ۹ کی رو سے عدالت کو اختیار ہے کہ مدعا علیہ یا وکیل سرکار کی درخواست پر جس کی ۷ دن پہلے تحریری اطلاع مدعی کو دی جا چکی ہو، مدعی کے مفلس نہ ہونے کا حکم دے۔

(الف) اگر وہ دوران مقدمہ تکلیف دہ یا نامناسب طریقہ کار کا قصوروار پایا گیا ہو۔

(ب) اگر یہ ظاہر ہو کہ اس کے پاس ایسے وسائل ہیں کہ اس کا دعوے مفلسانہ کا جاری رہنا مناسب نہیں ہے۔ یا

(پ) اگر اس نے متنازعہ شئے (subject matter) کی نسبت کوئی ایسا معاہدہ کیا ہو جس سے کسی اور شخص کو شئے متنازعہ میں کوئی حق حاصل ہو گیا ہو۔

اخراجات اگر مدعی کامیاب ہو (Costs where pauper succeeds):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کے رول ۱۰ کی رو سے اگر مدعی مقدمہ میں کامیاب ہو جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ کورٹ فیس کی رقم جو بوجہ مفلسی مدعی کو دعوے دائر کرنے کی اجازت نہ ملتی تو مدعی کی ذمہ داری واجب الادا ہوتی کا حساب کرے، یہ رقم صوبائی حکومت لازمی طور پر ڈگری میں دیئے گئے حکم کے مطابق کسی بھی فریق سے وصول کر یگی، اور لازمی طور پر دعوے کی شئے متنازعہ پر یہ رقم سب سے پہلا واجب الادا مطالبہ ہوگی۔

طریقہ کار اگر مدعی کامیاب نہ ہو (Procedure where pauper fails):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کیقاعدہ ۱۱ کی رو سے اگر مدعی مقدمہ میں کامیاب نہ ہو یا اس کی مفلسی منسوخ ہو جائے، یا مقدمہ اگر واپس لے لیا جائے یا خارج ہو جائے۔

(الف) کہ سمن واسطے حاضری اور جواب دہی مدعا علیہ تعمیل نہ پایا ہو بسبب اس کے کہ مدعی نے کورٹ فیس یا محصول ڈاک (اگر کچھ ہو) جو کہ اس خدمت (service) کے لئے ادا کرنی چاہیئے تھی نہیں کی۔ یا

(ب) اس وجہ سے کہ جب دعویٰ پکارا گیا ہو اور مدعی حاضر نہ ہوا ہو۔

تو عدالت لازمی طور پر مدعی یا کسی اور شخص کو جو مقدمہ میں بطور مدعی کے شریک ہوا ہو یہ حکم دے گی کہ وہ اتنی کورٹ فیس جمع کرائے جو مفلسانہ دعوے کی اجازت نہ ملنے پر مدعی کو ادا کرنی واجب ہوتی۔

طریقہ کار جب دعویٰ بوجہ مفلسی ساقط ہو جائے (Procedure where pauper suits abates):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے آرڈر (۳۳) کے قاعدہ (11-A) کی رو سے اگر دعویٰ بوجہ فوتگی مدعی یا کسی شخص کے بطور شریک مدعی شامل ہونے کی وجہ سے ساقط ہو جائے تو عدالت حکم دے گی کہ کورٹ فیس کی رقم جو کہ مدعی کو ادا کرنی تھی اگر اس سے بطور مفلسی دعویٰ دائر کرنے کی اجازت نہ دی گئی ہوتی تو صوبائی حکومت متوفی مدعی کی جائیداد سے اصول کرے گی۔

وصولی رقم کورٹ فیس (Recovry of amount of court fee):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کے قاعدہ ۱۴ کی رو سے جو کوئی حکم زیر قاعدہ ۱۰، ۱۱یا11-A کے تحت صادر کیا گیا ہو عدالت لازماً اس ڈگری کی نقل کلیکٹر کو بھیجے گی، جو بلاتعصب دیگر کسی طریق وصولی کے کورٹ فیس کی رقم جو اس میں مقرر کی گئی ہو اس شخص یا اس کی جائیداد سے بطور بقایا مال گزاری وصول کرے گا۔

درخواست دعوے مفلسانہ کی نامنظوری کے بعد اسی قسم کی درخواست کی ممانعت (Refusal to allow applicant to sue as pauper to bar subsequent application of like nature):۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کے قاعدہ ۱۵ کی رو سے اگر کسی سائل کی درخواست پر ائے اجازت دائری دعوے بوجہ مفلسی پر نامنظوری کا حکم صادر ہو چکا ہو تو اس کے بعد ہر درخواست جو اسی نوعیت کی ہو اسی حق دعوے کے قابل سماعت نہ ہو گی مگر سائل کو لازماً اختیار ہو گا کہ وہ اپنے دعویٰ دائر کرنے کے اس حق کے تحت عام طریقہ سے دعویٰ دائر کرے، مگر شرط یہ ہے کہ اگر کچھ خرچہ جو اس کی درخواست اجازت دائری دعویٰ بوجہ مفلسی کے نامنظور کرانے میں صوبائی حکومت یا فریق ثانی کا ہوا ہو تو وہ پہلے ادا کرے۔

خرچہ (Costs)

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۳ کے قاعدہ ۱۶ کی رو سے اس درخواست کا خرچہ جس میں دعوے مفلسانہ دائر کرنے کی اجازت مانگی جائے اور تحقیقات مفلسی کا خرچہ سائل کے مقدمے کے خرچہ میں شامل ہو گا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے تحت ضمانت خرچہ مقدمہ

انصاف کا حصول ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ جب کوئی مدعی کسی مدعا علیہ کے خلاف دیوانی عدالت میں بے بنیاد دعویٰ دائر کرے تو مدعا علیہ ایسے مدعی سے دعویٰ پر ہونے والا تمام خرچہ وصول کرسکتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض صورتوں میں عدالت دوران مقدمہ مدعی کو حکم دے سکتی ہے کہ ضمانت خرچہ مقدمہ جو کسی مدعا علیہ نے بسلسلہ مقدمہ کیا ہو یا کیا جانا متوقع ہو، عدالت میں جمع کرائے جس سے متعلق قواعد مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء (The Code of Civil Procedure, 1908) کے حکم ۲۵ (Order XXV) میں دیئے گئے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مدعی سے ضمانت خرچہ مقدمہ کب طلب کیا جاسکتا ہے اور کب اُسے پاکستان سے باہر کا سکونتی تصور کیا جائے گا (When security for costs may be required from plaintiff and when he shall be deemed to reside out of Pakistan)

مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے حکم ۲۵ کے قاعدہ ۱ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے مطابق، اگر مقدمہ کے کسی مرحلہ پر عدالت کو معلوم ہو کہ ایک مدعی یا تمام مدعیان پاکستان سے باہر رہائش پذیر ہیں اور مدعی یا مدعیان میں کوئی ایک بھی پاکستان میں جائیداد مقدمہ کے علاوہ کافی غیر منقولہ جائیداد نہ رکھتا ہو، تو عدالت خود یا کسی مدعا علیہ کی درخواست پر، مدعی یا مدعیان کو حکم دے گی کہ اس عرصہ کے اندر جو عدالت نے مقرر کیا ہے ضمانت کل خرچہ مقدمہ جو کسی مدعا علیہ نے بسلسلہ مقدمہ کیا ہو یا کیا جانا متوقع ہو، عدالت میں جمع کرائے۔

مذکور قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، جو کوئی ایسے حالات میں پاکستان سے چلا جائے جس سے یہ گمان ہو کہ جب اسے خرچہ مقدمہ کی ادائیگی کے لئے بلایا جائے تو وہ نہیں آئیگا، تو بمطابق ذیلی قاعدہ (۱) پاکستان سے باہر کا سکونتی تصور کیا جائے گا۔

مذکور قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۳) کے مطابق، زر نقد ادائیگی کے مقدمہ میں جس میں مدعی عورت ہو، عدالت مدعا علیہ کی درخواست پر مقدمہ کے کسی مرحلہ پر ذیلی قاعدہ (۱) میں مذکور حکم جو کہ عدالت میں ضمانت کل خرچہ مقدمہ جمع کرانے سے متعلق ہے صادر کرسکتی ہے، بشرطیکہ عدالت کو یقین آجائے کہ مدعیہ کافی غیر منقولہ جائیداد پاکستان میں نہیں رکھتی۔

ضمانت مہیا نہ کرنے کا نتیجہ (Effect of failure to furnish security):

مذکورہ حکم کے قاعدہ ۲ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے مطابق، ضمانت کل خرچہ مقدمہ مقررہ وقت کے اندر نہ داخل کرایا گیا

،تو عدالت مقدمہ کو خارج کر دے گی ماسوائے کہ مدعی یا مدعیان کو مقدمہ سے دست بردار ہونے کی اجازت دی جائے۔

مذکور قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، اگر مقدمہ اس قاعدہ کے تحت خارج کیا جائے تو مدعی درخواست برائے منسوخی حکم اخراج دے سکتا ہے اور اگر اطمینان عدالت کے مطابق، یہ ثابت کر دیا جائے کہ وہ مقررہ وقت کے اندر کسی کافی وجہ سے ضمانت خرچہ مقدمہ داخل نہ کرا سکا تو عدالت شرائط ضمانت خرچہ مقدمہ یا جو بہتر سمجھے، پر حکم اخراج کو منسوخ کر دے گی اور مقدمہ کی کاروائی کے لئے ایک دن مقرر کرے گی۔

مذکور قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۳) کے مطابق، حکم اخراج منسوخ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ درخواست برائے منسوخی حکم اخراج کی اطلاع مدعا علیہ کو نہ دی جائے۔

سفارتی کارندوں کے خلاف دعوے

سفارتی کارندہ کو دیوانی مقدمات میں تحفظ حاصل ہے۔ اس کے خلاف بوجہ عہدہ دیوانی مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی شہادت دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے، مگر اس کے نجی معاملات زندگی میں اس کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کیا جا سکتا ہے، جس سے متعلق قواعد ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء (The Code of Civil Procedure,1908) کی دفعہ ۸۶A میں دیئے گئے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۸۶A کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، سفارتی کارندہ کے خلاف کسی دیوانی عدالت میں کوئی کاروائی نہیں کی جائے گی ماسوائے ایسے مقدمات کے جن کا تعلق مندرجہ ذیل سے ہو۔

(الف) کوئی نجی غیر منقولہ جائیداد جو پاکستان میں واقع ہو اور سفارتی کارندہ کی نجی حیثیت سے اس کے قبضہ میں ہو نہ کہ بھیجنے والی ریاست کی طرف سے اس کے سفارت خانہ کے مقاصد کی خاطر؛

(ب) وراثت جس میں سفارتی کارندہ بطور تکمیل کنندہ، مہتمم ترکہ، وارث اور نجی فرد کی حیثیت سے شامل ہو نہ کہ اس کو بطور سفارتی کارندہ بھیجنے والی ریاست کی طرف سے؛ اور

(پ) پاکستان میں تعینات کئے گئے سفارتی کارندہ کی پیشہ ورانہ اور تجارتی سرگرمیاں جو اس کی سرکاری کار منصبی سے باہر ہوں۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، سفارتی کارندہ کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھایا جائے گا ماسوائے ان مقدمات کے جو ذیلی دفعہ (۱) کی شق (الف)، (ب) اور (پ) کے تحت آتے ہیں اور جن میں اس قسم کے اقدامات

سفارتی کارندے کی ذات یا اس کی رہائش کی تعظیم کی خلاف ورزی کئے بغیر اٹھائے جاسکتے ہوں۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، دیوانی عدالت میں کسی سفارتی کارندہ کی جانب سے کاروائی کے آغاز پر، خود کو دفعہ ہذا کے تحت اختیار سماعت سے تحفظ کی استدعا سے باز رکھے گی، ایسے جواب دعویٰ میں جو کہ بلا واسطہ حقیقی دعویٰ (Principal Claim) سے متعلق ہو۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، ذیلی دفعہ (۱) یا ذیلی دفعہ (۲) کے تحت سفارتی کارندہ کو جو تحفظ حاصل ہے، سفیر کو بھیجنے والی ریاست ترک کرسکتی ہے اور ایسی دست برداری صریح ہوگی۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۵) کے مطابق، کاروائی سے متعلق تحفظ سے دست برداری سے مراد یہ نہیں لیا جائے گا کہ یہ تحفظ سے دست برداری کے متعلقہ کسی تعمیلی ضابطہ پر لاگو ہے، اس کیلئے علیحدہ دست برداری ضروری ہوگی۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۶) کے مطابق، اس دفعہ میں ریاست سے سفارتی کارندہ کے تعلق سے مراد پاکستان میں اس ریاست کے سفارت خانہ کا سربراہ اور اس میں سفارت خانہ کے عملے کا وہ رکن جس کا مرتبہ سفارتی ہو شامل ہیں۔

حوالگی غیر قانونی اسلحہ ایکٹ ۱۹۹۱ء

اسلحے کو مختلف اوقات میں مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کبھی جنگی حالات میں، کبھی عوام کی حفاظت کے لئے، کبھی ملک میں امن وامان کی صورتحال کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے کے لئے بھی اسلحے کا استعمال کیا جاتا ہے مگر ملک میں امن وامان کی صورتحال کو خراب کرنے اور ملک میں انتشار پھیلانے کے لئے کچھ ملک دشمن عناصر غیر قانونی اسلحے کا استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان کی مقننہ (پارلیمنٹ) نے ملک میں امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے اور قانون کی بالادستی قائم کرنے کے لئے حوالگی غیر قانونی اسلحہ ایکٹ ۱۹۹۱ء نافذ کیا ہے۔ اس قانون کی دفعات کسی بھی دوسرے پہلے سے نافذ العمل قانون کی قدر کم نہیں کرینگی، اور نہ ہی اس قانون کے تحت کسی شخص کو پہلے سے نافذ العمل کسی دوسرے قانون کی کاروائی سے مستثنٰی سمجھا جائے گا۔

ایکٹ کی وسعت اور ابتداء (Extent and commencement of the Act)

قانون ہذا کی دفعہ ا کی ذیلی دفعہ ۲ کے تحت یہ قانون پورے پاکستان میں لاگو ہوگا۔ قانون ہذا کی دفعہ ا کی ذیلی

دفعہ۳ کے تحت اس ایکٹ کا اطلاق ممکن ہے کہ وفاقی حکومت مخصوص صوبائی حکومت کی سفارش پر آفیشل نوٹیفکیشن میں اعلان کرتے ہوئے اس علاقہ میں اس تاریخ سے کرے جس کا اعلان آفیشل گزٹ میں کیا گیا ہو۔ اور ممکن ہے کہ مختلف تاریخ مختلف علاقہ کے لئے ہو۔

غیر قانونی اسلحہ میں درج ذیل اسلحہ شامل ہے

حوالگی غیر قانونی اسلحہ ایکٹ، ۱۹۹۱ء کی دفعہ (۲) کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، جب تک کہ سیاق وسباق میں دی گئی تعریف سے متضاد نہ ہو۔

(الف) غیر قانونی اسلحے میں شامل ہے۔

(i) توپ، جیسا کہ پاکستان اسلحہ آرڈیننس ۱۹۶۵ء میں بیان شدہ ہے مگر سب مشین گنز اور اس کے سائلنسر، ریوالورز یا پستول جو کہ ۴۰ انچ بور سے زیادہ ہوں شامل نہیں۔

(ii) ہر قسم کا دھماکہ خیز مواد جس کی تعریف دھماکہ خیز مواد کے ایکٹ ۱۹۰۸ء اور دھماکہ خیز ایکٹ ۱۸۸۴ء میں کی گئی ہے، ہر قسم کی بارودی سرنگیں بھی شامل ہیں۔

(iii) ہر قسم کے کینیٹیرز، گرنیڈ بمبز اور شیلز جو کہ زہر یا مضر گیس یا مادہ کا اخراج کرے جن سے انسانی جسم کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔

(iv) آگ برسانے والا آٹومیٹک اسلحہ (مشین گنز شامل نہیں ہیں) سب مشین گنز، آٹومیٹک رائفلز اور مشینی پستول شامل ہیں۔

(v) رائفلز، قاربینز، میسکٹ (اوپر سے بھری جانے والی بندوق)، شارٹ گنز، ریوالورز، پستولیں اور اشیاء جن کا مقصد آگ برسانے والے اسلحے کی آواز کو روکنا یا کم کرنا ہو اور تمام دوسرے آگ برسانے والے ہتھیار جن کا ذکر ذیلی دفعہ (iv) میں نہیں کیا گیا۔

وہ اسلحہ جو اسلحہ ایکٹ ۱۸۷۸ء دھماکہ خیز مواد ایکٹ ۱۹۰۸ء پاکستان اسلحہ ایکٹ ۱۹۶۵ء یا اس وقت نافذ العمل کسی اور قانون کی دفعات کے خلاف ہو غیر قانونی اسلحہ میں شامل ہے۔ کوئی بھی چیز، مادہ، اسلحہ، گولہ بارود یا فوجی سامان جن کا ذکر پہلے نہیں کیا گیا اگر یہ کسی بھی قانون کے برعکس یا مخالف ہو تو وفاقی حکومت آفیشل گزٹ میں اطلاع کے ذریعے ان کو اس قانون کے لئے غیر قانونی اسلحہ قرار دے گی۔

غیر قانونی اسلحہ کو حوالہ کرنا (Surrender of illicit arms)

قانون ہٰذا کی دفعہ ۴ کی رو سے تمام غیر قانونی اسلحہ رکھنے والے اشخاص ڈپٹی کمیشنر، اسسٹنٹ کمیشنر یا تھانہ کا آفیسر انچارج جن کی حدود میں متعلقہ شخص رہتا ہو یا وفاقی حکومت کی طرف سے آفیشل گزٹ میں اعلان کے ذریعے نامزد کردہ کسی عہدیدار کو وفاقی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ تاریخ کے اندر جمع کرائینگے۔

دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے مذکورہ عہدیدار غیر قانونی اسلحہ وصول کرتے وقت اس کی رسید دے گا۔

غیر ملکی دورے پر گئے اشخاص کا غیر قانونی اسلحہ کو حوالہ کرنا (Surrender of illict arms by persons on visting abroad)

قانون ہٰذا کی دفعہ ۵ کی رو سے اس قانون کے اطلاق کے وقت ایسا شخص جو کہ قانونی طور پر غیر ملکی دورے پر گیا ہو پاکستان واپسی پر غیر قانونی اسلحہ کو لازمی مقررہ تاریخ کے اندر دفعہ ۴ میں بتائے گئے عہدیداران میں سے کسی ایک کے حوالہ کریگا۔

غیر قانونی اسلحہ کو حوالہ کرنے سے متعلق اشتہارات (Publicity for surrender of illict arms)

قانون ہٰذا کی دفعہ ٦ کے تحت وفاقی اور صوبائی حکومت پر لازم ہے کہ وہ وسیع طور پر اس قانون کی دفعات سے متعلق اشتہارات میڈیا میں شائع کرے گی جن میں ٹیلی ویژن، ریڈیو، قومی اور علاقائی اخبارات، اردو، انگریزی یا علاقائی زبان میں یا کوئی اور طریقہ جو کہ بتایا جائے شامل ہے۔ دفعہ ٦ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت غیر قانونی اسلحہ کو حوالہ کرنے کے لئے دئے گئے دنوں میں سے ہر ایک دن کے اختتام کو اور باقی رہ جانے والے دنوں کو عوامی طور پر دکھایا جائیگا۔

غیر قانونی اسلحہ کو حوالہ نہ کرنے کی سزائیں (Punishments for non surrender of illict arms)

قانون ہٰذا کی دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے جو کوئی دفعہ ۴ یا ۵ کی مخالفت کرے یا غیر قانونی اسلحے کو حوالہ کرنے میں ناکام رہے تو لازمی طور پر

۱۔ غیر قانونی اسلحے سے متعلق جو کہ دفعہ ۲ (الف) کی ذیلی دفعہ (i) سے (ii) میں بتائی گئی ہیں (توپ، دھماکہ خیز مواد، گرنیڈ بمز، شیلز جو کہ زہر، مضر صحت گیس یا مادہ کا اخراج کرے جس سے انسانی جسم کو نقصان پہنچے وغیرہ) کو عمر قید اور

منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی ضبطگی کی سزادی جائیگی۔

ب۔ غیر قانونی اسلحے سے متعلق جو کہ دفعہ ۲ (الف) کی ذیلی دفعہ (iv) میں بیان کیا گیا ہے (آگ برسانے والہ آٹو میٹک اسلحہ، سب مشین گنز، آٹو میٹیک رائفلز اور مشینی پستول) مجرم کے ماضی کو مدنظر رکھتے ہوئے عمر قید یا قید جو کہ ۱۰ سال سے کم نہ ہو کی سزادی جائے گی۔

پ۔ غیر قانونی اسلحے سے متعلق جو کہ دفعہ ۲ (الف) کی ذیلی دفعہ (۵) میں بیان کیا گیا ہے (رائفلز، کاربینز، میسکٹ (اوپر سے بھری جانے والی بندوق)، شارٹ گنز، ریوالورز، پستولیں اور سلنسرز وغیرہ) مجرم کے ماضی کو مدنظر رکھتے ہوئے قید کی سزا جو کہ ۱۴ سال تک ہوسکتی ہے مگر ۳ سال سے کم نہیں ہوسکتی دی جائیگی۔

قانون ہٰذا کی دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے غیر قانونی اسلحے جس کی وجہ سے ذیلی دفعہ ۱ کے تحت شخص کو سزا ملی ہو اس اسلحہ کو وفاقی حکومت کی طرف سے ضبط کیا جائیگا۔

قانون ہٰذا کی دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ ۳ کی رو سے کوئی بھی سواری جو غیر قانونی اسلحے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے استعمال کی گئی ہو لازمی طور پر قابل ضبط ہوگی۔ اس دفعہ میں سواری سے مراد بحری جہاز، ہوائی جہاز، گاڑی یا جانور ہیں۔

قانونی ذمہ داری سے بریت (Indemnity)

قانون ہٰذا کی دفعہ ۸ کی رو سے کوئی شخص دفعہ ۴ (وفاقی حکومت کی طرف سے نامزد عہدیداروں کو غیر قانونی اسلحے جمع کرانا) یا دفعہ ۵ (غیر ملکی دورے پر گئے شخص کا غیر قانونی اسلحے کو جمع کرانا) کے تحت غیر قانونی اسلحے کو حوالہ کر دیتا ہے تو وہ شخص غیر قانونی اسلحے رکھنے کی سزا سے آزاد ہوگا۔ اگر اس شخص نے اس غیر قانونی اسلحے سے کوئی جرم کیا ہو تو وہ اس جرم کی وجہ سے چلائی جانے والی کاروائی سے آزاد نہ ہوگا۔

غیر قانونی اسلحہ کی تلاش (Search for illict arms)

قانون ہٰذا کی دفعہ ۹ کی رو سے دفعہ ۴ میں دی گئی غیر قانونی اسلحے کو حکومت کے حوالہ کرنے کی مقررہ تاریخ گزرنے کے بعد وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے باہمی تعاون سے غیر قانونی اسلحے کی برآمدگی کے لئے مہم کا آغاز کیا جائیگا اور ریاست کی دیگر تمام ایجنسیز کو بلایا جاسکتا ہے کہ وہ لازماً وفاقی اور صوبائی حکومت کی مدد کریں۔

دفعہ ۹ کی ذیلی دفعہ ۲ کے تحت غیر قانونی اسلحے، گولہ بارود یا دھماکہ خیز مواد کی تلاشی ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ کے

باب ۷ کے مطابق کی جائیگی لیکن اشد ضرورت کہ تحت اگر اس قانون کی دفعات کے مطابق تلاشی نہیں لی گئی تو ڈسٹرکٹ سپرٹینڈنٹ آف پولیس یا کوئی اور عہدیدار جس کو تلاشی کے اختیارات دئے گئے ہوں وہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ کی دفعات کے مطابق تلاشی نہ لینے کی وجوہات قلمبند کرے گا۔

کامیاب بازیابی کا انعام (Reward for successful recovery)

قانون ہٰذا کی دفعہ ۱۰ کی رو سے کسی شخص کی اطلاع پر غیر قانونی اسلحے کی برآمدگی پر وضع کئے گئے طریقہ کے مطابق وفاقی یا صوبائی حکومت برآمد کئے جانے والے اسلحے کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ شخص کو مناسب انعام دے گی۔

لائسنس کی جانچ پڑتال (Scruitiny of Licences)

قانون ہٰذا کی دفعہ ۱۱ کی رو سے وفاقی حکومت خود یا اگر ضرورت محسوس کرے تو صوبائی حکومت کے ذریعے ماسوائے ان کے جو کہ پاکستان اسلحہ آرڈیننس ۱۹۶۵ء، دھماکہ خیز موادا یکٹ ۱۹۰۸ء، دھماکہ خیز ایکٹ ۱۸۸۴ء، اسلحہ ایکٹ ۱۸۷۸ء یا کوئی اور قانون میں موجود ہے سرکاری گزٹ میں اطلاع کے ذریعے ہر شخص کو جس کے قبضے میں کسی بھی نافذ العمل قانون کے تحت تعینات عہدیدار کے جاری کردہ لائسنس کے تحت کوئی اسلحہ، گولہ بارود موجود ہو کو حکم دے گی کہ اس لائسنس کو وفاقی یا صوبائی حکومت کی طرف سے مطلع کئے گئے عہدیدار کے سامنے جانچ کے لئے پیش کرے۔

دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ ۲ کے تحت وہ عہدیدار جو کہ دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ ۱ میں نامزد کیا گیا ہو لائسنس کو جانچنے پر اطمینان کرلے کہ یہ عوامی فائدہ میں نہیں اور لائسنس یا اسلحے، گولہ بارود یا دھماکہ خیز مواد کو اپنی تحویل میں رکھنا امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کا باعث ہوگا تو متعلقہ شخص کو شنوائی کا ایک موقع فراہم کرنے کے بعد اس شخص کو دئے گئے اسلحے، گولہ بارود یا دھماکہ خیز مواد رکھنے کے لائسنس کو منسوخ کردے گا۔

لائسنس کو جانچ پڑتال کے لئے پیش نہ کرنے کی سزا (Punishment for failure to present licence for scrutiny)

قانون ہٰذا کی دفعہ ۱۲ کی رو سے اگر کوئی شخص کسی اسلحے، گولہ بارود یا دھماکہ خیز مواد کو رکھنے کے لائسنس کو پیش نہ کرسکے جیسا کہ دفعہ ۱۱ میں بتا یا گیا ہے اس شخص کو قید کی سزا دی جائیگی جو کہ ۱۰ سال تک ہوسکتی ہے لیکن ۳ سال سے کم نہیں ہوسکتی اور اسلحے، گولہ بارود یا دھماکہ خیز مواد کو ضبط کرلیا جائیگا۔

اس ایکٹ سے مستثنٰی افراد (Persons exempted from this act)

دفعہ ۱۳ کی رو سے اس ایکٹ کی دفعات ان اشخاص پر لاگو نہیں ہونگی جو کہ پاکستان اسلحہ آرڈیننس، ۱۹۶۵ء کی

رو سے مستثنیٰ ہیں اور جنہوں نے اپنے سرکاری کام کی نوعیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کا اسلحہ، گولہ بارود اور ممنوع بور رکھنے کا لائسنس حاصل کیا ہو۔

واپسی دعویٰ اور ترک دعویٰ

دیوانی مقدمات میں عدالت کی اجازت کے ساتھ مدعی کی طرف سے دعویٰ کسی بھی وقت واپس لیا جا سکتا ہے جبکہ مدعی عدالت کی اجازت سے دعویٰ دوبارہ دائر کرنے کیلئے واپس لے سکتا ہے۔ دعویٰ واپس لینے کی مخصوص وجوہات بیان کرنا ضروری ہیں تاکہ دوبارہ دعویٰ دائر کیا جا سکے۔ جس سے متعلق قواعد مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۲۳ کے قواعد ۱،۲،۳،۴ میں دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

واپسی دعویٰ یا ترک جزو دعویٰ (withdrawl of suit of abamdonment of part of claim)

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ کے آرڈر xxiii کے قاعدہ 1 کے مطابق، مدعی دعویٰ دائر کرنے کے بعد کسی بھی وقت تمام یا کسی ایک مدعی کے خلاف اپنا دعویٰ واپس یا دعویٰ کا جزو ترک کر سکتا ہے۔

مذکورہ قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ۔

(الف) دعویٰ کسی با ضابطہ خرابی کی وجہ سے ناکام ہو جائے گا۔

(ب) جہاں پر دیگر مناسب وجوہات ہوں جن کی بناء پر مدعی کو اجازت عطائے نالش دعویٰ جدید یا جزو دعویٰ کیلئے جدید دعویٰ دائر کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہو۔

تو عدالت مناسب شرائط پر مدعی کو اس دعویٰ یا جزو دعویٰ کو واپس لے کر مذکورہ دعویٰ کی اجازت عطائے نالش یا جزو دعویٰ کیلئے ایک جدید دعویٰ دائر کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔

مذکورہ قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۳) کے مطابق اگر مدعی ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق اجازت کے بغیر دعویٰ یا جزو دعویٰ واپس لے تو وہ عدالت کے حکم کے مطابق ہرجانہ کا ذمہ دار ہوگا اور اسی دعویٰ کی اجازت عطائے نالش یا جزو دعویٰ کیلئے جدید دعویٰ دائر نہیں کر سکے گا۔

مذکورہ قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۴) کے مطابق عدالت کو یہ اختیار نہیں کہ مدعا علیہان میں سے کسی ایک کو باقی

مدعلیہان کی اجازت کے بغیر دعویٰ واپس لینے کی اجازت دے۔

قانون معیاد پہلے دعوے کے ذریعے اثر انداز نہ ہوگا (Limitation Law not affected by first suit)

مذکورہ حکم کے قاعدہ ۲ کے مطابق کسی بھی دعوے میں جو قاعدہ سابقہ متذکرہ بالا میں دی گئی اجازت کے ذریعے دائر ہوا ہو مدعی قانون معیاد کا اس طرح پابند ہوگا کہ گویا پہلا دعویٰ دائر ہی نہ کیا گیا ہو۔

سمجھوتہ دعویٰ (Compromise of suit)

مذکورہ آرڈر کے قاعدہ ۳ کے مطابق، اگر حسب اطمینان عدالت یہ ثابت کر دیا جائے کہ دعوے کا تصفیہ کل یا جزو جائز طور پر بذریعہ سمجھوتہ یا معاہدہ ہوگیا ہے یا مدعاعلیہ نے مدعی کو نسبت کل یا جزو شئے متنازعہ کے مطمئن کر دیا ہے تو عدالت اس طرح کے سمجھوتے، معاہدے یا مطمئن کرنے کو شامل مسل کرے گی اور اس کے مطابق ڈگری صادر کرے گی جہاں تک کہ اس دعویٰ سے متعلق ہو۔

اجرائے ڈگری میں کاروائیاں اثر انداز نہ ہوں گی (Proceedings in execution of decree not affected)

مذکورہ آرڈر کے قاعدہ ۴ کے مطابق، آرڈر ہذا کا کسی کاروائیوں کے متعلق اجرائے ڈگری یا حکم پر اطلاق نہ ہوگا۔

اسقاط حمل اور اسقاط جنین کے جرائم اور ان کی سزائیں

تعزیرات پاکستان میں اسقاط حمل اور اسقاط جنین کے جرائم اور انکی سزا درج ذیل ہے۔

اسقاط حمل:

دفعہ 338 کے تحت اسقاط حمل سے مراد وہ فعل ہے جس میں کسی ایسی حاملہ خاتون جس کے بطن میں ایک ایسا بچہ موجود ہوتا ہے جس کے اعضاء ابھی تک نہیں بنے ہوتے کو ضائع کر دیا جاتا ہے اور اس طرح ایک ننھی جان دنیا میں آنکھیں کھولنے سے پہلے ہی موت کے منہ میں دھکیل دی جاتی ہے۔ اسقاط حمل میں اگر حاملہ خاتون کی جان بچانا مقصود ہو اور علاج معالجہ کی غرض سے ایسا کرنا ضروری ہو تو ایسا اسقاط حمل ناجائز یا غیر قانونی نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس اگر بغیر کسی معقول وجہ کے حاملہ خاتون کا حمل گرایا جاتا ہے تو یہ فعل جرم قرار پائے گا۔ اگر کوئی حاملہ خاتون اپنا حمل خود گرا دیتی

ہے تو وہ بھی اسقاطِ حمل کے زمرے میں آئے گا۔

سزا:

دفعہ A-338 کے تحت اگر کوئی شخص اسقاطِ حمل کا مرتکب ہوتا ہے تو درج ذیل سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

(الف) قید کی سزا جو کہ تین سال تک ہوسکتی ہے، اگر اسقاطِ حمل میں حاملہ خاتون کی مرضی شامل ہے۔

(ب) قید کی سزا جو کہ دس سال تک ہوسکتی ہے، اگر اسقاطِ حمل میں حاملہ خاتون کی مرضی شامل نہ ہو۔

(ج) تاہم اگر اسقاطِ حمل کے دوران حاملہ خاتون زخمی یا جاں بحق ہو جاتی ہے تو ایسا کرنیوالے شخص کو اس زخم یا موت کیلئے مخصوص کی گئی سزا بھی دی جائے گی۔

اسقاطِ جنین:

دفعہ B-338 کے تحت اسقاطِ جنین سے مراد وہ فعل ہے جس میں کسی ایسی حاملہ خاتون جس کے بطن میں ایک ایسا بچہ موجود ہوتا ہے جس کے چند اعضاء وجود میں آچکے ہوتے ہیں اور وہ پروان چڑھ رہا ہوتا ہے کو ضائع کر دیا جاتا ہے یا حاملہ خاتون کا حمل گرا دیا جاتا ہے اور اسطرح ایک ننھی جان دنیا میں آنکھیں کھولنے سے پہلے ہی موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔ اسقاطِ حمل کی طرح اسقاطِ جنین بھی اگر حاملہ خاتون کی جان بچانے اور علاج معالجے کی غرض سے کیا جاتا ہے تو ایسا فعل جرم کے زمرے میں نہیں آتا لیکن اس کے برعکس اگر بغیر کسی معقول وجہ کے اس فعل کا ارتکاب کیا جاتا ہے خواہ وہ کوئی دوسرا شخص یعنی ڈاکٹر وغیرہ ہو یا پھر خود حاملہ خاتون ایسا فعل کرے تو یہ جرم کے زمرے میں آئے گا۔

سزا:

دفعہ C-338 کے تحت اگر کوئی شخص اسقاطِ جنین کا مرتکب ہوتا ہے تو درج ذیل سزا کا مستحق قرار پائے گا:۔

(الف) دیت کا بیسواں حصہ ادا کرنا ہوگا، اگر بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے۔

(ب) مکمل دیت ادا کرنا ہوگی، اگر بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے لیکن اسقاطِ جنین کو یقینی بنانے کیلئے استعمال کئے گئے طریقے، کی وجہ سے جاں بحق ہو جاتا ہے۔

(ج) تعزیر کی سزا جو کہ سات سال تک ہوسکتی ہے۔

(د) اگر حاملہ خاتون کے بطن میں ایک سے زائد بچے موجود ہیں تو ہر بچے کیلئے علیحدہ دیت یا قید کی سزا دی جائے گی۔

(س) اسقاطِ جنین کے دوران اگر حاملہ خاتون زخمی یا جاں بحق ہو جاتی ہے تو ایسے شخص کو اس زخم یا موت کیلئے مخصوص کی گئی سزا دی جائے گی۔

جانوروں کے ساتھ ظلم و بے رحمی کے تدارک کے قانون ۱۸۹۰ء کے تحت جرائم اوران کی سزائیں

اسلام میں جانوروں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنے اوران پرظلم وزیادتی نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ وہ بھی جاندار ہوتے ہیں اورانھیں بھی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اس ضمن میں جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے اوران پرظلم و بے رحمی کوروکنے کے لئے قانون بنایا گیا ہے تاکہ جانورں کوبھی ان کے حقوق مل سکیں۔

جانوروں کے ساتھ ظلم و بے رحمی کے مختلف طریقے اورانکی سزائیں۔

اگرکوئی شخص:۔

(۱) کسی جانور کے ساتھ زیادتی کرتا ہے، اسے مارتا ہے یا کوئی ایسا سلوک کرتا ہے جس کی وجہ سے اس جانور کو بے جا تکلیف ہوتی ہے۔

(۲) کسی جانورکو باندھتا ہے یا پابند کرتا ہے اس پر اس طریقے سے سامان لادتا ہے جس کی وجہ سے اس جانورکو بے جا تکلیف ہوتی ہے۔

(۳) کسی ایسے جانورکو بلاوجہ فروخت کرتا ہے جوزخمی ہو، بھوک اور پیاس سے نڈھال ہو یا جس کے ساتھ براسلوک کیا گیا ہو۔

(۴) کسی ایسے مردہ جانور یا اسکے جسم کے کسی حصے کوفروخت کرتا ہے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ جانورکو بے رحمی سے مارا گیا ہے۔

(۵) کسی جانورکو بلاوجہ چھوڑ دیتا ہے جس سے اسے بھوک اور پیاس کی وجہ سے تکلیف پہنچنے کا احتمال ہو۔

ایسا کرنے والا شخص اگر پہلی مرتبہ یہ جرم کرتا ہے تو پچاس روپے تک جرمانہ یا ایک ماہ تک قید کی سزا کا مستحق قرار پائے گا اگر وہ شخص پہلے جرم کے تین سال کے اندر دوسرا ایسا جرم کرتا ہے تو ۱۰۰ روپے تک جرمانہ کی سزا یا تین ماہ تک قید کی سزا یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

جانورں پر بے جا وزن لادنے کی سزا۔

(۱) اگر کوئی شخص کسی جانور پر بے جا وزن لادتا ہے تو ایسا شخص پچاس روپے تک جرمانہ یا ایک ماہ تک قید کی سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

(۲) اگر کسی جانور کا مالک یا کوئی ایسا تاجر یا مال برادری کرانے والا شخص جس کے پاس مال برادری والا جانور ہو

اور وہ اس جانور پر بے جا وزن لادنے کی اجازت دیتا ہے یا اسکی مرضی سے بے جا وزن لادتا ہے تو ایسا شخص ایک سو روپے تک کے جرمانے کی سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

جانوروں کا دودھ نکالنے کے لئے ناجائز طریقہ استعمال کرنے کی سزا۔

(۱) اگر کوئی شخص گائے یا کسی اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ نکالنے کے لئے کوئی ایسا طریقہ استعمال میں لاتا ہے یا استعمال میں لانے کی اجازت دیتا ہے جس سے اس جانور کو بے حد تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً پھوکا یا دوم دیو کا طریقہ جس کے ذریعے جانوروں کے مادہ عضو میں ہوا یا کوئی اور چیز داخل کی جاتی ہے تاکہ دودھ نکالا جا سکے تو ایسا کرنے والا شخص پانچ سو روپے تک جرمانے یا قید کی سزا جو کہ دو سال تک ہو سکتی ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستحق قرار پائے گا اسکے علاوہ اس جانور کو ضبط کر کے حکومتی تحویل میں دے دیا جائیگا۔

(۲) اگر وہی شخص یہ جرم دوبارہ کرتا ہے تو وہ پانچ سو روپے تک جرمانے اور دو سال تک قید کی سزا کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

(۳) اگر عدالت مناسب سمجھے تو جرمانے کی رقم کا دسواں حصہ اس شخص کو دینے کے احکامات صادر کر سکتی ہے جو شخص جانوروں پر بے رحمی کو روکنے کا ذمہ دار ہو اور جس نے اس جرم کے ارتکاب کی خبر دی ہو۔

جانوروں کو بے رحمی سے مار ڈالنے کی سزا۔

(۱) اگر کوئی شخص کسی جانور کو غیر ضروری طور پر یا بلا وجہ بے رحمی کے ساتھ جان سے مار ڈالتا ہے تو ایسا شخص دو سو روپے جرمانہ یا چھ ماہ کی قید کی سزا یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

(۲) اگر کسی شخص کی ملکیت میں بکری کی کھال موجود ہے اور اس شخص کو یقین ہے کہ بکری کو بے رحمی سے مارا گیا ہے تو ایسا شخص ایک سو روپے تک جرمانہ یا تین ماہ تک قید کی سزا یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔ اس کے علاوہ بکری کی کھال بھی ضبط کر لی جائیگی۔

زخمی یا کمزور جانوروں پر مال برداری کی سزا۔

اگر کوئی شخص جس کی ملکیت میں کوئی ایسا جانور ہے جو زخموں، کمزوری، بیماری یا کسی اور وجہ سے مال برداری کے قابل نہیں ہے اس سے مال برداری کرنے کی اجازت دیتا ہے تو ایسا شخص ایک سو روپے تک جرمانے کی سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

جانوروں کو دھوکہ دہی سے لڑائی کروانے پر اکسانے کی سزا۔

اگر کوئی شخص:۔

(۱) کسی جانور کو لڑائی کرانے پر اکساتا ہے۔

(۲) کسی جانور کے ساتھ دھوکہ دہی کرتا ہے۔

(۳) دھوکہ دہی یا اکسانے میں معاونت و مدد کرتا ہے۔

تو ایسا کرنے والا شخص ۵۰ روپے تک جرمانے کی سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

استثناء۔

ایسا فعل جرم کے زمرے میں نہیں آئے گا جس میں کوئی شخص کسی جانور کو لڑائی کرنے پر اکساتا ہے جس لڑائی میں اس جانور کے زخمی ہونے کا اندیشہ نہ ہو یا پہلے سے ہی جانور کو زخمی ہونے سے بچانے کے لئے کوئی احتیاطی تدابیر اختیار کی جا چکی ہوں۔

بیمار یا معذور جانوروں کو مرنے کے لئے چھوڑ دینے کی سزا۔

اگر کوئی شخص جس کی ملکیت یا قبضے میں کوئی ایسا جانور ہے جس کو کوئی موذی بیماری لاحق ہے یا وہ معذور ہے اسے اپنی مرضی اور نیت سے کسی گلی میں بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے تو ایسا شخص اگر وہ مالک ہے تو سو روپے تک جرمانے کی سزا کا مستحق قرار پائے گا اور اگر وہ شخص صرف رکھوالی کے لئے تھا تو پچاس روپے تک جرمانے کی سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

جانوروں پر ظلم و بے رحمی کے تدارک کے قانون ۱۸۹۰ء کے تحت پولیس و صوبائی حکومت کے اختیارات اور ذمہ داریاں

اس قانون کے تحت پولیس اور صوبائی حکومت کو بعض اختیارات اور ذمہ داریاں تفویض کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

پولیس کے اختیارات۔

(۱) اگر کسی پولیس آفیسر (جو کہ سب انسپکٹر کے رینک سے کم نہ ہو) کو یقین ہے کہ اس قانون کی دفعہ ۵ کی خلاف ورزی میں کسی جگہ پر کسی بکری کو بے رحمی کے ساتھ جان سے مار دیا گیا ہے، یا مارا جا رہا ہے یا مارے جانے کا امکان ہے یا

کسی شخص کے پاس بکری کی کھال ہے جس کے ساتھ سر جڑا ہوا ہے تو وہ پولیس آفیسر اس جگہ میں داخل ہو کر تلاشی لے سکتا ہے اور کھال یا کسی ایسی چیز کو ضبط کر سکتا ہے جس پر اسے یقین ہو کہ وہ اس جرم کے ارتکاب میں استعمال ہوئی ہے یا استعمال کئے جانے کا امکان ہے۔

(۲) اگر کسی پولیس آفیسر (جو سب انسپکٹر کے رینک سے کم نہ ہو) یا جس کو صوبائی حکومت نے اختیار دیا ہے، کو یقین ہو کہ کسی جگہ پر جانوروں کا دودھ نکالنے کے لئے پھوکا یا کسی اور غلط اور ناجائز طریقے کا استعمال کیا جا رہا ہے یا کیا جا چکا ہے تو وہ پولیس آفیسر اس جگہ جہاں وہ جانور موجود ہونے کا یقین ہو داخل ہو سکتا ہے اور اسے ضبط کر کے اس علاقے میں موجود جانوروں کی دیکھ بھال کے آفیسر کے پاس چیک اپ کے لئے لے جا سکتا ہے۔

(۳) اگر درجہ اول یا دوم کے مجسٹریٹ یا ضلعی پولیس آفیسر کے پاس کوئی تحریری شکایت موجود ہو اور اس پر تحقیق کرنے کے بعد انہیں یقین ہو کہ کسی جگہ پر اس قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے یا ہونے جا رہی ہے تو وہ خود اس جگہ میں داخل ہو کر تلاشی لے سکتا ہے یا کسی پولیس آفیسر کو اس جگہ داخل ہو کہ تلاشی کرنے کا مجاز کر سکتا ہے۔

(۴) اگر کسی مجسٹریٹ یا ضلعی پولیس آفیسر کے پاس یقین کرنے کی وجہ موجود ہے کہ کسی جگہ پر کسی جانور کے حوالے سے اس قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو وہ آفیسر فوری طور پر اس جانور کی تلفی کی ہدایت جاری کریگا اگر وہ سمجھتا ہے کہ اس کی ان ہدایات کے نتیجے میں اس جانور کی تکالیف ختم ہو جائیں گی۔

(۵) اگر کوئی پولیس آفیسر جو کہ کانسٹیبل (Constable) کے رینک سے اوپر ہے یہ سمجھتا ہے کہ کوئی جانور کسی بیماری میں مبتلا ہے یا شدید زخمی ہے یا اسکی جسمانی حالت ایسی ہے کہ وہ بیماری یا زخم اس پر جبر کیئے بغیر دور نہیں ہو سکتا اور اس کا مالک موقع پر موجود نہیں ہے یا اسے مارنے کی اجازت نہیں دیتا تو وہ آفیسر اس علاقے کے جانوروں کے ماہر کو بلائے گا۔ اگر جانوروں کا ماہر یہ سمجھتا ہے کہ اس جانور کو کوئی ایسی بیماری ہے جو موت کے علاوہ نہیں ٹل سکتی یا یہ کہ اس کی جسمانی حالت ایسی ہے کہ اسے مارنا ناگزیر ہے تو وہ پولیس آفیسر مجسٹریٹ سے اجازت لینے کے بعد اس جانور کو مار سکتا ہے۔

صوبائی حکومت کے قواعد وضوابط بنانے کے اختیارات وذمہ داریاں۔

اس قانون کی رو سے صوبائی حکومت کو اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ اس قانون کی بہتر فہم کیلئے مندرجہ ذیل قواعد وضوابط بنائے۔

(۱) جانوروں پر مالبرداری کیلئے زیادہ سے زیادہ وزن کی حد مقرر کرے۔

(۲) جانوروں کے ہجوم کو روکنے کے لئے شرائط تجویز کرے۔

(۳) بھینسوں کے لئے ایسے اوقات اور دورانیہ مقرر کرے جس میں انھیں پانی پلانے وہوا خوری کے لئے نہ نکالا جائے۔

(۴) اس قانون کی خلاف ورزی کے نتیجے میں حاصل ہونے والے جرمانے کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کے لئے تجاویز مرتب کرے کہ جس میں شفاخانوں اور جانوروں کے ہسپتالوں کی دیکھ بھال شامل ہو۔

(۵) جانوروں پر کسی قسم کی زیادتی یا بے رحمی کو ممنوع قرار دینا۔

(۶) نعل بندی کا کاروبار کرنے والوں کے لئے لائسنس اور رجسٹریشن کو ضروری قرار دینا۔

(۷) ایسے احاطے یا مقام کی رجسٹریشن کو لازمی قرار دینا جہاں جانوروں کو رکھا جاتا ہے یا ان سے دودھ حاصل کیا جاتا ہے اور ان احاطوں یا مقامات کی دیواروں اور مضافات کے لئے شرائط مقرر کرنا تاکہ ایسے مقامات پر اس قانون کی خلاف ورزی کا ارتکاب نہ کیا جاسکے۔

(۸) جانوروں کی رہائش کے لئے مناسب طریقہ کار وضع کرنا جہاں انھیں مناسب جگہ، خوراک اور پانی مہیا کیا جاسکے۔

قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کی سزا۔

اگر کوئی شخص اس قانون کے تحت بنائے گئے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتا ہے یا خلاف ورزی کرنے والے کی اعانت کرتا ہے تو ایسا شخص پچاس روپے تک کے جرمانے کا مستحق قرار پائے گا۔

اس قانون کے تحت شکایت درج کرنے کی حد۔

اگر اس قانون کی خلاف ورزی میں کوئی جرم ہوتا ہے تو اس کی شکایت جرم ہونے کے تین ماہ گزرنے سے پہلے درج کرانا لازمی ہوگی اور یہ عرصہ گزرنے کے بعد شکایت درج نہیں کی جائیگی۔

استثناء۔

(۱) اگر کسی مذہب، فرقے، گروہ، طبقے یا قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنی مذہبی رسومات کی تکمیل یا انجام دہی میں کسی جانور کو ذبح کرتے ہیں یا جان سے مار ڈالتے ہیں تو اس قانون کے تحت یہ اقدام جرم کے زمرے میں نہیں آئے گا۔

(۲) اس قانون کے تحت اگر کوئی سرکاری ملازم درست نیت کے ساتھ کوئی کام سرانجام دیتا ہے یا دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسکے اس اقدام کے خلاف کوئی دعویٰ یا شکایت یا کوئی اور قانونی کاروائی نہیں کی جاسکے گی۔

بچوں کیلئے مزدوری کے عہد کا قانون ۱۹۳۳ء

بچوں کیلئے مزدوری کے عہد کا قانون ۱۹۳۳ء میں بنایا گیا جس کا بنیادی مقصد پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں کو مزدوری کروانے کیلئے کئے جانیوالے معاہدوں کو روکنا اور ان معاہدوں کے تحت ان بچوں سے مزدوری یا ملازمت کرائے جانے کو روکنا ہے تاکہ بچوں کے حقوق کا تحفظ کیا جاسکے اور عام طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کے بچوں کو بھی وہی حقوق مل سکیں جو کہ خاص طبقے سے تعلق رکھنے والے بچوں کو دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ بچے بھی مستقبل میں اپنے فرائض کی انجام دہی احسن طریقے سے کرسکیں۔

بچوں سے مزدوری کرانے کا معاہدہ۔

اس قانون کی رو سے بچوں سے مزدوری کرانے کے معاہدہ سے مراد ایسا تحریری یا زبانی اور واضح یا معنوی معاہدہ ہے جس میں کسی بچے کے والدین یا سرپرست اس بچے کی خدمات پیسے یا کسی بھی دوسرے منافع کے عوض حاصل کرنے کیلئے کسی شخص سے وعدہ یا معاہدہ کرتے ہیں جس کے تحت اس بچے کو خدمات فراہم کرنے یا مزدوری کے حصول کیلئے ان کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ ایسا معاہدہ اس قانون کی نظر میں ناجائز اور غیر قانونی تصور کیا جائے گا۔

اس کے برعکس اگر ایسا معاہدہ جس سے بچے کو نقصان نہیں پہنچتا یا نقصان پہنچنے کا احتمال نہ ہو اور جس کے عوض معقول منافع حاصل ہو رہا ہو اور معاہدہ ختم کرنے کیلئے ایک ہفتے کا وقت دیا جائے تو ایسا معاہدہ اس قانون کی رو سے ناجائز یا غیر قانونی تصور نہیں کیا جائے گا۔

غیر قانونی اور ناجائز معاہدہ کرنے کی سزائیں۔

(i) اس قانون کی رو سے اگر بچے کے والدین یا سرپرست بچے سے مزدوری یا کام لینے کیلئے کوئی معاہدہ کرتے ہیں تو وہ پچاس روپے جرمانے کی سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔

(ii) اگر کوئی شخص کسی بچے کے والدین یا سرپرست کے ساتھ اس بچے سے مزدوری لینے یا کام کرانے کیلئے کوئی معاہدہ کرتا ہے تو ایسا شخص دوسو روپے تک جرمانے کی سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

(iii) اگر کوئی شخص یہ جانتے ہوئے یا جس کے پاس یقین کرنے کی وجہ (Reason to believe) موجود ہو کہ کسی بچے سے مزدوری کرانے یا کام پر رکھنے کیلئے کوئی معاہدہ ہوا ہے اور وہ شخص اس معاہدے کی تائید کرتے ہوئے اپنی حدود میں ملازمت پر رکھتا ہے تو ایسا شخص دوسو روپے تک جرمانے کی سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

مجرمانہ جبری طاقت کا استعمال اور حملہ آوری کے جرائم اور انکی سزائیں

مجرمانہ جبری طاقت۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۵۰ کے تحت مجرمانہ جبری طاقت سے مراد ایسی طاقت کا استعمال ہے جس میں کسی شخص پر اُسکی رضامندی اور مرضی کے بغیر کسی جرم کے ارتکاب کیلئے یا اس نیت سے یا اس علم سے یا جبکہ یہ احتمال ہو کہ اس جبر سے اس شخص کو ضرر، خوف یا رنج پہنچے گا تو یہ جبر مجرمانہ جبری طاقت کہلائے گا۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص گلی میں یا سڑک پر چلتے ہوئے کسی دوسرے شخص کو زوردار دھکا دیتا ہے اس نیت سے کہ وہ شخص نیچے گرے گا اور زخمی ہوگا یا اسے کسی قسم کا نقصان پہنچے گا یا خوفزدہ ہوگا یا پھر غصے میں آکر کوئی غلط قدم اٹھائے گا تو ایسا کرنے والا شخص مجرمانہ جبری طاقت کے استعمال کا مرتکب اور سزا کا مستحق قرار پائے گا۔ مجرمانہ جبری طاقت کے زمرے میں مندرجہ ذیل عناصر کا شامل ہونا لازمی ہے۔

(۱) قصداً کسی شخص کے خلاف طاقت کا استعمال۔

(۲) کسی شخص کی رضامندی کے خلاف طاقت کا استعمال۔

(۳) جرم کے ارتکاب کی نیت سے طاقت کا استعمال۔

(۴) کسی شخص کو نقصان پہنچانے، زخمی کرنے، خوف میں مبتلا کرنے یا غصہ دلانے کی نیت سے طاقت کا استعمال۔

حملہ آوری **(Assault)**۔

دفعہ ۳۵۱ کے تحت کوئی شخص اگر کوئی ایسا انداز اختیار کرے یا ایسا اشارہ کرے یا کوئی ایسی تیاری کرے اس نیت یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس صورت کے بنانے یا ایسا انداز اختیار کرنے سے کوئی شخص جو موقع پر موجود ہو سمجھ لے کہ صورت بنانے والا یا تیاری کرنے والا شخص اس پر مجرمانہ حملہ کرنیوالا ہے تو کہا جائیگا کہ ایسا شخص مجرمانہ حملہ آوری کے جرم کا مرتکب ہوا ہے جو کہ سزا کا مستحق قرار پائے گا۔ اس اقدام میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ محض الفاظ کا استعمال مجرمانہ حملہ آوری کے زمرے میں نہیں آئے گا جب تک کہ ان الفاظ کے ذریعے ایسا انداز اختیار ہو اور کوئی اشارہ ملے جس سے حملہ آوری کا احتمال ہو۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے سامنے اپنا مکا لہراتا ہے اس نیت کے ساتھ کہ اسے اس بات کا اندازہ ہو جائیگا کہ وہ اس پر حملہ آور ہونے والا ہے تو وہ پہلا شخص مجرمانہ حملہ آوری کا مرتکب ہوگا۔

سزائیں **(Punishments)**۔

شدید اشتعال کے علاوہ، حملہ آوری اور مجرمانہ طاقت کے استعمال کی سزا:۔

دفعہ ۳۵۲ کے تحت اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر حملہ آوری یا مجرمانہ طاقت کے استعمال کا مرتکب ہوتا ہے

بغیر اس کے کہ اسے شدید اشتعال دلایا گیا ہو، تو ایسا شخص قید کی سزا جو کہ تین ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو کہ پندرہ سو روپے تک ہوسکتا ہے یا پھر بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستحق قرار پائے گا۔

سرکاری ملازم کو اسکی ذمہ داریوں کی انجام دہی سے روکنے کے لئے حملہ آوری یا مجرمانہ طاقت کے استعمال کی سزا:۔

دفعہ ۳۵۳ کے تحت اگر کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو اسکی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی انجام دہی سے باز رکھنے کے لئے یا اسے منع کرنے یا اس کا راستہ روکنے کے لئے حملہ آور ہوتا ہے یا پھر مجرمانہ طاقت کا استعمال کرتا ہے تو ایسا شخص قید کی سزا جو کہ دو سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا پھر بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستحق قرار پائے گا۔

کسی خاتون کی بے حرمتی کرنے کی نیت سے اس پر حملہ آوری یا مجرمانہ طاقت کے استعمال کی سزا:۔

دفعہ ۳۵۴ کے تحت اگر کوئی شخص کسی خاتون کی بے حرمتی کرنے کی نیت سے حملہ آوری یا مجرمانہ طاقت کا استعمال کرتا ہے یا یہ جانتے ہوئے کہ اس کے اس فعل سے کسی بھی خاتون کی بے حرمتی ہوگی اور اسکی پاکدامنی میں داغ لگے گا تو ایسا شخص قید کی سزا جو کہ دو سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا پھر بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستحق قرار پائے گا۔

حملہ آوری اور مجرمانہ طاقت کے استعمال سے کسی خاتون کے کپڑے اتارنے کی سزا:۔

دفعہ ۳۵۴ کے تحت اگر کوئی شخص حملہ آوری اور مجرمانہ طاقت کے استعمال سے کسی خاتون کے کپڑے اتارتا ہے اور اسی حالت میں اسے لوگوں کے سامنے لاتا ہے اور بے حرمتی کرتا ہے تو ایسا شخص سزائے موت یا عمر قید اور جرمانے کی سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

شدید اشتعال کے علاوہ کسی شخص کی بے عزتی کرنے کے لئے حملہ آوری یا مجرمانہ طاقت کے استعمال کی سزا:۔

دفعہ ۳۵۵ کے تحت اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی بے عزتی کرنے کے لئے بغیر اس کے کہ وہ شخص شدید اشتعال دلائے، حملہ آوری یا مجرمانہ طاقت کا استعمال کرتا ہے تو ایسا شخص قید کی سزا جو کہ دو سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا پھر بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستحق قرار پائے گا۔

مال چوری کرنے یا چھیننے کی کوشش میں حملہ آوری اور مجرمانہ طاقت کے استعمال کی سزا:۔

دفعہ ۳۵۶ کے تحت اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے قبضے سے کوئی مال چھیننے کی کوشش میں مجرمانہ طاقت کا

استعمال کر کے حملہ آور ہوتا ہے تو ایسا شخص قید کی سزا جو کہ دو سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا پھر بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستحق قرار پائے گا۔

غیر قانونی نظر بندی یا حبسِ بے جا میں رکھنے کی کوشش میں حملہ آوری اور مجرمانہ طاقت کے استعمال کی سزا:۔

دفعہ ۳۵۷ کے تحت اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو غیر قانونی نظر بندی یا حبس بے جا میں رکھنے کی کوشش میں حملہ آوری یا مجرمانہ طاقت کا استعمال کرتا ہے تو ایسا شخص قید کی سزا جو کہ ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ تین ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا پھر بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستحق قرار پائے گا۔

شدید اشتعال انگیزی کی وجہ سے حملہ آوری یا مجرمانہ طاقت کا استعمال:۔

دفعہ ۳۵۸ کے تحت اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر شدید اشتعال انگیز حملہ اوری کے نتیجے میں مجرمانہ طاقت کا استعمال کرتا ہے تو ایسا شخص ایک ماہ تک کی قید یا جرمانہ یا پھر بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستحق قرار پائے گا۔

مجرمانہ تخویف، توہین اور ایذا رسانی کے جرائم اور ان کی سزائیں

مجرمانہ تخویف یا خوف زدہ کرنا۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۵۰۳ کے تحت کوئی شخص اگر کسی دوسرے شخص کو دھمکی دیتا ہے کہ وہ شخص اسکی جان، عزت یا مال کو نقصان پہنچائے گا یا کسی ایسے شخص کی جان اور عزت کو نقصان پہنچائے گا جس کا اس سے کوئی تعلق ہے یا کسی شخص کو خوفزدہ کرنا اور خطرہ دلانا اور اسے اپنا جائز وقانونی کام سرانجام دینے سے روکنا یا پھر کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور کرنا جو کہ قانونی واخلاقی لحاظ سے ناجائز ہو اور وہ شخص نہ کرنا چاہتا ہو تو ایسا کرنے والا شخص مجرمانہ تخویف کا مرتکب قرار پائے گا اور سزا کا مستحق ہوگا۔

مجرمانہ تخویف کی سزا۔

(i) دفعہ ۵۰۶ کی رو سے اگر کوئی شخص مجرمانہ تخویف یا خوفزدہ کرنے کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ شخص قید کی سزا جو کہ دو سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

(ii) اگر کوئی شخص جان سے مار ڈالنے یا شدید زخمی کرنے کی دھمکی دیتا ہے یا کسی جائیداد کو آگ لگا کر تباہ کرنے کی دھمکی دیتا ہے یا کوئی ایسا جرم کرنے کی دھمکی دیتا ہے جس کی سزا موت ہے یا پھر عمر قید یا اس کی سزا سات سال ہے یا پھر کسی پاکدامن

خاتون کی بے حرمتی کرنے کی دھمکی دیتا ہے تو ایسا شخص قید کی سزا جو کہ سات سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

امن وامان میں خلل ڈالنے کے اشتعال سے قصداً توہین کرنا۔

دفعہ ۵۰۴ کے تحت اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کسی دوسرے شخص کو اشتعال دلانے کی غرض سے توہین کرتا ہے تاکہ وہ شخص اشتعال میں آ کر امن وامان کی صورتحال کو خراب کرے یا پھر کوئی دوسرا جرم کرنے کا مرتکب ہو تو ایسا کرنے والا شخص قید کی سزا جو کہ دو سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

عوامی فساد یا نقصان کی طرف مائل کرنے والے بیانات۔

دفعہ ۵۰۵ کے تحت اگر کوئی بھی شخص کوئی ایسی چیز چھاپتا ہے یا کوئی ایسا بیان دیتا ہے یا افواہ پھیلاتا ہے یا رپورٹ شائع کرتا ہے:

(الف) جس کے ذریعے اس بات پر زور دیا گیا ہو یا اکسایا گیا ہو کہ کوئی بھی آرمی، ائیرفورس یا نیوی کا افسر یا جوان بغاوت کرے یا پھر اپنے پیشہ وارانہ امور سرانجام نہ دے۔

(ب) جس کے ذریعے عام لوگوں میں یا لوگوں کے کسی خاص طبقے میں خوف وہراس پھیل جائے یا لوگوں میں اس بات کی ترغیب پیدا ہو کہ وہ حکومت کے خلاف کوئی جرم کریں یا امن عامہ کی صورتحال میں خلل پیدا کریں۔

(ج) جس کے ذریعے کسی خاص طبقے کے لوگوں کو ترغیب ملے یا ترغیب ملنے کا احتمال ہو کہ وہ کسی دوسرے طبقے کے لوگوں کے خلاف کسی جرم کا ارتکاب کریں۔

ایسا عوامی فساد پھیلانے والے یا اسکی ترغیب دینے والے لوگوں کو قید کی سزا جو کہ سات سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ کی سزا بیک وقت دی جائے گی۔

مذہب اور نسلی بنیادوں پر خوف وہراس پھیلانا۔

دفعہ ۵۰۵ کی رو سے اگر کوئی شخص مذہبی، نسلی، لسانی ذات پات یا گروہی کی بنیادوں پر کوئی ایسا مواد شائع کرتا ہے یا کوئی ایسا بیان دیتا ہے یا کوئی ایسی رپورٹ شائع کرتا ہے جو افواہوں پر مشتمل ہو یا جس کے ذریعے لوگوں میں خوف و ہراس پیدا ہو یا ایک بھی مذہب، فرقے، زبان اور ذات پات سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں دشمنی کے احساسات پیدا ہوتے ہیں یا نفرت پیدا ہوتی ہے یا ان کے جذبات کو نقصان پہنچتا ہے تو ایسا کرنے والا شخص قید کی سزا جو کہ سات سال تک

ہو سکتی ہے اور ساتھ بھی جرمانے کی سزا کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

اس کے برعکس اگر کوئی شخص ایسی بات پھیلاتا ہے جو کسی مذہبی، لسانی یا نسلی گروہ کے متعلق ہو اور اس میں حقیقت پائی جاتی ہو اور ایسا کام نیک نیتی پر مبنی ہو تو ایسا کرنے والا شخص مجرم قرار نہیں پائے گا اور نہ ہی ایسا فعل جرم کے زمرے میں آئے گا۔

گمنام مراسلت یا خط و کتابت کے ذریعے مجرمانہ تخویف۔

دفعہ ۵۰۷ کی رو سے اگر کوئی شخص گمنام مراسلت یا خط و کتابت کے ذریعے یا ایسی خط و کتابت جس میں اس شخص کا نام یا پتہ وغیرہ چھپایا گیا ہو مجرمانہ تخویف کا ارتکاب کرتا ہے تو ایسا شخص اس تخویف کے لئے مختص کی گئی سزا کے علاوہ قید کی سزا جو کہ دو سال تک ہو سکتی ہے کا مستحق قرار پائے گا۔

خاتون کی بے حرمتی کرنے کے لئے الفاظ یا اشاروں کا استعمال۔

دفعہ ۵۰۸ کے تحت اگر کوئی شخص کسی خاتون کی بے حرمتی کرنے کی نیت سے کسی قسم کے نازیبا الفاظ کا استعمال کرتا ہے یا کوئی آواز نکالتا ہے یا کوئی اشارہ یا کنایہ کا استعمال کرتا ہے یا کوئی چیز دکھاتا ہے کہ جس کے دیکھنے سے یا سننے سے اس خاتون کی نجی زندگی متاثر ہوتی ہے یا اس کی بے حرمتی اور توہین ہوتی ہے تو ایسا شخص قید کی سزا جو کہ ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا پھر بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستحق قرار پائے گا۔

شرابی شخص کی عوام میں بداطواری۔

دفعہ ۵۱۰ کی رو سے اگر کوئی شخص شراب کے نشے کی حالت میں عوامی مقامات پر جاتا ہے یا پھر کسی ایسی جگہ پر جاتا ہے جو ممنوعہ قرار دی جا چکی ہو اور ایسی جگہ یا مقام پر جا کر کوئی ایسی حرکت کرتا ہے کہ جس سے لوگوں میں خوف ہراس یا غم و غصہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا کرنے والا شخص قید کی سزا جو کہ ۲۴ گھنٹے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ ۳۰ روپے ہو سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔ مزید براں شراب نوشی کی سزا متعلقہ قانون کے تحت دی جائے گی۔

پنجاب میں قانونِ صارف کے تحت صارفین کے حقوق اور اُن کا تحفظ

پنجاب میں صارفین کے تحفظ کا قانون ۲۰۰۵ء میں نافذ ہوا جس میں صارف کے حقوق کو روزمرہ اشیاء کے استعمال اور خدمات کے حصول میں تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت ہر وہ شخص یا ادارہ جو کوئی شے کسی قیمت کے

عوض خریدتا یا کرایہ پر حاصل کرتا ہے یا کوئی خدمات مثلاً طب، وکالت، انجینیئر نگ، سوئی گیس، پانی، بجلی، ٹیلی فون وغیرہ حاصل کر کے اپنے ذاتی استعمال میں لاتا ہے، صارف کہلاتا ھے۔ صارف میں وہ شخص یا ادارہ شامل نہیں ہے جو اشیاء یا خدمات تجارتی مقاصد کے لئے حاصل کرتا ہے۔اس قانون کی رو سے صارف کو بہت سے حقوق دیئے گئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اُن کو تحفظ بھی فراہم کیا گیا ہے مثال کے طور پر اگر کوئی صارف کسی دکاندار سے کوئی شے مثلاً موبائل فون، ٹی وی، وی سی آر، ٹیپ ریکارڈر، واشنگ مشین، سلائی مشین، فریج، جوتے، کپڑے، پٹرول، CNG وغیرہ یا کھانے پینے کی اشیاء مثلاًبسکٹ، ٹافیاں، بند ڈبے والا دودھ اور دہی یا کوئی بھی ایسی شے جو ناقص ہو یا مطلوبہ وزن سے کم ہو یا اُسکے استعمال کی مدت گزر چکی ہو یا شے کے اجزاء نہ لکھے گئے ہوں یا کسی قسم کی دھوکہ دہی یا غلط بیانی کا احتمال ہو وغیرہ خریدتا ہے تو یہ مصنوعات نہ صرف قابلِ واپسی ہیں بلکہ اگر صارف کو ان کے استعمال سے کوئی نقصان پہنچے تو بنانے والا (manufacturer) نقصان کی تلافی کا ذمہ دار ھوگا۔

اسی طرح اگرکوئی صارف کسی شخص یا ادارے سے کوئی خدمات مثلاً ٹیلیفون، انٹرنیٹ، موبائل فون، گیس، بجلی، پانی، طب، قانونی خدمات انجینئرنگ یا کوئی اور پیشہ وارانہ خدمات حاصل کرتا ہے اور ان خدمات میں کوئی تعطل، نقص، خرابی یا کوئی اور شکایات پائی جاتی ہیں تو صارف کو یہ قانونی حق حاصل ہے کہ وہ متعلقہ شخص یا ادارے کو اپنی شکایات درج کرائے اور موخرالزکر کا فرض ہے کہ وہ شکایات کا ازالہ کرے۔ اگر کوئی مالی نقصان پہنچا ہے تو اُسکی بھی تلافی کرے۔ علاوہ ازیں اس قانون کے تحت مصنوعات بنانے والا تاجر اور خدمات بہم پہنچانے والے اداروں پر کچھ ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں جو کہ صارف کے حقوق کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں مثلاً بنانے والا اس امر کو یقینی بنائے کہ کوئی بھی شے حفظانِ صحت کے اصولوں کے منافی نہ ہو، ناقص نہ ہو، وزن میں کم نہ ہو، مقدار میں مکمل ہو، مدت استعمال اور اجزائے ترکیبی دیئے گئے ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح تاجر پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے کاروباری مراکز پر اشیاء کی قیمتوں کی فہرست آویزاں کرے، خریدار کو رسید جاری کرے جس میں فروخت کی تاریخ، فروخت شدہ اشیاء کی تفصیل، اشیاء کی تعداد اور قیمت، اشیاء کی واپسی اور رقم کی واپسی (refund & return) کی پالیسی شامل ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ صارف کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اشیاء کی خرید کے وقت ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنے حقوق کو سمجھتے ہوئے اشیاء خریدے اور ان عوامل کو یقینی بنائے۔ خدمات بہم پہنچانے والے اداروں کی بھی یہ

ذمہ داری ہے کہ وہ خدمات کو بلا روک ٹوک اور معیار کے مطابق یقینی بنائیں اور اگر صارف کو کسی بھی شکایت کی صورت میں اُسکے ازالے یا نقصان کی تلافی دکاندار بنانے والا یا خدمات بہم پہنچانے والے کی طرف سے نہیں ہوتی تو اُسکو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالتوں سے رجوع کر کے اپنے حقوق کے حصول کو یقینی بنائے۔اس قانون کے تحت اگر کوئی تاجر یا بنانے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتا تو اُسے مختلف قسم کی قید اور جرمانہ کی سزا سنائی جاسکتی ہے۔

پنجاب میں صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لئے اتھارٹی اور کونسل کی ذمہ داریاں

پنجاب میں صارفین کی شکایات کا ازالہ کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (DCO) کو مجاز کیا گیا ہے کہ وہ کسی صارف کی شکایت پر دکاندار، بنانے والا **(manufacturer)** یا خدمات بہم پہنچانے والے ادارے کو اپنے فرائض نہ ادا کرنے پر جرمانہ جو کہ مبلغ پچاس ہزار روپے تک ہو عائد کرسکتا ہے۔ اسکے علاوہ اس امر پر اتھارٹی خود بھی صارف عدالت میں شکایت درج کر سکتی ہے۔اتھارٹی کسی بھی شے کے ناقص یا غیر معیاری پائے جانے پر خود بھی بنانے والا یا خدمات بہم پہنچانے والے کے خلاف کاروائی کر سکتی ہے۔

صارفین کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے صوبائی سطح پر ایک کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ضلعی سطح پر بھی ایسی کونسلیں صوبائی حکومت کی منظوری کے بعد بنائی جاسکتی ہیں جس میں صارفین کی شمولیت پچاس فیصد ہو گی اور اسکے علاوہ تاجر و صنعتی تنظیمیں اور خدمات بہم پہنچانے والوں کے نمائندگان شامل ہونگے۔کونسل کے اہم اغراض و مقاصد میں ناقص اشیاء اور غیر معیاری خدمات کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنا اور اُنکے ازالے کے لئے اہم اقدامات اُٹھانا شامل ہیں تا کہ صارفین کو اچھی اور معیاری اشیاء اور خدمات بہم پہنچائی جاسکیں۔

صارفین حقوق کونسل اپنی معلومات جو کہ ناقص اشیاء اور خدمات کے بارے میں ہوں پر شکایت یا ریفرنس اتھارٹی کو بھیج سکتی ہے،جس پر اتھارٹی ناقص اشیاء خدمات اور صارف قانون کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف کاروائی عمل میں لائے گی۔قانون صارف میں ایسی اشیاء اور خدمات ناقص قرار دی گئی ہیں جو کہ اپنی بناوٹ، ساخت اور ڈیزائن میں نقص رکھتی ہوں، اور اُن کے غلط استعمال سے ہونے والے نقصان سے آگاہی نہ دی گئی ہو اور نہ ہی اُن کے استعمال کی مدت دی گئی ہو۔ایسی خدمات جو ایک طے شدہ معیار سے کم ہوں اور صارف کی توقع پر پورا نہ اُتریں ناقص خدمات کے زمرے میں آتی ہیں۔

پنجاب میں صارف عدالتیں اور شکایات درج کرنے کا طریقہ کار

صوبہ پنجاب میں صارفین کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ڈسٹرکٹ جج کی سربراہی میں صارف عدالتوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تاکہ صارف کو فوری انصاف مہیا کر کے اُسکے نقصان کی تلافی کی جا سکے۔ اس سلسلے میں حکومتِ پنجاب نے لاہور اور راولپنڈی کے اضلاع میں صارف علادتیں قائم کی ہیں جو کہ با قاعدہ طور پر اپنے فرائض سر انجام دے رہی ہیں۔ صارف عدالت میں شکایات درج کرانے کے لئے وہی طریقہ کار وضع کیا گیا ھے جو کہ ایک عام دیوانی مقدمہ دائر کرنے کے لئے ضابطہ دیوانی (Code of Civil Procedure,1908) میں دیا گیا ھے۔ صارف عدالت شکایت کے ازالے کی کاروائی کو چھ ماہ کے اندر نبٹانے کی پابند ہے۔

صارف جسکو کسی شے کے استعمال سے یا خدمات کے حصول میں نقصان پہنچا ہے تو وہ وجہ نالش (Cause of action) ظاہر ہونے کے تیس (30) یوم کے اندر تاجر، بنانے والا یا خدمات بہم پہنچانے والے ادارے کو ایک تحریری نوٹس جاری کریگا جس میں تاجر پر یہ ذمہ داری عائد کی جائیگی کہ وہ صارف کے نقصان کی تلافی کرے یا اُسے جرمانہ ادا کرے۔ قانون کے مطابق تاجر (15) یوم کے اندر اندر نوٹس کا جواب دائر کرنے کا پابند ہے اگر صارف یا اتھارٹی وجہ نالش ظاہر ہونے کے (30) یوم کے اندر نوٹس جاری نہ کر سکے تو صارف عدالت ٹھوس وجہ پیش کرنے پر مزید وقت دے سکتی ہے مگر اس شرط کے تحت کہ مزید وقت (60) یوم سے تجاوز نہ کرے اگر چہ اُس شے کی گارنٹی یا وارنٹی دی ہوئی ہے اور اگر کوئی گارنٹی یا وارنٹی کا وقت نہیں دیا گیا ہے تو اشیاء کی خرید کے ایک سال کے اندر اندر صارف کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ تاجر کو نوٹس بھیجے۔

صارف عدالت میں کیس کی با قاعدہ سماعت سے پہلے کسی بھی پارٹی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ معاملہ کے حل کیلئے دوسری پارٹی کو مطلوبہ رقم کی ادائیگی یا نقصان کی تلافی کیلئے معاملے کو افہام وتفہیم سے حل کرے لیکن اگر دوسرا فریق اس طریقہ کار سے انکار کرے اور مطلوبہ رقم کی ادائیگی یا نقصان کی تلافی نہ کرے تو اُسے عدالتی کاروائی بمہ وکیل کی فیس، کا خرچہ ادا کرنا پڑیگا۔ اس طریقہ کار کے ذریعے شکایت اگر کسی نابالغ یا ذہنی طور پر معذور شخص کی طرف سے ہو یا ایسی شکایت جس میں مفاد عامہ شامل ہو تو عدالت سے پہلے اجازت لینا ہوگی۔

صارف عدالت میں شکایت درج کرنے کے بعد عدالت جواب کنندہ کو (15) یوم کے اندر جواب دعویٰ پیش کرنے کے احکامات جاری کریگی۔ اگر کسی شے کو لیبارٹری ٹسٹ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو عدالت اُسے لیبارٹری بھیجے گی جس کا خرچہ صارف کو ادا کرنا ہوگا اور لیبارٹری اپنی رپورٹ (30) یوم کے اندر پیش کرنیکی پابند ہوگی۔

پنجاب میں قانون صارف کے تحت صارفین کی دادرسی اور سزائیں

معاملے کی سماعت کے بعد اگر صارف عدالت یہ سمجھے کہ دعوے میں جس مصنوعہ میں جو نقص بیان کیا گیا ہے وہ واقعی موجود ہے اور فراہم کردہ خدمات کے حوالے سے کی گئی شکایات درست ہیں تو وہ مدعا علیہ کو مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک یا زائد پر عمل کیلئے ہدایت کر سکتی ہے۔

(ا) زیرِ غور مصنوعہ میں سے نقائص دور کرے۔

(ب) اسی طرح کی متبادل مصنوعہ فراہم کرے جس میں کوئی نقص نہ ہو۔

(ج) دعوے دار کو اس کی ادا کردہ رقم واپس کرے یا اگر ضروری ہو تو دعوے دار کو اخراجات ادا کرے۔

(د) اس قانون کے تقاضے پورے کرنے کے لئے دیگر شرائط پوری کرے۔

(ر) مدعا علیہ کی غفلت کے باعث دعوے دار کو ہونے والے نقصان کی تلافی کرے۔

(ڑ) صارف کے نقصانات کا تعین کرے۔

(ز) صارف کے اخراجات کا تعین کرے جس میں وکیل کی فیس اور مقدمے کے اخراجات بھی شامل ہیں۔

(س) کسی شے کی تجارت اور خرید و فروخت کی ممانعت کرے۔

(ض) ناقص مصنوعات کو ضبط یا تلف کرے۔

(ط) اس دوران نقص کی تلافی کرے جو وہ مناسب سمجھے۔

(ظ) جب تک مطلوبہ معیار حاصل نہ ہو جائے تب تک اسے ناقص یا غیر معیاری خدمات کی ادائیگی سے روکا جائے۔

سزائیں۔

صارف کے قانون میں جہاں صارف کے حقوق کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور تاجر، مصنوعہ ساز اور خدمات بہم پہنچانے والے پر کچھ ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں وہیں پر اِن ذمہ داریوں کی انجام دہی نہ کرنے، ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرنے اور صارف عدالت کے حکم پر عمل نہ کرنے کی صورت میں تاجر، مصنوعہ ساز اور خدمات بہم پہنچانے والے ادارے قید اور جرمانے کی سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

(ا) دو برس قید یا ایک لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں بھی دی جا سکتی ہیں مزید برآں اگر عدالت چاہے تو اس میں نقصان کی تلافی بھی شامل کر سکتی ہے۔

(ب) اگر مدعی (صارف) یا مدعا علیہ عدالت کے کسی حکم کی پیروی سے قاصر ہیں تو اُنہیں تین برس تک قید دی جا سکتی ہے

اور بیس ہزار روپے تک جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے یا دونوں سزائیں بیک وقت بھی دی جاسکتی ہیں۔

اپیل۔

اگر کسی فرد کو صارف عدالت کے فیصلے پر اعتراض ہو تو وہ فیصلے کے تیس (30) یوم کے اندر لاہور ہائیکورٹ میں اسکے خلاف اپیل دائر کرسکتا ہے۔

غلط اور گمراہ کن دعوی۔

اگر عدالت کسی دعوے کو غلط یا گمراہ کن تصور کرے تو وہ اسے خارج کرنے کے ساتھ ساتھ دعوے دار پر دس ہزار روپے (Rs.10,000) تک جرمانہ بھی عائد کرسکتی ہے۔ جرمانہ کی رقم میں سے مدعا علیہ کو بھی ادائیگی کی جاسکتی ہے۔